

نور الدین احمد صاحب ۱۰ صفر ۱۳۸۱

سایح راج پرستی

یعنی

کارنامے اراکا اودیو پر راجپوتانہ

جو ملک میواڑ میں راج سمندر تالا کے اوپر طاقتور تین کندہ ہے اسکو
راج راج سنگہ کے عہد میں رنجپور بھٹ نے زبان شکر تصنیف

کیا تھا اور کنور جے سنگہ نے اس میں کندہ کرایا تھا میجر این

بروس جیسا بہادر پولٹیکل ایجنٹ سابق ماڈوٹی اور کپتان جو جے

بیر جیسا اسٹنٹ جنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے ایک عالم برہمن

جادو کا ساکن راج مگر سے ہر شتیاق اس کندہ کی نقل کر کرانگی

ترجمہ کرایا موع کامل نشی وی پر شا و جہانے نہایت صحت کے

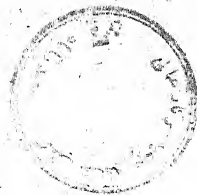
شکر سے اردو میں ترجمہ کیا

ماہ نومبر ۱۹۰۱ء

ناگرا منشی لکھنؤ کا رطبع ہوا

مطبع منشی لکھنؤ

CHECKED 1995



ترجمہ راج پرستی دیباچہ

واضح ہو کہ یہ راج پرستی میواڑ میں راج مند تالاب کے اوپر طاقون میں لکھی
ہوئی ہے اسکو رانا راج سنگھ کے وقت میں رنجپور بحث نے بربان سنکرت تصنیف
کی تھی اور ماہ سودی پورنامشی سنکرت میں کنورجی سنگھ نے اون طاقون میں کندہ کرا دیا
سواہ تک موجود ہے ۴۔

تھینا دو تین برس کا عمر صومہا ہو گا کہ تیراے این بیروس صاحب بہادر پوٹلیکھن
ہاؤٹی اور کپتان جے جے بلیر صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
متعین ٹونک واسطہ سیر راج مند تالاب کے تشریف لے گئے تھے وہاں انھوں نے
اس کتاب کو کندہ دیکھ کر لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کیا لکھا ہوا ہے انھوں نے
کہا کہ سہارا ناودی پور کا کرسی نامہ اور اس عمارت کا حال ہے صاحبان موصوف نے
جا دوراے نامی ایک مہم کو جو وہاں سے قریب مقبہ راج نگر میں رہتا تھا فرمایا کہ تم اسکی نقل
لکھ کر ہمارے پاس بھیج دینا اور اجرت تحریر کتاب مذکور کی اوکو ویدی اور بجز ہداشتی
میان تک تاکید فرمائی کہ حیدر لکھتے جاؤ وقتاً فوقتاً جا رہے پاس بھیجتے رہو سو وہ شخص ایک

طابق چرچہ عمارت کندہ ہوتی تھی دو ورقہ میں نقل کر کے بذریعہ ڈاک صاحب پولیٹیکل انجینئر
 ڈاؤنٹی کے پاس دیوولی میں بھیج دیتا تھا اور صاحب بہادر موصوف واسطہ ترجمہ انگریزی
 کے ٹونک میں کہتا ہے جسے بلیر صاحب کے پاس بھیجتے تھے اور بلیر صاحب ہنڈت
 رام کھرن جی کی ترجمانی سے جو ٹونک میں مشہور ہنڈت میں اوان ورقوں کا ترجمہ سنسکرت
 سے انگریزی میں کرتے تھے ہنوز وہ کتاب تمام اور کمال آنے پائی تھی کہ وہ دونوں صاحب
 جو اوسکے بڑے شوقین تھے قضا راتھی سے بہ تفاوت چند ماہ کے انتقال کر گئے اور ان کے
 وفات کی خبر سن کر جاوڑا نے اپنے باقی ماندہ کتاب کا بھیجنا ملتوی رکھا اوس کتاب سے
 صرف سولہ طاقونکی عبارت جو سولہ دو ورقوں میں آئی تھی آئی اور باقی کا حال معلوم نہیں کہ
 کس قدر اور ہے اور ہر دو ورقہ میں ایک ایک سرگ ہے جسکے معنی باب یا فصل کے
 ہو سکتے ہیں *۔

سبب ترجمہ

جب کہ اقم کی ملاقات رام کرن جی سے ہوئی اور ایک دن سبیل تذکرہ تواریخ
 کا ذکر آیا تو میں نے اونسے کہا کہ اود سے پورے رانا ٹونکی کوئی مسلسل تاریخ ہندی فاسی
 میں نہیں ملتی اور میں نے جو کچھ حالات ان راناؤں کے کتب متفرقہ تواریخ سے جچ گئے
 ہیں وہ سبب معلوم نہونے بہت سی باتوں کے بے سرو پا پرے ہیں ہنڈت جی نے
 راج پرستی کی نقل نکال کر مجھ کو دکھائی اور کہا کہ یہ اودی پور کی مختصر تاریخ ہے مگر تمام
 نہیں اور اوس کا سبب حال جیسا کہ اوپر لکھا گیا بیان کیا میں نے کہا آپ کو تکلیف تو ہوگی
 مگر یہ کا ترجمہ اردو میں مجھ کو کراؤ کیونکہ یہ بہت کارآمد چیز ہے انھوں نے بکشا وہ پیشانی
 قبول فرمایا اور ترجمہ اوسکا حرف بحرف سنسکرت سے ہندی میں کہتے گئے اور میں مجاہد
 بموجب اردو میں لکھتا گیا *۔

گیارہویں بارہویں سرگ میں اوس عمارت کی لہنائی چوڑائی اور بلندی کے حالات
 اور اوس کے حصوں کی علیحدہ علیحدہ پیمائشی مقدار اوان اصطلاحوں کے ساتھ کہ جو

سلب سنا ستر سے مخصوص اور تعلق ہیں لکھے تھے اور نکاح ترجمہ بسبب اس کے کہ بیان سلب سنا ستر کے پڑھے ہوئے کے پنڈت موجود نہیں اور وہ میں نہ ہو سکا ناچار قلم انداز کیا اور باقی ترجمہ بہت سلیس موافق روزمرہ حال کے درست کر کے جہاں جہاں مناسب دیکھا اپنی معلومات کی رو سے حاشیہ لکھ دیا۔

اصل ورقوں میں بہت جگہ غلطی ہے کہیں کہیں کے اشلوک تو ایسے ناموزون ہیں کہ جنکا مطلب ہی معلوم نہیں ہوتا پنڈت جی نے اور راقم نے سیاق عبارت اور پچھلے اشلوک کی مناسبت سے اس کے مطلب مناسب سمجھ کر لکھ لیے ہیں سو یہ غلطی کتاب کی معلوم ہوتی ہے یا پھر دن پر حرفوں میں کچھ شکست و ریخت ہو گئی ہوگی۔

اصل کتاب میں اکثر مقاموں پر تعریف کے طور پر بہت عبارت آرائی تھی راقم نے اس کا حرف بحرف ترجمہ کرنا علم تاریخ میں داخل نہ سمجھ کر صرف واقعی مطالب کے لکھنے سے سروکار رکھا مگر اصل مطلب سے کہیں بھی ایک حرف جانے نہیں دیا۔

آغاز کتاب

سرگ اول بطور دیباچہ کے

اس کے آغاز میں ایک لنگ مہادیو جی اور روپ چتر بھوج جی وغیرہ دیوتوں کے نام سے جو میوا میں مشورہ میں رانا راج سنگھ کو دعا ہے۔

پھر رنجپور بھٹ ۴ مصنف کتاب اپنا حسب و نسب لکھتا ہے کہ وہ ذات کشاٹک برہمن اور مدھ سودن بھٹ کا بیٹا ہے اور اوسکی ماں مساقو بنی بدونا تھ کشائین کی بیٹی ہے اور اوسکا ایک بھائی لکشمن بھٹ تھا سو کہتا ہے کہ اس لکشمن بھٹ کے پڑھانے کے لئے گوگوندانامی گانوں کے تالاب کے حالات جبکہ رانا راج سنگھ نے بنایا ہے سنسکرت میں لکھا ہوں۔ اور سبب تالیف کتاب منگور کا زبان سنسکرت میں یہ بیان کرتا ہے

+ بٹ ایک قسم برہمنوں کی ہے۔

کہ آدمیوں کے زبان کی عمر اونکے عمر کے مانند ہوتی ہے اور دیوتوں کے زبان کی عمر دیوتوں کے
عمر کے برابر ہے یعنی اس زبان میں جو دیوتوں کی زبان ہے یہ کتاب زمانہ وراثت باقی
رہے گی۔ مئی ماہ بدی ستین سن ۱۸۷۱ء سے اس کتاب کی تالیف شروع ہوتی ہے +
پھر رانا راج سنگھ کے اوصاف اور اسکے بزرگوں کی عظمت کا ذکر ہے وہاں
لکھا ہے کہ رانا راج سنگھ کا خاندان ایسا نامی اور گرامی ہے کہ جسکے قدیم حالات کو اگلے
رکھیشرون نے لکھ کر بہت خوشی ظاہر کی ہے اور باسپا وغیرہ رانا کا ذکر جو کچھ میں لکھتا
ہوں اسکی سند بھی اون ہی رکھیشرون کے بیان سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ
باسپا اول ہندی گلی اوتار ہے جو مہادیو جی کے خاص خدمتگاروں میں شمار کیا گیا ہے او
اوس کے اوتار لینے کی سند یا بوہران کی پیشین گوئی ہے جو میدیات کند میں (سیدیا
کھنڈیا بابوہران کے بابوں سے ایک باب ہے) مندرج ہے اور اسکی چھٹی فصل میں
جہاں ایک ننگ مہادیو جی کا بیان ہے یہ چند اشلوک لکھے ہیں جو سند اسیان
منجھوتے ہیں۔

श्लोक भूपन्वास्यादिकान्वक्तुं वहेहं मुनिसमृतिं ।
वहेवायुपुराणस्य मेदपाटीयखाडके षष्ठेध्यांय
महान्येवाक्यमीरितं

अथशैलात्मजावह्मनशोकव्याकुललोचना नंदि
नेपथ्यंवाय्यंमृजंतीतमुचह

+ اسی سال میں راج سندرتالا گلی کام شروع ہوا تھا۔

* اگلے رکھیشرون سے بالیک اور بیاس جی وغیرہ مراویں جنھوں نے رام این اور ماہمارت وغیرہ میں منجھوتے
راجاؤں کے ذکر لکھے ہیں جو خاندان رانا کے مورث اعلیٰ تھے۔

यस्माद्वायं सज्जाम्यद्यविद्योतशंकरस्य च पूर्वदत्ता
चमच्छपाद्वाधो राजा भविष्यति

आराध्यतं जगन्नाथं तीर्थेनाहृते शुभे राजपशक्रद्
व प्राप्य पुनः स्वर्गमवाप्सति

युनश्चंडगणं प्राह पार्वती व्याकुलैः क्षणा मर्यादां
हृतवानद्यद्द्वारह्ये प्यरक्षणात्

हारीत इति नाम्ना त्वं मे दपाटे मुनिर्भव तत्रारा-
ध्य शिवं देवं ततः स्वर्गमवाप्सति

इति वायुपुराणस्य संमतिस्तत्र विल्लर ॥

تمتہ سراج پرستی دوسرا سرگ

اسمین سورج منشی راجا ونگا کرسی نامہ تبدیل سے لیکر راجہ بیگے راج تگ ہے یعنی نہان تک
اولکار راج اچو وہیا مین رہا اور بیگے راج دیان سے اونٹہ کر دکھن مین آبسا او سکی نسل مین
او دیو پور کے رانا مین —

مصنف راج پرستی کے نزدیک باسپارامل بابا راول اور میدیات میواڑ اور چوکوت چیتوڑ اور ناگدر مکان
موجودہ مندر اکانگ شیو جی سے مراد ہے —

جانتا چاہئے کہ ابتدا میں سوا سے ذات خداوند متقی کے کچھ نہ تھا اور تمام زمین پانی میں
ڈوبی ہوئی تھی جب قدرت الہی ایجاد اور ملکوں کی نیات کی مقتضی ہوئی تو اول پر مہاجی نے
ایک کنول کے پھول سے جو پانی میں تھا طور پر پاپھر بر مہاسے میچ اور میچ سے کشب اور
کشب سے سورج بطناً بعد بطن پیدا ہوئے جو نسل سورج سے چلی اور سکو سورج نہیں کہتے
ہیں تفصیل او سکی ذیل میں لکھی جاتی ہیں - +

مہر	۱ سورج
دھرم	۲ بیوست منو
دھرم	۳ اکشواکو
دھرم	۴ بگشی یا ششاد
دھرم	۵ پوریکے یا کاکستہ
دھرم	۶ انینا
دھرم	۷ راجہ پرتھو
دھرم	۸ بشورند
دھرم	۹ چندر
دھرم	۱۰ یوناشو
دھرم	۱۱ ساوست
دھرم	۱۲ برہشو
دھرم	۱۳ کول پاسو یا ہندار
دھرم	۱۴ وڑاسو
دھرم	۱۵ بریشو
دھرم	۱۶ انگنہ

۱۶ اس فہرست کو پندت نام کرن جی نے ہیا کوٹ اور لکی کتا یون کی فہرست سے مطابق کر کے
بہت صحیح کر لی ہے۔

वर्हनाश्व
 कुशाश्व
 सेनजित
 यवानाश्व
 शंधाता
 परकात्स
 त्रशदस्य
 अनराय
 हर्यश्व
 अरुण
 त्रिवंधन
 त्रिशकु
 हरिश्रंद
 रोहित
 हरित
 चंप
 सुदेव
 विज्य
 भिरुका
 वृका
 बाहुका
 सगरचक्रवर्ति
 असमंजस

۱۷ ابرو ناسو
 ۱۸ اگر ناسو
 ۱۹ سین جیت
 ۲۰ یونا شو
 ۲۱ مان و حاتا
 ۲۲ هر و کتس
 ۲۳ ترش و سو
 ۲۴ اژن
 ۲۵ هریشو
 ۲۶ ان
 ۲۷ تر بندین
 ۲۸ تر سکویا سنبرت
 ۲۹ هر چند
 ۳۰ ریت
 ۳۱ هرث
 ۳۲ چب
 ۳۳ سودو
 ۳۴ بیج
 ۳۵ هر وک
 ۳۶ برک
 ۳۷ با هوک
 ۳۸ سگر چکر ورتی
 ۳۹ اس منجس

अंशमान
 दिलीप
 भगीरथ
 भूरत
 नाम
 सिंधुदप
 आयुतायु
 ऋतुर्पण
 सर्वकाम
 सुदास
 मित्रसह
 अस्मक
 मूलक
 दशरथ
 ऐडविह
 विश्वसह
 खद्वागचक्रवर्ति
 दीर्घबाहू
 दिलीप
 रघू
 अ
 दशरथ

२० अंशमान
 २१ दिलीप
 २२ भगीरथ
 २३ भूरत
 २४ नाम
 २५ सिंधुदप
 २६ आयुतायु
 २७ ऋतुर्पण
 २८ सर्वकाम
 २९ सुदास
 ३० मित्रसह
 ३१ अस्मक
 ३२ मूलक
 ३३ दशरथ
 ३४ ऐडविह
 ३५ विश्वसह
 ३६ खद्वागचक्रवर्ति
 ३७ दीर्घबाहू
 ३८ दिलीप
 ३९ रघू
 ४० अ
 ४१ दशरथ

آگارام چند جی

۶۲ سریرام چند بر جی اوتار

کوش

۶۳ کش

آتیه

۶۴ آتیه

نشد

۶۵ نشد

نفل

۶۶ نفل

ناهم

۶۷ ناهم

نندریک

۶۸ نندریک

کیشیم دینوا

۶۹ کیشیم دینوا

دوانیک

۷۰ دوانیک

آنیه

۷۱ آنیه

پارباتر

۷۲ پارباتر

بل

۷۳ بل

ستل

۷۴ ستل

بجیر ناهم

۷۵ بجیر ناهم

لگن

۷۶ لگن

بدهرت

۷۷ بدهرت

ناهرن ناهم

۷۸ ناهرن ناهم

پشت

۷۹ پشت

وسند

۸۰ وسند

سورشن

۸۱ سورشن

اگن برن

۸۲ اگن برن

سنگیر

۸۳ سنگیر

مروت

۸۴ مروت

प्रभुभक्त	८५ प्रभुभक्त
संधि	८६ संधि
अमघर्ण	८७ अमघर्ण
महस्वान	८८ महस्वान
विश्वसाह	८९ विश्वसाह
प्रसेजित	९० प्रसेजित
लक्षका	९१ लक्षका
बृहदवल	९२ बृहदवल
बृहदरा	९३ बृहदरा
अमत्रिय	९४ अमत्रिय
वासवहृद	९५ वासवहृद
प्रितिव्यूम	९६ प्रितिव्यूम
भाचु	९७ भाचु
दिवाका	९८ दिवाका
सहोव	९९ सहोव
बृहदश्व	१०० बृहदश्व
भानमान	१०१ भानमान
प्रतिवाश्व	१०२ प्रतिवाश्व
सुप्रतीका	१०३ सुप्रतीका
महदेव	१०४ महदेव

+ یہ براجمہا ہمارے ہی لڑائی میں ہیں ہر جگہ کے ہاتھ سے مارا گیا اسکی لڑائی کا حال مہا بہارت کے ساتویں پرپ
 روزن میں مختص لکھا ہے اور جگہ کے مصنف نے برہمہ میں تک تو بچیلے راجہ لکھے تھے اور برہمہ کے بعد سوئیک
 لکھو پشین کوئی کے پہنے اسے راجہ لکھے تھے سو ہو گئے۔

کے
 تھیں
 مار

सनहत्र	۱۰۵ سن سیکر
پوشکار	۱۰۶ پوشک
آंतरیہ	۱۰۷ ان ترش
سوتپا	۱۰۸ ست پا
مित्रजित	۱۰۹ مریج
विहदाज	۱۱۰ ہر دہراج
वरही	۱۱۱ برہی
वतंज्य	۱۱۲ کرتن جی
रराज्य	۱۱۳ رن جی
संज्य	۱۱۴ سنجی
शाक्य	۱۱۵ شاک
सुहोह	۱۱۶ شوہوہوہ
लांगल	۱۱۷ لانگل
प्रसेनजित	۱۱۸ پرسین جت
सदक	۱۱۹ کشرک
रराक	۱۲۰ رنک
सुरथ	۱۲۱ سورث
सुमित्र	۱۲۲ سومتر +

+ بھاگوت اور شبنو پیدائش میں سو پانچ مہینے کا اہتمام سو مٹر کے اوپر کیا گیا ہے چنانچہ سو مٹر کے بعد اس خاندان کا سلسلہ پورا نون میں نہیں ملتا اسی وجہ سے اکشر لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس خاندان کا راجہ سو مٹر پر خاتمہ بالغیہ ہو گیا ماحیان انگریزوں نے تحقیق کیا ہے کہ اس راجہ نے بکرناجیت راجہ سے کچھ مدت پہلے انتقال کیا دیکھو تلخ مارشمن -

۹۲۳۵۱۵۵۵۲

د ر ن

वज्रनाम

१३२ ब्रजनाम

महारथी

१३३ महारथी

अतरथी

१३४ अतरथी

अचलसेन

१३५ अचलसेन

वानकसेन

१३६ वानकसेन

महासेन

१३७ महासेन

अंगारथी

१३८ अंगारथी

विजयसेन

१३९ विजयसेन

अजयसेन

१४० अजयसेन

अभंगसेन

१४१ अभंगसेन

मधसेन

१४२ मधसेन

संहरति

१४३ संहरति

विजयराज

१४४ विजयराज

ब्रज राज जो दुनिया को चोڑ کر دکھن میں گیا اور وہاں کے راجاؤں سے لڑ کر ایک بڑی فتح پائی اور ان کو مطیع کر کے دکھن میں براج دھانی مقرر کی جہاں خیرالاشتم کی اقامت کی طرح اور تاراج بنند شہر میں جس کو منشی منگل سین ڈپٹی کلکٹر مذکورست نے تالیف کی ہے یوں لکھا ہے کہ جب سورج منشی راجون کی سلطنت بوجہ لاولد ہوئے راجہ سومتر کے قطع ہوئی تو اجو دھیا وغیرہ ان کے تمام علاقوں میں چند رہنمائیوں کا عمل ہو گیا۔

پھر نہیں معلوم کہ مولف راج پرستی نے ب्रजनामہ کو سومتر کا بیٹا قرار دیکر کس سند سے راناؤں تک سلسلہ ملا دیا ہے بات البتہ تحقیق طلب ہے اسی طرح بے پور اور جودہ پور کے راجہ بھی اپنی نسل کا سلسلہ سومتر تک جاملاتے ہیں۔

اوسکے آوت القاب رکھو سوا سدن سے راجا کے بیٹے پوتوں کا جزو نام اوت ہوتا رہا جیسا کہ تیسرے سرگ میں آئیگا دو سراسر گ تمام ہوا۔

تیسرا سرگ

بچے راج سے بچے کے راجاؤں کے نام

۱ پداوت	۷ سلوات
۲ سیدوات	۸ کیشنواوت
۳ برشیادوت	۹ ناگادوت
۴ سو جہاوت	۱۰ بھوگادوت
۵ سوکھاوت	۱۱ دیوات
۶ سوماوت	۱۲ آسوات

میں تھا بائیس^{۲۲} راجے اور یکے لایچ سے دواں چک تیرہ^{۱۳} راجے ہوئے تین سو اسی برس کو بائیس کے اور پر تقسیم کرنے سے ایک راجا کی مدت سلطنت سترہ برس اور کچھ سینے ہوتی ہے اور تیرہ اسم تقسیم کرنے سے اونٹیں برس اور کچھ سینے مگر فی اسم استعد طویل مدت سلطنت کی تیاس میں نہیں آتی لہذا اس حساب کی رو سے تین سو اسی برس میں کنک سین سے لیکر آتر تک بائیس راجوں نے فی اسم سترہ برس یا کم و بیش راج کیا ہوگا میرے نزدیک احوال مرقوم العصر صحیح معلوم ہوتا ہے کہ اس ایک حساب قائم ہو سکتا ہے اور مولف راج پرستی نے نقوسن لکھے اور یہ کہ لکھا کیے راج سے کوہک چوڑا راجا اتنے مدت میں ہوئے اس لیے اوسکے قول کے صحیح و غلط ہونے پر کچھ راس نہیں دیکھتی اور راجاؤں کے مقام کا اختلاف بھی اسی قبیل سے ہے جب نہیں کہ مولف راج پرستی طبی پور کو کہیں میں سمجھتا ہو زمین اکبر سی میں لکھا ہے کہ انکی ریاست پر نالہ علاقہ پراش میں تھی۔

یہ بھی واضح ہو کہ کنک سین سے لیکر گراوت تک کل راجوں کے نام کے ساتھ سین کا لفظ نہایت صرف پانچ چوبہ ناموں کے ساتھ بنکے راج سے اول اول سین کا لفظ ہے۔

گریزوت سے اوسکی نسل گملوت کلائی اور سیب و گانوں میں رہتی ہے وہ لوگ سب سے پہلے
مشہور ہے با سپار اول اسی گریزوت کا بیٹا تھا جو بموجب پیشین گوئی بادیو پران کے

مہ گریزوت تاریخوں میں اسکا نام گولکھا ہے مولف راج پستی نے بجز نام کے کچھ حال نہ لکھا حالانکہ اس
راجہ کی عجیب و غریب سرگزشت ہے شہر اسکا مناسب محل سمجھا کر ازروی تواضع کے اس مقام پر لکھا ہوں
وامع ہو کہ گولکھا مطابق سہلٹ میں بھی پورے کے اوپر ایک دشمن نے چڑائی کی راجہ نے اسکا مقابلہ کیا مگر فتح
اور وہ سوتام خاندان کے اوس بڑے کشت و خون میں مارا گیا اوسکے متعلقین سے صرف ایک رانی بچا رہی
نام زندہ بچی بھی سو وطن سے آوارہ ہو کر ملیا مگر پھاٹک کے کوہ میں جا چھپی چونکہ وہ حمل تھی اسلئے وہاں ہی اسکی
لڑکا پیدا ہوا جسکا نام گولہ رکھا گیا تب یہ لڑکا بڑا ہوا تو ایڈر کو اپنے تصرف میں لایا اور ایک علیحدہ ریاست قائم کی
یہ آدھی پورے کے رانا اوسکی اولاد میں ہیں۔

یہی یہ بات کہ وہ دشمن کون در کمانے آیا تھا جسے بھی پور کو قتل و غارت کر کے دیران کر دیا سو آئین بڑا اختلاف
راجپوت مورخ تو اوسکو اور اسکے سپاہیوں کو جنگی اور وحشی بتاتے ہیں اور کرنیل ٹاؤ صاحب دین کو
قوم پارہیوں خیال کرتے ہیں اور واقعہ صاحب اونکو بکیریا کے ایرانی سمجھتے ہیں انفسہ میں صاحب کی
راہی ہے کہ بیشک وہ حملہ پارہیوں والوں کے سر آوروں کے زمانہ سے بہت بعد کو ہوا ہے مگر ممکن ہے کہ
حملہ کرنے والے دوسرے نسل کے ایرانی یعنی ساسانی ہوگی سہلٹ میں مطابق سہلٹ سے ۱۵۰ میل مطابق
سہلٹ نوشیروان نے سلطنت کی وہ مختلف ایرانی مورخ جبکہ اقوال بالکم صاحب نے نقل کیے ہیں بیان
کرتے ہیں کہ اس بادشاہ نے شمال میں فرغانہ اور شرق میں ہندوستان پر لشکر کشی کی اور پانچویں صاحب ایک
مفضل اور قریب قیاس بیان نوشیروان کے کو چکا کمران کے پوری حد سے سندھ تک کرتے ہیں مگر یہ نہیں کہتے
کہ انھوں نے کمانے لکھا ہے جو کہ مقام ملہی سندھ کے پاس تھا اسلئے آسانی یقین ہو سکتا ہے کہ نوشیروان
نے اسکو غارت کیا ہو گا اور میدان کے راجا و کاجو نوشیروان کی اولاد ہونا مشہور ہے شاید اسکو اسباب
سے کچھ تعلق ہو کہ نوشیروان نے اونکو مہاکرا اس مقام تک پہنچا دیا مہاکرا وہ اب موجود ہیں نوشیروان
کے جلو سے سات برس اول فتح ہوا ملہی کا جو معلوم ہوتا ہے وہ ہندوئی واقعات کی تاریخ میں ایک
خفیہ سی بات ہے۔ دیکھو تاریخ انڈیا میں رودھو تھا جسے کجرات کا ذکر ہے۔

با
ت
ت
ت
ت
ت
کے
سیم
لکھا
اہم
ایک
وہیک
بیانی
برکھن
نہایت

تندی گن کا اوتار ہے اور باریت رشی چند گن کا اوتار تھا جس سے باسپا راول نے ظاہری اور باطنی فیض پایا پستی جی کی اوس بدو عالم طلب جواخون نے تندی گن کو دومی تھی اور وہ بطور پیشین گوئی کے باپو پیران کے مید پاٹ کھنڈین درج ہے یہ بھی کہ تو عالم فانی میں جا کر چند روز تک سرگردان رہے گا اور بعد اوس کے باریت رشی کی توجہ سے جو چند گن کا اوتار ہو گا ایک لنگ شیو جی کو بذریعہ عبادت کے خوش کر کے مید پاٹ کا راجہ ہو گا اور بعد انقضا سے عمر کے پھر اپنے اصلی مقام پر آ جائیگا اور اہل عالم تجھ کو باسپا کمین گے۔

تاریخ مارشمن میں اوس دشمن کی نسبت یوں لکھا ہے کہ یہ دشمن جو سندھ ندی کی راہ سے آیا تھا ایسا فیناس کیا جاتا ہے کہ نوشیروان کا بیٹا ہو گا اور اس بات کی نسبت کہ اودی پور کے رانا نوشیروان کی اولاد مشہور ہیں مارشمن کے دو قول میں ایک تو کہ نوشیروان کا بیٹا اپنے باپ سے باغی ہو کر ایک لڑائی میں مارا گیا اور اوسکی اولاد ہندوستان میں رہ گئی جس سے یہ رانا ہوئے دوسرے یہ کہ نوشیروان کی ایک بیٹی ہندوستان کے شاہی خاندان میں بیاہی گئی تھی جو مارشمن نام سلطنت کے عیائی بادشاہ کی لڑکی سے تھی اس لیے راجہ چونکہ خاندان کا انگریزی مورخ بڑے تعجب سے کہتا ہے کہ ہندو نکاح سورج جسکی سوہست سے راجہ چلا آتا اور اوسکوارام کی نسل میں شمار کرتے ہیں اپنی والدہ کی طرف سے بچم کے عیائی راجہ سے قرابت رکھتا تاریخوں میں کچھ اور طرح لکھا ہے فرض یہ بحث بہت طویل ہے اس مختصر میں اسکی گنجائش نہ دیکھ کر مفصل حالات اور وجوہات اسکے دوسرے تاریخ نویسوں میں جسکو فراہم کرنا ہوں لکھوں گا۔

مہ تاریخ مارشمن کی رو سے باپا راول گوہا کی نوین پشت میں ہوتا ہے چنانچہ اوسمیں لکھا ہے کہ گوہا کے بعد انڈر کی سند پر آٹھ راجہ بیٹھے اوسمیں سب سے پہلے راجہ کو اوسکے بیٹوں نے مار ڈالا لیکن اوسکا چھوٹا بیٹا جسکا نام باپا تھا بہاند میر کے قلعہ میں پہونچا اور گڈریوں میں پرورش پائی اوسکے لڑکپن اور جوانی کے عجیب عجیب قصہ کہتے ہیں۔

ابو الفضل نے آئین اکبری میں جو بابا کی سرگزشت لکھی ہے وہ مارشمن سے بہت مختلف ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ تھینا نو سو برس پہلے اس زمانہ سے تھینا بارہ سو برس پہلے (پر تال کو جہاں بابا کے باپ اودوں کی رایت تھی) ختم نے آگیا اوس لڑائی میں راجہ کا سارا خاندان مارا گیا صرف بابا نام ایک نور سال لڑکا زندہ رہا اوسکی ماں آٹھ لے کر راجہ منڈلیک قوم ہبل کے پاس پناہ لائی فقط تین سو سال بعد کہ وہ بچہ کون تھا۔

مخ الحبلہ باسپا نے ایام حوزہ سالی میں ہاربت رشی کی ملازمت حاصل کی ۱۰ اور اونکی تعلیم سے ناگہرہ میں ایک لنگ مہادیو جی کی ایسی پوجا کی کہ مہادیو جی اوشے بہت خوش ہوئے اور ظاہر ہو کہ یہ بشارت دی کہ چتر کوٹ میں تیرا چل راج ہوگا اور وہاں کی حکومت زمانہ وراٹک تیری اولاد کے قبضہ میں ہوگی سواوسی دن سے کہ سمت اور تہی ماہ سودی تین مہینے ہوتی باسپا کو کب بخت زور آور ہونے لگا ہاربت رشی کو مہادیو جی نے پاسنوٹک بھر سونے کے کرٹے دئے تھے سواغھون نے وہ کرٹے باسپا کو دئے دئے اور باسپا تین سو پانچ گز کا لنبہ اوٹو سر سے باندھتا تھا اور سولہ ہاتھ کا لنبہ چولہ چھٹا تھا اور سولہ لنگ بھر دھنگل (یعنی پیسہ مروجہ بیروٹ) کا ایک سیر اور ایسے ایسے چالیس سیر کا ایک من ہوتا ہے سوا و سکا کمانڈا ایک من کا تھا اور بروقت پوجن ور گاجی کے دو بھینسون کو برابر کر کے ایک ضرب میں بل دیتا تھا اور بڑے بڑے چار کبرے کھاتا تھا آخر اوسے منور راج موری کو شکست دیکر چتر کوٹ ۱۰ آئین اکبری میں لکھا ہے کہ ایک دن باپا نے برنج ٹائی رکھ کر بانوڑ سمبیکمان کچی رکھیشہ نے روشنی سے آگاہ کر دیا باپا نے شرم نہ ہو کر تقصیر معاف کرائی کہی کہی اوسکی خدمت میں حاضر ہوتا تھا آخر اوسے ایک دن باپا کو راجگی کی بشارت دی۔

اسبارہ میں مولف راج پرستی کا یہ بیان بہت درست ہے کہ اوسکو ایک لنگ مہادیو جی نے راج باپا کا شرہ سنایا اور اونکی برکت سے وراٹک ہو اکس لیے کہ آج تک وہی پورے راجاؤ کو ایک لنگ مہادیو جی سے بڑا اعتقاد ہے اور ہر کاظم اونکا نام لے کر شرمع کو قے ہیں۔

۱۰ سنون میں اس کتاب کے روسے بڑا فرق معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے حساب سے آج تک باپا راول کو کچھ اوپر سترہ سو برس ہوئے اور انگریزی مونخ اوسکو عیسے کی آٹھویں صدی میں بتلاتے ہیں اونکی تحقیقات کی روسے وہ ولید علیفہ کا ہم عصر تھا اور خوب غور اور غوض کرنے سے بھی یہی زمانہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ جب باپا کا راج سمت میں ملہی پورے جاتا رہا تو میچروکس طرح سمت ۱۹ میں ہو سکتا ہے مولف راج پرستی نے بیان ہی کچھ دہو کا کھایا ہے اور انگریزی مورخون نے یہ سمت اون کتبون سے قایم کئے ہیں جو اونکی ملہی پور کی بابت ہم پہونچے ہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔

مظاہری
تھی اور
لم فانی
جو چنگل
جہ ہوگا
بن گے
قیاس
ہین مارن
ی اولاد
شاہی
جو تو کے
ج چلا آتا
لاست
ہا کے
کا چھوٹا
انی کے
ردہ کتا
رست
مان آد

عرف چوڑاوسے چھین لی اور آپ راجہ ہو گیا اور راول اپنا خطاب رکھا باپا کے بعد
 ۴۰ مارشیں بہری میں یہ حال دیوں لکھا ہے کہ باپا سے اوسکی ماں نے کہا کہ وہ چتوڑ کے راجاؤں سے
 قرابت رکھتا ہے چوہرا کے قوم سے تھے یسنگر اوسکے ولین ایک بڑا ارادہ ہوا اولاد سوشی چڑانے کے
 نرینل پیشہ کو چھوڑنا مناسب جانا پس اپنے کئے دوستوں کو جمع کر کے آٹھویں صدی عیسوی میں چتوڑ
 کی طرف گیا وہاں بسبب ظاہر کرنے رشتہ داری کے اوسکی بڑی قوت پر لکھی مگر بڑے بڑے
 آدمیوں کو ایک اجنبی لڑکے پر مہربانی کرنا بہت بری معلوم ہوئے اسی اثنا میں ایک قوی دشمن
 آپہنچا راجہ نے سب خاندان والوں کو اپنی فوج لے کر آنے کا حکم دیا لیکن یہیوں نے اتفاق
 کر کے اس بات کا مضائقہ کیا اور بطور شکایت کے راجہ سے کہلا بھیجا کہ اپنے لیے دوست سے ۵۰
 مانگو باپا نے فوراً چڑھای کرنا اختیار کر لیا یہ دشمن مسلمان تھے جو اسد فوج پہلے ہی پہل ہندوستان میں
 گھسے تھے اور انکا سپہ سالار محمد بن قاسم تھا جو وہ گجرات کو فتح کر کے چتوڑ کے قریب آیا تو باپا چتوڑ
 راجہ کی طرف سے سپہ سالار ہو کر اوسے لڑنے کو گیا اگرچہ راجہ کے خاندان والوں سے کسی نے باپا کی مدد کی
 تو بھی باپا نے میدان میں اگر دشمن کی فوج کو گجرات کی فتح سے محروم ہو رہی تھی شکست فاش میں چھین
 قاسم بعد شکست سندھ اور صورت کی راہ ہو کر ہماگایا اپنے کیتے تک جہاں اوسکے بزرگوں کی قدیم دارالراست
 تھی اوسکا قیام کیا وہاں سلیم نامی حاکم تھا باپا نے اوسکو اپنا اجداد کیا اور پھر اوسکی بیٹی سے بیاہ کر لیا
 اور چتوڑ کو لوٹنے کے بعد وہاں کے خاندان والوں سے مشورہ کر کے اوسکی حمایت سے اگلے راجہ کو گدی سے
 اوتار دیا اور اوسکی جگہ آپ راجہ بن بیٹا اور اوس ملک پر بخوبی مٹا بطور تصرف ہو کر اوسنے اپنے ملک و بھارت
 کو چھوڑا اور سندھ سندھ مذہبی کو عبور کر کے خراسان حلا کیا اور وہاں بہت سی مسلمان دین کے پیغمبر علی ملا چھوڑا
 اس میں چند باتیں ایسی ہیں کہ اور تارکچوں سے نہیں ملتیں ایک محمد قاسم کا چتوڑ پر آنا دوسرے باپا راول کا خراسان
 جلا جانا اور وہاں مسلمان عورتوں سے عیش کر کے بہت سی اولاد چھوڑنا دین کی نظر سے اُنکے کی ایسی دلیل ان کی
 کہ جسے بخوبی تسلی ہو نہیں گذری مگر عجیب باتیں تاریخ ہندو سندھ سے لی گئیں چونکہ کسواسکے وہ کتاب عربی
 محمد قاسم کے فتوحات کے بعد ہی لکھیں ہوئی ہے اوس میں محمد قاسم کا ایک ایسی جگہ ہو چٹا بیان کیا ہے جو سواڑ
 سمجھا جاتا ہے و کیوتا ریج النیشن کا پانچواں حصہ سندھ کی فتح کا ذکر تاہم اگر کوئی صاحب ان جزیئی صلیت اور او
 سندھ بخوبی واقف ہوں تو مہربانی کر کے اس مختصر میں راج کر دین اور اوسکے صحیح و غلط ہونے پر بھی راہی لکھ دین

جو راجہ او سکی نسل سے ہوئے اونکے نام ذیل میں لکھے ہیں۔

۱ کھان راول	۱۳ اوجھ راول
۲ گونبد راول	۱۴ بہرون راول
۳ مسندر راول	۱۵ اسری پنچ راول
۴ آپو راول	۱۶ اکرنات راول
۵ سنگھ برار راول	۱۷ سہا سنگھ راول
۶ سکت کمار راول	۱۸ اگا تر سنگھ راول
۷ سابلہا سن راول	۱۹ سنہنراج راول
۸ نرباہن راول	۲۰ سوہیہ لوک راول
۹ انبا پرشا راول	۲۱ رن مل راول
۱۰ اکیرت برار راول	۲۲ بیر سنگھ راول
۱۱ نربہ راول	۲۳ تیج سنگھ راول
۱۲ ثرت راول	۲۴ سر سنگھ راول
	۲۵ کرن سنگھ راول

۴۔ اس فہرست کو اس فہرست کے ساتھ جو عبارت برہمنی کے آخر میں لکھی ہے مطابق کرنے سے ناموں کا ایسا کچھ تفاوت اور اولٹ پھیر ظاہر ہوتا ہے کہ جو کسی طرح بغیر دستیاب ہونے سے متعیری فہرست صحیح کے رفع نہیں ہو سکتا اگرچہ یہ امر معلوم نہیں ہوتا کہ عبارت برہمنی والے نے یہ فہرست کہاں سے پیدا کی مگر ظاہر ہے کہ وہ فہرست ہے کہ میرا اثر کے حالات کی بنا قائم کرنے میں ناظر کا اس پر عمل رہا ہے اسکے آغاز پر عیسوی سن سات سو اٹھائیس لکھے ہیں جس سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ اسے پورے راناؤن کاراج چتوہر میں اس سنگھ کے اندر رہا ہے اور الفشن صاحب ہوا مقام پر لکھا عیسوی میں لکھے ہیں معلوم نہیں کہ ان صاحبوں کے بیان میں یہ اختلاف کس وجہ سے پڑ گیا ہے المجہد واسطہ ایضاً ح تفاوت فیما بین ہر دو فہرست کی اسنادی مندرجہ علامہ عبارت برہمنی کے اس مقام پر لکھے جاتے ہیں تاکہ دونوں کا مقابلہ ہے اور انکا تفاوت ایک دن سرکار باد پایداری کی قوت سے نکل جاوے

راول سمر سنگ کو مہاراجہ پر تھی راج والی دیہی کی بہن پر تھا نامی بیابھی تھی اس قرابت سے راول سمر سنگ بارہ ہزار دیوانوں کو لے کر اوس دیوانی میں راجہ پر تھی راج جو مان کی مدد کو گیا تھا جو اوس سے اور غزنین کے بادشاہ شہاب الدین غوری سے ہوئی تھی راول نے عین معرکہ میں شہاب الدین غوری کو اپنی قوت بازو سے کپڑ لیا تھا

۱۳ بر سنگ	۱۳	بیا
۱۲ پیک سنگ	۱۲	اگول
۱۵ اور سنگ	۱۵	۲ بھوج
۱۶ بکرم سنگ	۱۶	۳ کال بھوج
۱۷ سامنت سنگ	۱۷	۴ بہر تری بھٹ
۱۸ کمار سنگ	۱۸	۵ سمایکا
۱۹ منھن سنگ	۱۹	۶ کھان
۲۰ پدم سنگ	۲۰	۷ آلات
۲۱ جتیر سنگ	۲۱	۸ نزابہن
۲۲ پنج سنگ	۲۲	۹ سکت برہم
۲۳ سمر سنگ	۲۳	۱۰ شیخ برہم
۲۴ کرن سنگ	۲۴	۱۱ نربرم
		۱۲ کیرت برہم

ان دونوں میں سے کسی ایک پرستی سے ملنا ہے۔

اوس فہرست میں باپا کے بعد سے کرن تک ۲۵ نمبر میں کھان راول نے ۲۵ مطابق سہولت سے لیکر ۳۵ تک راج کیا اوس کو مسلمانوں کے ایک بڑے جنگی لشکر سے جبکہ سپہ سالار سہی محمود والی خراسان کہلاتا ہے اور مارشمن کے نزدیک وہ مارون رشید کا بیٹا مامون رشید ہے جو اپنے باپ کی نیابت میں خراسان کا حکم تھا اپنی طاقت کا امتحان کرنا پڑا اور ادين راجاؤں کی مدد سے جو اس کی رفاقت میں حاضر ہوئے تھے غزنین سے صحت جنگ مقابلہ کر کے چوبیس مرتبہ اوس کو شکست دی ان فتحوں کے ذریعہ سے کھان کی نیکنامی اور مردانگی کی شہرت ایسی دور و در پھیل گئی کہ بہت برسوں تک

مگر اوسکے ہمراہیوں کے ہاتھ سے بارہ ٹمٹھا کر مر گیا یہ سب سال راجہ نامی بھاشا پوتھی
میں معضل لکھا ہے ۔

اسکا بیٹا کرن راول تھا اوسکے دو بیٹے ہوئے بڑا ماہی راول جو دو گن پور میں نشین
ہوا دو گن پور کے راول اوسکی اولاد میں ہیں ۔

چھوٹا ماہی جو اپنے باپ کے کہنے سے موکل سے رانا والی مندور کے اوپر چڑھائی کر کے
فکر میں رہتا تھا آخر اکیڈن سہیل نامی بی بی وال برہمن کے کہنے سے جو شگونون کا علم نوٹ جاتا تھا
مندور کی طرف کوچ کر گیا اور موکل سے رانا کو لڑائی میں مخلوٹ کے اپنے باپ کے پاس لے آیا
راول کرن نے اوسکے نام سے رانا کا خطاب ور کر کے اپنے بیٹے راہی کو بھاشا اور موکل سے
کو ترا جگہ داری پرستہ کر کے چھوڑ دیا اوسدن سے ماہی اور اوسکی اولاد کو رانا کہنے لگے۔
تمام ہوا تیسرا سرگ اسکے آخرین چھوڑتے نے پھر اپنا نسب نہ لکھا ہے ۔

اوسکے دس کے لوگوں کے ولیدین مسلمانوں سے لڑتے وقت اوسکا نام لینے سے ہمدردی اور دلاوری پیدا ہوئی
تھی کہتے ہیں کہ گمان نے برہمنوں کے کہنے سے اپنے بیٹے کو سند نشین کر کے راج پرورد کر دیا مگر بعد کو واپس لے لیا
کیونکہ برہمنوں کے کہنے میں کچھ غریب معلوم ہوا تھا اسلئے ہندوؤں کو مزاح الا اور باقچاند وکے خاندان کو خراج کرنا
چاہا آخر اوسکے بیٹے نے اوسکو مار ڈالا اور اوسکے باپ کے پٹنوں کے اپنے ولی فوت کا انتقام اوسے لیا ۔

۴۔ سہراہن میواڑ کی فہرست میں جو درج خاتمہ کی گئی ہے ایسا لکھا ہے کہ مہاراول سر سنگھ سنگھتہ میں
گدی پر بیٹھا تھا اور اوسکا دوسرا بھائی کوہکین نامی نیپال میں جا کر سند نشین ہوا جسکی اولاد آہنک
نیپال میں خود مختار مالک چلی جاتی ہے اگر یہ یہ فہرست اوس فہرست کی نقل ہے جو او دیو پر سکے دربار
سے ۱۹۱۱ء میں تیار ہو کر سرسہری لارنس صاحب ریڈنٹ راجپوتانہ کی خدمت میں بھیجی گئی تھی مگر
اس میں سنوں کی بڑی غلطی ہوئی ہے کیونکہ راج پرستی میں ویر لکھا ہے کہ یہ راول سر سنگھ پر تھی
راج کے ساتھ شہما بال دیں سے لڑ کر مارا گیا یہ سکر کہ لکھن مطابقت میں ہوا تھا اس صورت
میں کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اکیسویں^{۱۳۵} برس قبل از جنگ سند نشین ہوا اگر اوسکے سند نشین کے
سبب^۳ ہوں عجب نہیں ۔

۵۔ دو گن پور اکیس علیحدہ ریاست راجپوتانہ کی رزیدنٹی میں ہے ۔

۲۶
مجموعہ
اپنے
بھائی
ن ان
پرسون

چوتھا سرگ

۱ سری راپے رانا	۸ بھوم سنگہ رانا	۵ اکوئہا رانا
۲ نریت رانا	۹ جی سنگہ رانا	۶ راجی مل رانا
۳ جکر ن رانا	۱۰ لکشم سنگہ رانا	۷ سنگہ رام سنگہ رانا
۴ ناگپال رانا	۱۱ اسی رانا	۸ رتن سنگہ رانا
۵ پن بال رانا	۱۲ جیتیر سنگہ رانا	۹ کبرماجیت رانا
۶ ہر تھی مل رانا	۱۳ لاکھا رانا	۱۰ اودی سنگہ رانا
۷ بھون سنگہ رانا	۱۴ موکل سی رانا	۱۱ ہر تاب سنگہ رانا

انا لکشم سنگہ کا گدہ مند لیک خطاب تھا اوسکے چھوٹے بھائی رتن سے کی رانی پدمنی تھی
دہلی کے بادشاہ علاء الدین نے اوس سے مانگی مگر اوسنے عناف انکار کیا تب علاء الدین

بقیہ و فرست بھارت برسی

۱ سرپ دلدرن	۷ موکل سے	۱۲ رتا سنگہ
۲ لکشم سنگہ	۸ کوئہا	۱۳ کبرماجیت سنگہ
۳ جی سنگہ	۹ اودا	۱۴ ابن میر
۴ میر	۱۰ راجی مل	۱۵ اودے سنگہ سنگہ
۵ کھل سنگہ	۱۱ سالکا سنگہ	۱۶ ہر تاب

۶ لکشم سنگہ

۴ ہاگیدارو کی فرست میں اسی کا نام اچھ سنگہ لکھا ہے اور اوسکی سند نشین کے سند بکھری ہیں جسکی لکیری
سند پورے تیرے سونے اور لکیری میں مورخون نے علاء الدین کی چھوڑ پڑائی سند ۳۴ میں قرار دی ہے
اور ایسے سنگہ یا اسی بعد جس سرکہ کے سند نشین ہوا تو اس حساب سے سنون میں تین چار برس کا
تفاوت رہتا ہے۔

شکر کے کرتیو پر چڑھ آیا کھشم سنگھ نے اوس سے لڑائی کی اور مع بارہ بھائی اور سات بیٹوں کے
اوس محلہ میں کام آیا بعدہ اوسکا پوتا ایسے کا بیٹا اسی جو زندہ رہ گیا تھا گدی پر بیٹھا ہوا اوس
لڑائی میں غنیمتوں کے ڈر سے اکلنگ مہا دیو جی کی بلو تھی صورت اندر سر و در تالا ب میں

مردانی پداوت کا قصہ اور اوس علاو الدین خلجی کا فریضہ ہو کر چھوڑ چکا انا اور رانا سے لڑائی کرنا تمام
ہندوستان میں مشہور ہے مگر رانا کے نام میں ویسا ہی اختلاف چلا ہوا ہے ابوالفضل وغیرہ مسلمان
مورخ تو اوسکا نام رتن سین لکھتے ہیں اور انگریزی مورخ حضرم نارشمن نے اوسکو رانا بھیج کر کے
لکھا ہے اور مولف راج پرستی اگرچہ اوسکا نام رتن ہے لکھتا ہے لیکن اوسکو چنور کارا جانیہ
بتانا اوسکی روایت کے بموجب اوسکا بھائی لکھشم سنگھ رانا تھا اور بھارت برہمنی کی نہرست میں ہے
یہ ہی نام لکھا ہے بھیج کا نام نہیں اس صورت میں غیب میں بھیج اوسکا دوسرا نام ہوا اور تواریخ فارسی میں
لکھا ہے کہ علاو الدین بعد اوس کے رانا رتن سین لڑائی میں مارا گیا چنور کی ایالت مالدیو جو بان مالم
جاو کو دے آیا تھا مگر اوس سے وہ ملک آیا اور رعیت وہاں کی تسلیم اور متقا دینوسے تیا اوسنے
لاچار ہو کر ہیرہ دل رانا حق کو چوہاڑوں میں بھا بھوایا اور اپنی بیٹی و دیگر رعیت کی استمال پر مترو
کیا اوس کے ذریعہ سے وہ ملک بچہ آباد ہوا اور ہیرہ بعد انتقال مالدیو کے اپنے ملک کا مالک ہو گیا
اور جب علاو الدین خلجی مر گیا تو اوسنے خود مختار ہو کر اپنی ریاست کو بڑی وسعت دی چنانچہ بموجب ہایت
مارشمن کے اوسوقت رانا ہیرہ کے سوا اور ہندوستان میں کوئی خود مختار راجہ نہ تھا اور چنور کی ریاست
میکو علاو الدین نے خاک میں ملا دی تھی اس راجہ کے عدل و انتظام سے طاقت ور ہو کر دو سو
برس تک ترقی باقی رہی۔ انتہی راج پرستی میں ہیرہ کا نام ہی درج نہیں اور بھارت برہمنی کی نہرست
میں یہ ہے اچے سنگھ کے ہیرہ کا نام لکھا ہے اور مولف راج پرستی اسی رانا کو کھشم سنگھ کا پوتا
بیان کر کے اوسکا جانشین قرار دیتا ہے اس نتیجہ پرچ اختلاف میں یہ بات تحقیق نہیں
ہوتی کہ آیا رانا ہیرہ ہے اچے سے یا اسی ہے یا کوئی شخص علاوہ اس کے تھا اور وہ رتن سی
کی اولاد میں تھا یا کھشم سنگھ کی اولاد میں خیر مجاہد ہی ہو مگر ہم یہ یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ مالدیو ہیرہ
اوسوقت میں بڑا نامی شخص تھا اور اوسکا خود مختار ہونا تاریخ الغنم میں سے بھی ثابت ہوتا ہے
وکیو تاریخ الغنم صفحہ ۶۴۸ -

بہشتی تھی
والدین

میکو لکھتا ہے
بدی ہے
اوس کا

لکھنوی بھی لڑائی کے بعد جیل و سکودہان و جھونپڑی تو نہ ملی اس لئے رانا اسی نے بجائے اس کے
جو لکھنوی سیاہ مورت قائم کی۔

اس کے بعد جیسے سنگھ رانا اور اس کے بعد لاکھاجی اور لاکھاجی کے بعد یوگل سنگھ رانا سندھ نشین ہوا
اور اس کا ایک بھائی باگھ سنگھ نامی تھا سورانا نے اس کے نام سے ناگدہ میں باگھلاتا لالاب
تیار کر کے اس کے اوپر سنگ مرمر کا ترپولیہ بنوایا اور ایک لنگ مساد یوگی کے مندر کا
ہر کوئی بھی تعمیر کرایا بعد یہہ رانا دوار کا جی کے تیرتھ کو گیا اور وہاں سے سنگمہ اور عمار
کے جاترا کی اس مقام پر اس کی رانی ایک سدھ یعنی درویشی کامل کی توجہ سے حاملہ ہوئی
اور اس سے کوئجھ کرن نامی بیٹا پیدا ہوا جس کے سر سے گنگا جی کا جل چوتھا تھا موکل سی کے
بعد وہ سندھ پر بیٹھا اور کوئجھل میر بسایا۔

۴۔ راناؤن کے خاندان میں کوئجھل رانا بھی ایسا ہمارا نامی راجہ ہو گا رہے کہ اس کی لڑائیوں اور
ہماروں کے حالات متعدد کتب تواریخ میں موجود ہیں مولف نے اس دلاور رانا کے واقعات جہاں
تک کتب متفرقہ میں ملے اپنے کتاب تاریخ میواڑ میں جمع کئے ہیں اب اس مقام پر اس کا سیکرہ ذکر کرتے
لکھنا مناسب سمجھ کر قلمباز ہونے کے کچھ کچھ لکھتا ہوں۔

۱۔ واضح ہو کہ یہہ رانا ۱۴۱۹ء مطابق سن ۱۸۰۴ء میں سندھ نشین ہوا تھا اور ۱۴۶۹ء مطابق سن ۱۸۵۴ء میں
پنجاب میں بریس سلطنت کے لئے اپنے بیٹے کے ہاتھ سے مارا گیا اور اس کو اپنے پڑوسے گجرات اور مالوہ کے
بادشاہوں سے تمام عمر مقابلہ رہا اور اکثر مہمیں میں اس نے اپنے عقیموں پر خوب خوب فتح پائی
ایک دفعہ ایسا ہوا کہ محمود شاہ والی مالوہ اور قطب الدین سلطان گجرات و فوج باجم متفق ہو کر اس کے تھیل
رانا کو نہما کے چتور پہنچے آئے دلاور رانا نے اس متفقہ لشکر کا مقابلہ ایک لاکھ پیا دوں کے ساتھ
مالوہ کی سرحد میں کیا اور اس کو سب طرح پر شکست دیکر محمود علی مالوہ والے کو پکڑ لایا اور پھر پراڈہ میں
اس کو صرف چھوڑ ہی نہیں دیا بلکہ اس کو بہت بدوا و بدولت بھی دی اس واردات کی تاریخ
میں بڑا اختلاف ہے راجپوت مورخ اور ابوالفضل جو رانا کا فتح یاب ہونا لکھتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ
مورخ ۱۴۶۹ء مطابق سن ۱۸۵۴ء میں ہوا اور علی محمد خان مولف تاریخ گجرات اور مورخ تاریخ
فرشتہ یہ بیان کرتے ہیں کہ یہہ لڑائی ۱۴۷۵ء مطابق سن ۱۸۶۰ء واقع ہوئی اور کسی نے خاطر خواہ

بعد کو بھارانا کے واسطے مل ہوا اور اس کے بعد رانا سنگھ ام سنگھ چٹوڑ کی سند پر بیٹھا
فتح پناہی میخے دو نو لشکر واپس لوٹ گئے مگر رات سکندر ری والا اپنے تاریخ گجرات میں لکھتا ہے
کہ دو نو بادشاہوں کا عہد نامہ ۹۶۱ھ بمطابق ۱۵۵۴ء موافق سن ۹۶۱ھ میں زمانہ سبق الذکر سے
سترہ برس کے بعد ہوا اور رانا نے دو نو بادشاہوں سے صلح کر لی اگر اس اختلاف کو چھوڑ کر قبول
مارشمن صاحب کے راجپوت مورخ اور ابوالفضل کی تحریر کو مانو تو رانا نے فتح کامل پائی اور اس
فتح کی یادداشت کے لیے چٹوڑ میں بڑی اونچی جگہ پر ایک ستون بنوایا جو شہر کے بیچ میں
نمایت موزون مکان تھا اور اس ستون کی تیاری میں دس برس گزرے تھے بعد اس کے
میں بھی گجرات اور مالوہ کے بادشاہوں کے ساتھ اکثر صف آرائی رہی۔ کوئٹہ کا قلعہ جو
اس وقت میں بڑا متین تھا اسی رانا کا تعمیر کرایا ہوا ہے۔

جنرل فیض جام بہان نامی چوتھی جلد سے جہان میوا کا ذکر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میران پانی
جو علم تصوف اور فقیری میں ایک کامل عورت ہو گئی تھی اسے اسی رانا کی رانی تھی۔

جو کہ کوئٹہ کو اس کے بیٹے نے مار ڈالا تھا اس لیے راناؤں کے نسب نامہ میں اس ناخلف
کا نام تاریخ لکھنے والے نے نہیں لکھا مگر اس کا گناہ چھپانے سے اور ظاہر ہو گیا فقط تاریخ نگار نے
معلوم ہوتا ہے کہ وہ بالیق پرورش اودا ہے جس کا نام مولف راج پرستی نے کہ یہ بھی ایک
خانہ دان کا مورخ ہے اپنی کتاب میں نہیں لکھا اور بھارت پریشی کی فہرست میں رانا کو بھاس کے
بعد موجود ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ۹۶۹ھ سے لے کر ۹۷۸ھ بمطابق سن ۱۵۶۵ء تک پانچ برس کے
قریب راج کیا اس کے بعد اسے مل سندھ میں ہوا اسی سن ۹۷۸ھ بمطابق سن ۱۵۶۵ء تک راج کیا
اس کے اخیر وقت میں ایک دفعہ ۹۷۹ھ بمطابق سن ۱۵۶۶ء موافق سن ۹۷۹ھ میں سلطان ناصر الدین دہلی
سنہ ۷۰۱ قمری چٹوڑ پر چڑھائی کی رانا نے اس سے صلح کر لی اس کے بعد سالگارا سال مذکور میں
چٹوڑ کی گدی بیٹھا جو ادب اللہ الغری اور علو ہمتی اور نام آوری میں رانا کو نبھاسے بہت بڑھ کر تھا
اوسے مالوہ اور گجرات کے بادشاہوں سے بڑی بڑی لڑائیاں کیں اور ایک لڑائی میں جو
موجب تحریر مارشمن کے ۱۵۱۹ء بمطابق سن ۱۵۶۸ء موافق سن ۹۷۵ھ بمطابق سن ۱۵۶۸ء میں ہوئی تھی سلطان محمود دہلی
مالوہ کو شکست دیکر گرفتار کر لیا اور پھر بے حاصل کرنے کسی غرض کے محض جو انگریزوں کی مدد سے

اسے اس کے

نہ نشین ہوا

صلتا لالاب

کے مندر کا

ہا و و عمار

ہا ملہ پوئی

ہا سی کے

تیوں اور

انقات جہا

سیفہ و کوشہ

۱۵۱۹ء میں

اور مالوہ کے

بفتح پانی

واسطے تحصیل

ن کے ساتھ

چربا دینا مٹی

کی تاریخ

تہ ہیں کہ

تاریخ

خاطر خواہ

اور دو لاکھ فوج کے ساتھ دہلی کے بادشاہ بابر سے فتح پور کی لڑائی جیتی اور پیل کھال تک ۴
کی راہ سے اوسکو مانو دین بھیج دیا اور اوسکے ملک میں کسی نوع کی طرح کی عبادت اس فتح کے سلطان مظفر
گجراتی سے مقابلہ ہوا اوسنے چند بار جتوڑ پر یورش کی مگر رانا کی ہوشیاری اور زور آوری سے ہر دفعہ
بے نفع رہا پھر گیارہ ستمبر ۱۵۵۶ء بمطابق ۱۰ مئی ۱۵۵۶ء میں ایسا اتفاق ہوا کہ رانا سنگا گجرات والوں
کا تعاقب کرتا ہوا دہلی تک جا پہنچا کہ جہاں احمد آباد بہت قریب رہ گیا تھا آخر سلطان مظفر نے اسکی
صلح کر لی۔ مارشمن۔

۴ پیل کھال یا پیل تھی بیان کے قریب ہے۔

تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ جب بابر بادشاہ نے سلطان ابراہیم کو لڑائی میں قتل کر کے دہلی کو
فتح کر لی تو محمود خان سلطان سکندر لودھی کا بیٹا جو ابراہیم کا رشتہ دار تھا ملک اور مال سے آوارہ ہو کر
رانا سنگا کے پاس آیا اور واسطہ مقام اپنے دشمن کے اوس سے مدد مانگی رانا اوس وقت اسی لایق تھا
چنانچہ ایک بڑا لشکر جمع کر کے ہندوستان پہنچ گیا اور اگر وہ کے قریب دھوا میں بابر بادشاہ کے
لشکر کو شکست دی مگر پھر جب بابر بادشاہ نے بذات خود اوس سے مقابلہ کیا تو رانا سنگا کی فوج اوسکے
توپ خانہ سے عرصہ برائے ہوئی آخر شکست کھائی رانا سنگا پس پا کر اپنے دیس میں چلا آیا سیدہ مرک
۹۳۳ ہجری مطابق ۱۵۵۶ء موافق ۱۰ مئی ۱۵۵۶ء واقع ہوا۔

سیدہ بابر بادشاہ نے چند سری کی اور پھر پٹنائی کر کے میدانی ریلے والی چند میہی کے اوپر فتح
پائی اور وہاں اپنا محل ڈھل کر لیا جو کہ میدانی ریلے رانا سنگا کے قریب نہیں سے تھا اس لیے اوس نے
واسطے دھوا میں میدانی ریلے کے جو اوس لڑائی میں مارا گیا تھا پھر بابر کے اوپر لشکر کشی کی
استعداد کی جیب اس فہم عظیم کا سامان درست ہو گیا تو اوسنے جتوڑ سے اگر وہ کے قصد پر کیا مگر اوسکی
عمر نے فغان کی ایرج میں پہونچ کر فوت ہوا ایسا بیمار ہوا کہ اوس بیماری سے اوسکی جان بچی عالم مسافرت
میں دنیا سے رحلت کی۔

فی الجہد رانا سنگا کے بڑے بھائی اور راجپوتانہ میں اوس وقت عجب شان اور شوکت کا سردار تھا
اوسکے وقت میں میواڑ کی سرزمین جنوب آباد اور رعیت وہاں کی نہایت شاد تھی انشی ہنر سوار اور
سات پڑے راجہ اور ایک ۳۳ سو تیرہ چھوٹے رئیس اور پانچ سو جنگی ہاتھی اوسکے ساتھ لڑائی کو مجاہد کرتے تھے

جاگیر کے دیا اور تملادان وغیرہ بہت کچھ دان کے حمل راٹھور اور قنسا سیدو دیہ اسکے ہی قلعہ وار تھے جو اکبر بادشاہ سے چتر کوٹ دعوت چٹوڑ میں لڑے تھے۔

صرف چٹوڑ جس کے قریب حکومت کی اس میں خواہ بکرا جاہلیت کے ایام حکمرانی زیادہ ہوں خواہ بن بر کے ان کے بعد ۱۵۸۵ء مطابق ۹۵ھ میں رانا اوڑے سنگھ چٹوڑ کے راج گدی پر بیٹھا اور شہر اوڑے پور کو آباد کر کے وہاں اپنی بود و باش اختیار کی اور چٹوڑ کے قلعہ کو جو بہادر شاہ کی چڑیا میں سے سہار سہو گیا تھا ترمیم کر کے واسطے پناہ روز بد کے آلات جنگ اور مردان کا رے بدستور تھوڑا اور مضبوط رکھا۔ اس حصہ میں اکبر بادشاہ نے تخت نشین ہو کر ہندوستان کی اکثر طوائف الملوک کو جو اس وقت میں موجود تھیں نو کر کے اپنا تسلط اور قہار ایسا قائم کیا کہ دو بعد ور کے لوگ اس کے مطیع ہو گئے اور امیر مارواریک بیکر جیسے بڑی بڑی کے راجہوں نے اس کے دربار میں حاضر ہو کر بادشاہی خدمت لب و شہیم قبول کی مگر رانا اوڑے سنگھ نے باوجود بیکہ اس کی دولت اور شوکت اگلے رانا ون کے مانند ہی تو بھی اپنے بزرگوں کے عظم اور شکوہ باقی رکھنے کو اکبر بادشاہ کی ہرگز ایسی بندگی اور فرمانبرداری کو ارا نہ کی کہ جیسے اور اس کے ہم قوم راجہ اور بھٹا کر لوگ کرتے تھے اور نہ خود بادشاہ کی ملازمت کو کیا بان جبہ او سکا زیادہ زور دیا تو اپنے چٹوڑ میں بیٹھ سکتا سنگھ کو بھی دیا اکبر بادشاہ کو اگرچہ اول سے ہی اس کی خود مختاری کی تاب نہ نہ تھی مگر اب اور زیادہ تراوسکی طرف سے دلیں خفا ہوا آخر کار ۱۵۸۵ء بمطابق ۹۵ھ میں موافق ۱۷۲۲ء میں اس نے چٹوڑ کے اوپر لشکر کشی کی رانا اوڑے سنگھ چٹوڑ کی حفاظت کے لیے حیل راٹھور اور قنسا سیدو دیہ کو چھوڑ کر آپ جنگلوں اور پہاڑوں میں چلا گیا اور ہر اکبر بادشاہ نے اگر اس قلعہ کا محاصرہ کر لیا جیل نے کئی مہینوں تک اس کا ایسا مقابلہ کیا کہ اس کی فوج فتح سے مایوس ہو کر کئی ایک رات یہ دلاور راجپوت قلعہ کی فضیل پر کھڑا ہوا اور چون کا مندو نسبت کر رہا تھا اس وقت اکبر بادشاہ کی نظر اس پر جا پڑی فوراً مندوق او بھٹا کر ایسی گولی ماری کہ جو مل شست قضا کا نشانہ ہو گیا اس کے مرتے ہی قلعہ کا انتظام کر لیا ہر جگہ سے مورچہ او بھٹے گئے اور راجپوت لوگ زلیست سے نا امید ہو کر اپنے عورتوں کو مارنے اور جلاسنے لگے صبح ہوتی ہی اکبر بادشاہ کی خون قلعہ میں گس گئی وہ راج پوت لوگ جو اپنے تنگ ونا سوس کو برباد کر کے موت کے منتظر بیٹھے تھے ان کے مقابل ہوئے اور دو ڈھائی پہ تک اون سے دل کھول کر لڑے کہ دشمن بھی اون کی ہمت اور مردانگی پر آفرین کرتے تھے

رانا پرتاب سنگہ

چونکہ درمیان رانا پرتاب سنگہ اور مہاراجہ مان سنگہ والی آمیر کے کھانے پینے کی تنگداری پر رنج آگیا تھا اس واسطے مان سنگہ اکبر بادشاہ سے عرض کر کے رانا کے اوپر چڑھ آیا اور کھانا سر پہ بچھڑکھڑکھ کوٹ پر رانا کی فوج سے مقابلہ ہوا لڑائی میں کنور امر سنگہ رانا کے بڑے بیٹے نے راجہ مان سنگہ کے ہاتھی پر بھال مارا اور رانا پرتاب سنگہ نے بھی وہی حربہ کیا ان دونوں بھائیوں کے صدمہ سے راجہ مان سنگہ کا ہاتھی بھاگ گیا کچھ دیر بعد سکت سنگہ رانا کے حقیقہ بھائی نے اوس سے کہا کہ آپ اپنے پچھاڑی کے نیلے گھوڑے پر سوار ہو جاؤ تو عین مصلحت ہے کس لیے کہ راجہ مان سنگہ کے آدمی آپ کی تلاش میں دوڑے چلے آتے ہیں رانا پرتاب سنگہ اوس گھوڑے پر سوار ہو کر ایک طرف کھڑا ہو گیا تنہا میں راجہ مان سنگہ نے واسطے مقابلہ رانا کے دو نعل بیچے اون مخلون سے سکت سنگہ اور پرتاب سنگہ دو فوجیں کر کے لگے آخر سکت سنگہ نے دونوں کو ماطو والا تپ رانا نے فی الحکمہ اکبر بادشاہ چٹوڑ میں اپنا مہمانہ بیٹھا کر اگر کو چلا گیا اور رانا اودھی سنگہ سے بازوؤں سے نکل کر اودھے پور میں نشست اختیار کی اور اسی بات کو غنیمت سمجھی کہ ساری سیوا کی بل چٹوڑ پر ملی مگر دشمنوں کی ترکتاز سے سب علاقہ اوسکا ویران ہو گیا تھا سمت مطابق ^{۱۳۲۸} شہم میں اودھے سنگہ تیس برس راج کر کے مر گیا اور رانا پرتاب سنگہ اوسکا جانشین ہوا۔

* اکبر بادشاہ کی چڑہائی کا احوال اکبر نامہ سے نقل کیا

* ^{۹۵۸} شہم ہجری مطابق ^{۱۵۴۷} موافق سنت میں اکبر بادشاہ نے مقام گرات سے راجہ مان سنگہ کو میواڑ کی طرف بھیجا جب راجہ مان سنگہ ڈونگر پور کو خیمہ کھڑا ہوا اودھے پور کے قریب پہونچا تو رانا پیشوا فی کر کے شہر میں لے گیا اور بادشاہ کا خلعت پہن کر بہت خوش ہوا اور راجہ کی دعوت کی ابو الفضل لکھتا ہے کہ وہ راجہ مان سنگہ کے ساتھ کچھ غنیمت لایا تھا مگر راجہ کے خیر خواہوں نے مطلع ہو کر اپنے آقا کو اوسکے شر سے بچا لیا۔ مولف راج پرستی نے اس مقام پر چند ان دو فقروں کے اور کچھ نہ لکھا کہ درمیان راجہ مان سنگہ اور رانا جی کے بوقت شامل کچھ رنج آگیا تھا اودھے کے انتقام کے لیے راجہ بادشاہ کی فوج میواڑ پر چڑھایا تھا ان مجلس تحریق میں یہ بات بگلتے ہی کرنا فاس جیت گئے

اوس بھائی سے فرمایا کہ جو تو نے میرے واسطے اتنی جانفشانی کی ہے اس لیے میں تمکو
بلیمہ کا خطاب دیتا ہوں اور یہی ہی خطاب تیری اولاد کو بھی ملا کہ یکا بعد اوس کے اکبر بادشاہ
یہاں آیا اور رانا پر تاب سنگھ کو زور آور دیکھ کر اپنے بیٹے شیخو کو چھوڑ آپ اگرہ چلا گیا شیخو

سب پور کے راجہ بادشاہ کو بیٹی دینے لگے تھے راجہ مان سنگھ کے شریک ہو کر کھانا نکلیا ہوا درخت بنیں گے راتوں
راتوں یہ یہ بات شکایت رانہ پر الگی ہوگی جسکی کہیں کشی کے لیے راجہ مان سنگھ بادشاہ کے یہاں سے رانا
استیصال کا بیڑہ اوٹھا کر لڑائی کو آیا ہووے اور راجہ مان سنگھ کا میوا پریش کر کشی کرنا تو اس میں نہیں لکھا ہی اس میں
خواہ وہ خود اس امر کا سلسلہ جیناں ہوا چوہا بادشاہ جی نے اوسکو بھیجا ہوا رانا افضل سید بھی لکھنا ہے کہ آخر تیرا
بھیری تھلک ۳۳۳ موافق سن ۱۹۳۳ میں اکبر بادشاہ نے اجیر سے راجہ مان سنگھ کو میوا ڈھونڈ کے لیے
بھیجا جب وہ مقام گوگھوندہ میں پہنچا تو رانا سے مقابلہ ہوا رانا کی فوج بادشاہی لشکر سے ایسی دل تیر توڑ کر
ڈھکی کہ کسی کبھی نہ لڑی تھی اگر اوس موقع پر یہ نہ شہور کیا جاتا کہ یہ اکبر بادشاہ راجہ مان سنگھ کی مدد کو آئے ہوں
تو راجہ مان سنگھ کا مدد فوج کے کام تمام ہو گیا تھا مگر میوا کی فوج اس جھوٹی شہرت کو سچ سمجھ کر بہت باگئی
اور بادشاہ کے نام سے اوسکی جمعیت بکھرنے لگی رانا پر تاب سنگھ طرح ویکر اوس کو مہستان میں چلا گیا کہ
جہاں اوسے سنگھ بھی چند روز رہا تھا اُن دنوں میں راجہ رام شاہ والی گواپار رانا کے مگر مقیم تھا اوس
لڑائی میں رانا کے سپہ سالار بنیم سے لڑ کر عیسویوں کے مرد انگلی کے ساتھ مارا گیا یہ بات لکھنا بھی ضرور ہے
کہ اوس وقت رانا کے فیلیں نہ میں رام پر شاہ نامی ہاتھی ایسا شہور دلا شانی تھا کہ اکبر بادشاہ نے اوسکی
تواریف منکر لکھتے بار بار سے طلب کیا تھا مگر رانا نے نہ بھیجا اس دفعہ جو رانا کے ہاتھیوں اور بادشاہی ہاتھیوں کی
لڑائی ہوئی تو فیلیں رام پر شاہ دیکھے بادشاہی ہاتھیوں کو رشتی کر کے اور بہت آدمیوں کو مار کر سبب سے بچا
فیلیں کے غنیم کے لشکر میں گرفتار ہو گیا۔

راج پستی کے موصوف نے اس لڑائی کا نتیجہ کچھ نہیں لکھا کہ آؤ کو اوسکی فتح ہوئی اور تہ سال
سمت ورج کیا اور جو اکبر بادشاہ کا آنا لکھا ہے سوا دسی صدیق اکبر نامہ سے یوں مرقی ہے کہ بعد چلے جانے
راجہ مان سنگھ کے میوا سے رانا پر تاب سنگھ پہاڑوں سے نکل آیا اور اپنے ملک کے اہل حصوں کی استمداد
کی تدبیر کرنے لگا کہ جو بادشاہی تعزیت میں تھے اور نرائین داس والی ایڈر بھی اوس سے متفق ہو گیا اکبر بادشاہ
یہ خبر سنا کر خود میوا میں گیا گوگھوندہ کے مقام پر سردار اور شاہکار لوگ اسکی ملازمت میں حاضر ہوئے

اور خان خانان نے جتو رنج کر لی وہ ایک نغمہ موقوف پاکر کندہ راجہ سنگھ خان خانان کے قبایل کو
کرتار کر کے لے گیا مگر ان ہنوں کی طرح رکھ کر چند روز کے بعد بغزت تمام واپس بھیج دیے
خان خانان شیخ سلیم کو اسکی ہمت اور جرات کے اوپر بڑا تعجب ہوا # —

راجہ اور دوسے پور کو خالی کر کے پہاڑوں میں جا چھپا بادشاہ رانا کے تعاقب میں راجہ مان سنگھ اور اس کے باپ
بھگوان داس کو چھوڑ کر مالوہ کی طرف چلا گیا۔ اسی شہید کا چھوڑ جانا ثابت نہیں ہوتا اور یہ نام اوس وقت
جہانگیر کا تھا کیونکہ جہانگیر کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اکبر بادشاہ اسکو شیخ بابا کہتے تھے دیکھو تو ان جہانگیر
کا آثار۔

۱۵۷۹ء ہجری مطابق ۱۵۸۷ء موافق ۱۶ سال میں اکبر بادشاہ کی فوج نے جوبہر کر دی شہنشاہ خان اور
مرزا خان اور قاسم کے آئی بھتی کو بھل بیہ کر فتح کر لیا اور اسے پورہ کو گھونٹہ وغیرہ موقوف کر دیا
لوٹا اور ایک روایت سے رانا بھی کو بھل میر کے قلعہ میں بادشاہی فوج سے لڑ کر بائسواہ کے پہاڑ
میں چلا گیا۔

* معلوم ہوتا ہے کہ اس رانا نے جتو رین بادشاہی محل آباد کرنا داخل کر لیا تھا۔
یہ بات جو محل سے ہے بہت کچھ قصہ طلب ہے اگرچہ مصنف کتاب نے نہیں لکھا کہ رانا امر سنگھ
خان خانان کے قبایل کھان سے پکڑ کر لے گیا تھا اور پھر کس مقام پر خان خانان کے پاس بھیج دیے مگر ایسا
قیاس میں آتا ہے کہ سنگھ نے جو مرزا خان اور قاسم خان میواڑ میں آئے تھے تو کسی مقام پر بسبب
عدم احتیاط مرزا خان کے اس کے قبایل کو امر سنگھ کرتار کر لے گیا ہو گا یا مرزا خان کے قبایل اس دور
کسی ایسے موقوف پر رہ گئے ہونگے کہ جہان امر سنگھ کا بھتی قابو تھا اگر یہ مرزا خان وہ ہی مرزا خان ہے جو
کامیاب ہوئے کہ جب کا خطاب خان خانان تھا تو یہ راجہ البتہ بہت بھیج پڑے گی حد اور امر سنگھ کی
جرات پر شیخ سلیم کے متعجب ہونے سے بھلو بھی تعجب آتا ہے کیونکہ اوس وقت میں شیخ سلیم نے
بڑا ہزاوہ جہانگیر کا میواڑ پرستیوں میں کتب تو اس کے خلاف ہے بعد اس واقعہ کے تو ایک دفعہ
اوسکی چوڑائی میواڑ میں ہوئی سو وہ عمر رانا امر سنگھ کا تھا نہ رانا پر تاب سنگھ کا اس سے پایا جاتا ہے کہ یہاں
کچھ غلطی ہو اور رانا پر تاب سنگھ کی وفات اور رانا امر سنگھ کی شہید ہونے پر البتہ بڑی غلطی ہے مگر اس کو نہ
آسان نہیں جیسا کہ آئندہ لکھا جائے گا۔

بعد ازاں شیخ بہاگیر دہلی میں تخت نشین ہوا اور واسطے لڑائی کے اوڑھے پور کھڑے
آیا اور اپنے بیٹے خورم کو واسطے فتح میواڑ کے چھوڑ گیا اوس نے پر تاب سنگھ کو ہرگز
گھیر لیا مگر پر تاب سنگھ چوراسی سپہ سالار کو لے کر دیویر کے کھاشہ میں گیا وہاں سلطان

بعد کوچ کر جانے امر لے مرقوم الصدر کے رانا پر تاب سنگھ نے پھر بادشاہی عاملوں کو جو اس کے علاقہ میں
تھے مزاحمت پہونچائی اور اکثر پرگنہ و علاقہ اول سے چمپین لے کر پھر شاہ نے پھر شہناز خان
مع فوج روانہ کیا رانا پر تاب سنگھ نے ایک سخت لڑائی اوس سے کی اور بعد قریب ایک برس کے ہزیمت
اور مقام سپردہ بادشاہی فوج کے ساتھ لڑتا رہا آخر شہناز خان نے جا بجا فوج بٹھا کر اوسکا ایسا قافیہ
تنگ کر دیا کہ پر وہ میدان سے کنارہ کر کے پھاروں میں چلا گیا اور شہناز خان کچھ فوج میواڑ میں
چھوڑ کر آکر دی طرف کوچ کر گیا تب رانا پر تاب سنگھ نے پھر سپاہیوں سے سر نکال کر اپنا علاقہ سنبھالا
اور بادشاہی فوج سے پھر چپقلش شروع کی بادشاہ نے اس فوج کو تھکوا کر پھر بادشاہ مان سنگھ کے چچا کو
بھیجا اوس نے پہلے آکر چند روز رانا سے چھیر چھاڑی اور پھر گرات کو چلا گیا۔

بعد اوس کے اکبر بادشاہ نے میواڑ کو کوئی فوج نہ بھیجی اور وہ چودہ پندرہ برس برابر پنجاب میں مقیم رہا
ہریان رانا پر تاب سنگھ کی بن آئی اوس نے اولاً العزمی اور ہوشیار پور کے ساتھ دشمن کے خروشنوں سے
فرصت پا کر تدریج سب علاقہ اپنا بادشاہی عاملوں سے چھڑا لیا اور پچھلے دنوں میں جو جو نقصان ہوئے
تھے اوس کو بوج کینے چمپین سے رہنے لگا اور شہر اوڑھے پور کو بخوبی آباد کر کے اپنے باپ کے
نام کو روشن کیا۔

ابو الفضل اکبر نامہ میں لکھتا ہے کہ بہمن گنہ ہجری کو رانا پر تاب سنگھ کا دھڑکا سپہری ہوا
معلوم ہوتا ہے کہ اوس کے بیٹے امر سنگھ نے زہر دیکر اوسکی لذت حیات کو سکرات ممت سے
سہل کی اور یہ بھی مشہور ہے کہ ایک سخت کمان کے چلے چڑھانے میں اوس کو سخت کوفت
پہونچتی تھی۔

راج پرستی کے مصنف کی تحریر سے یوں واضح ہوتا ہے کہ رانا پر تاب سنگھ جباگیر بادشاہ کی
تخت نشینی کے بعد تک زندہ تھا لہذا اوسنے شاہزادہ خورم کے ساتھ لڑائی بھی کی جیسا کہ وہ اوپر
لکھتا ہے۔

چختہ کو جو بادشاہ دہلی کا چچا تھا باقی پر سوار ہو گیا (اسکا نام سیرم بھی لکھا ہے) وہ
 رانا کے مقابل آیا رانا نے بھی مع دوسرے سونگھی اور پڑا کے اور سپر حملہ کیا اور اس کے
 باقی کے سر پر ایک بھالا مارا کہ باقی اس کے صدر سے گر گیا تب وہ سیرم چختہ گھوڑے
 کے اوپر سوار ہوا کہ رانا مر سگد نے بڑھ کر اس کے سر پر ایسا بھالا مارا کہ سر کو منہ خود کے
 چیر کر دوسری طرف نکل گیا امر سنگ نے اس کے نکلنے میں بہت نور کیا جب وہ نہ نکلا
 تو رانا پر تاب سنگ نے کہا کہ دشمن کو پانوں سے واب کر بھالا کھینچ لے وہ یہ سنگ بہت
 فرس ہو اور بھالے کے صدر کو مچھول کر امر سنگ کی بھاوری اور نیزہ افگنی پر آفرین
 کرنے لگا جب امر سنگ نے بھالا کھینچ کر نکال لیا تو وہ پھر اوٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ میں
 اس شخص کو پھر دیکھنا چاہتا ہوں پر تاب سنگ نے اس وقت اشارہ الیہ کے پاس امر سنگ
 کو تو بھیجا اور کسی اور بھاوری کو بھیج دیا سیرم چختہ نے کہا کہ اسکو بھیجیو اسی آدمی کو بھیجیو

اور جو اکبر نامہ تو کر جہانگیری وغیرہ میں بابت واقعات میواڑ کے کہیں کہیں جو کچھ لکھا ہے وہ سراسر
 برعکس اس کے ہے اسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رانا پر تاب سنگ کا مرنا اور امر سنگ کا بسند نشین ہونا
 جبری من واقع ہوا اور غنہ میں اکبر بادشاہ نے شاہزادہ سلیم عرف جہانگیر بادشاہ اور راجہ مان سنگ کو میواڑ کی طرف
 واسطے رخصت رانا امر سنگ کے بیجا سب سلطان سلیم اوپر کے اوپر حملہ آور ہوا تو رانا امر سنگ نے دوسرے
 طرف سے نکل کر پلورہ وغیرہ بہت سے بادشاہی علاقوں کو لوٹ لیا تب سلطان سلیم نے ناتھو سنگ وغیرہ امیروں
 کو رانا کے تعاقب میں بھیجا رانا یہ خبر سن کر پھاڑوں کی طرف لوٹا اور اس بار غنہ میں بادشاہی فوج پر
 شہنشاہ بھی مارا کہ کچھ فائدہ نہ اٹھایا تاکہ مہاراجوں میں چلا گیا اور سلطان سلیم اپنے باپ سے باغی ہو کر مرہٹوں
 مان سنگ کی تجویز سے بنگال کی طرف روانہ ہوا۔

سنگھم مطابق سن ۱۶۶۲ء میں جہانگیر بادشاہ بعد انتقال اکبر بادشاہ کے تخت پر بیٹھا اور اپنے
 بیٹے سلطان پرورد کو بیٹے پر سوار دیکر اٹھ بیٹوں کی مہم پر روانہ کیا اور رانا سنگھ رانا امر سنگ کے چچا بھی کچھ
 دہرہ سنے اگر وہ سے چلا آیا تھا اس کے ساتھ دیکر جیسی اور کہد یا کہ رانا امر سنگ کو نکال کر رانا سنگھ کو میواڑ کا حاکم
 کر دیں قصہ چند روز تک شاہزادہ پرورد اور رانا امر سنگ کے درمیان میں مچا اور بقائد رہا آخر بگھ سنگ و لد
 رانا امر سنگ کے حاضر ہو جانے پر صلح ہو گئی شاہزادہ اس سے ملے کہ اگر وہ چلا گیا۔

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

تب رانا پرتاب سنگھ نے کنوارا مر سنگھ کو اوسکے پاس روانہ کیا اوسنے دیکھ کر کہا یہ وہ
 ہی جوان ہے جس نے میرے بھال مارا تھا اور میں بہادر کے ہاتھ سے مر کر اوس مقام
 کو جاؤں گا کہ جہاں تلوار کے مارے ہوئے جاتے ہیں بعد رفع ہوئے اس لڑائی
 شلہ میں پھر جہانگیر نے ایک با استعداد فوج روانہ کی یہ فوج میواڑ میں چھ سات برس رہ کر پٹی پٹی
 اول انیسویں سال مات خان تھا بعد اوسکے عبداللہ خان ہوا پھر راجہ باسو جو تمام روسائے پنجاب سے
 معزز تھا انیسویں سال کو گیا راجہ بانو نے اس مہم کے سر کرنے میں بیان تک تک دی کہ اپنی جان بھی کھو دی
 تب ماہ محرم ۱۰۲۸ ہجری میں خود جہانگیر بادشاہ اجمیر میں آیا اور شاہزادہ خورم کو بارہ ہزار سوار کے ساتھ
 میواڑ میں بھیجا شاہزادہ نے جا بجا تھا نہ بٹھا کر رانا امر سنگھ کا قافیہ ایسا تنگ کیا کہ وہ صلح کی درخواست
 کر کے شلہ ہجری میں اوسکے پاس چلا آیا اور متاع عناء و وساد کا جس کا اتنا دوستی کے ساتھ میاؤں کیا
 دیکھو ان تحریات کی رو سے جہانگیر کا تخت یہ بیٹھا رانا پرتاب سنگھ کی وفات سے دس برس بعد
 اور شاہزادہ خورم کا میواڑ میں تعینات ہونا اٹھارہ برس کے بعد واقع ہوا اور اس عرصہ میں جو جو
 ملک میواڑ میں پیش آئے وہ سب رانا امر سنگھ کے عہد میں گذر گئے اور ان کتابوں میں بھی ہر جگہ
 رانا امر سنگھ کا نام ہے خصوصاً تو کہ جہانگیر میں جہانگیر بادشاہ نے رانا پرتاب سنگھ کا نام ہے کہیں
 ایسے موقع پر نہ لکھا کہ جسے رانا مذکور کا اوسکے وقت تک زندہ رہتا ثابت ہو کہ پس ان واقعات کی رو سے
 جو سلسلہ اور ترتیب واریان کیے گئے ہیں راج پرستی کے مذکورہ بالا تحریر غلطی کا گمان ہوتا ہے
 اور حقیقت میں وہ غلط ہے رنجوڑ بھٹ نے اس مقام کے اوپر مضب و قانع نگاری سے سہو
 یا نقداً بڑی خطا کی ہم اوسکے بیان کو ایک دوسری تحقیقات سے بھی غلط ثابت کر سکتے ہیں جو بڑی
 دشواری اور غور و فکر سے عمل میں آئی ہے یعنی اسبات کا معلوم اور ثابت کرنا کہ جب ابو الفضل کی
 تحریر کے بموجب رانا پرتاب سنگھ کا انتقال ہجری ۱۰۲۸ میں ہو گیا تو اوس وقت ہندی سمت کیا تھے
 جو کہ میرے پاس کوئی کتاب یا کوئی ذریعہ ایسا نہ تھا کہ جسے رانا پرتاب سنگھ کی وفات کا سمت بتا
 معلوم ہو جاتا اور مولف راج پرستی نے خود کیسی سال سمت نہ لکھے اور جو بعض انگریزی کتب یا اردو
 تاریخوں میں سنہ عیسوی کہیں کہیں اس بحث کے مفید مطلب پائے جاتے تھے تو ان پر اسوجہ
 یقین کامل نہ ہوتا تھا کہ آیا یہ سنہ اوس سمت سے مطابق ہونگے یا نہیں کہ جو رانا پرتاب سنگھ کی وفات

کے رانا اور پیور میں جا بسا اور وہ چوراسی بہادر سپاہی کو سی وغیرہ شہزادوں کے چلے گئے اوس عرصہ میں کوئی بھٹا کمین سے آیا تھا اوسکو رانا پرتاب سنگھ نے اپنے بدن کی پوشاک مع گپڑی کے انعام کے ساتھ دی تھی وہ بھٹا بادشاہ کے پاس بھی گیا جبوقت کہ بادشاہ سے سامنا ہوا اوسنے اول وہ گپڑی اوتا کر دیا تھہ میں نے لی اور پھر بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے یہ حال دیکھ کر اوسکا سبب پوچھا اوسنے عرض کی کہ یہ گپڑی رانا پرتاب کے سر کی ہے جسے اپنا سر کیونہ نہیں تھکایا اسو

کاسبہ علاوہ اسکے بھارت پیشی کی تھہ قمرست میں اور راناؤن کے سنہ سال تو لکھے ہوئے ہیں مگر رانا پرتاب سنگھ کا نام وہاں بھی سنہ سے خالی ہے غرض ایسے ایسے وجوہات سے محکمہ گنہہ ہجری کے مطابق سمت پیدا کرنے میں بڑی وقت ہوئی آخر میں شمس قمری سنوں کی تفاوت کو دریافت کر کے اور اوسکا حساب لگا کے یہ بات حاصل کی کہ سنہ ۱۱۶۲ مطابق سنہ ۱۱۶۱ ہجری کے تھے مگر پھر بھی برزید احتیاط کے ایسے ذریعہ کی تلاش تھی کہ جس سے اسکی تصدیق ہو جاوے اور کسی طرح کا شبہ باقی نہ رہے سو خدا کی قدرت سے ایک متبر فہرست بڑی جستجو کے بعد ہم پہونچے کہ حسین اکثر راناؤن کے نام بقید سال سمت کے لکھے تھے رانا پرتاب سنگھ کی سند نشینی کا سمت دیکھا گیا تو ۱۱۶۲ تھے اور رانا امر سنگھ کی سند نشینی کا ۱۱۶۳ پس یہی سمت رانا پرتاب سنگھ کے انتقال کا ہے جو خلاف توقع سنہ ۱۱۶۲ سے مطابق ہو گیا اور یہ بھی تحقیق ہوا کہ مولف نے جس قاعدہ کو مقرر کر کے یہ حساب کیا تھا وہ قاعدہ کلیہ نکلا اور اس اسی طرح بہت سے سمت بنائے اور انکی تصدیق بخوبی ہو گئی اب یہ ارادہ ہے کہ اس قاعدہ کے روسے ایک جہت سے ایسی بنائی جاوے کہ جس سے سنہ ہجری اور عیسوی اور ہندی سب سے دروسر کے معلوم ہو جائیا کہین اور شاید یقین تو اسے کہ کو ایک ملک کے واقعات سے دوسرے ملک کے واقعات کو مطابق کرنے میں ازروسے سنہ اور سمت کے کامل مدد پہونچے۔

پس اس حساب سے اکبر بادشاہ کا مرنا اور جہانگیر کا بادشاہ ہونا اور شاہزادہ پروتیز کا میوا زمین آنا سنہ ۱۱۶۲ مطابق سنہ ۱۱۶۱ میں ہوا اور مہابھت خان کی چڑائی سنہ ۱۱۶۲ مطابق سنہ ۱۱۶۱ میں اور شاہزادہ جہانگیر کی شکر کشی سنہ ۱۱۶۲ مطابق سنہ ۱۱۶۱ میں اور ان سے مصالحت سنہ ۱۱۶۲ مطابق سنہ ۱۱۶۱ میں واقع ہوئی سمجھوتہ میں یہ واقعات رانا پرتاب سنگھ کی حیات میں کس طرح ہو سکے تھیں مولف راج پرستی نے اپنے

میں نے آپ کو سلام کرتے وقت اوسکی گپڑی سر سے اتار لی تاکہ اوسکی حرمت باقی رہے
کیونکہ یہ گپڑی جس سر کی جو وہ کسی ہندو مسلمان کے آگے جھکتا نہیں۔ یہ رانا پرتاب سنگھ
کی ٹیکنامیوں کا ذکر ہے جو چوتھے سرگ میں لکھا گیا۔

پانچواں سنگ

امر سنگھ بعد پرتاب سنگھ کے مندر نشین ہوا اسکی لڑائیوں اور بیباکیوں کا حال
چوتھے سرگ میں لکھا گیا ہے بعد اوستے عبداللہ خان سے بہت برسی لڑائی کی پھر
بادشاہی فوج نے چوبیس جگہ تھانہ جھا کر رانا امر سنگھ کو گھیر لیا اوس حالت میں رانا
نے بادشاہ کے ایک بڑے امیر قاجم خان کو مارا اور اوٹ وارہ میں جا کر مایہ روز و لوت
کتاب کو یہاں تک سال سمت کی قید سے نہیں لگی اگر سال سمت کے اوپر ان واقعات کا مدار رکھا
تو کبھی غلطی میں نہیں پڑتا۔

اب یہی بات کہ جب جہانگیر بادشاہ کی چڑیاکیان رانا پرتاب سنگھ کے وقت میں نمودن تو
رانا پرتاب اور امر سنگھ کی اون لڑائیوں کو جو انھوں نے سلطان سرم چغتہ وغیرہ سے کیں کیا سمجھا
اس بارہ میں میری رسلے ناقص تو یہ قیاس لگاتی ہے کہ جو ان واقعات کو رانا پرتاب سنگھ سے غزو
کرین تو یہ اس وقت میں ہوئے کہ اکبر بادشاہ کی فوجیں قبل از کنہ پجری کے میواؤں میں آتی تھیں اور
سلطان سرم چغتہ حبکو دہلی کے بادشاہ کا چچا کر کے لکھا ہے نہیں معلوم کون تھا کیونکہ اس قسم کا
نام اکبر نامہ ترک جہانگیری وغیرہ میں نظر نہ آیا مگر اغلب ہے کہ کسی فوج کے چھوٹے افسروں میں سے کوئی ہوگا
نام میں اس کے سبب تحریر میں ہی کے الہ غلطی ہو گئی ہے اور اس وقت جہانگیر کا بادشاہ ہوا جو مولف راج پستی
قرار دیتا ہے سر خطا ہو و بالقرض و تسلیم اگر اس وقت جہانگیر بادشاہ کا عہد تھا تو یہاں رانا پرتاب سنگھ نہ تھا رانا
امر سنگھ تھا پس یہ سب ماجرا اوس کے ہی وقت میں ہوا مولف موصوف نے بھول کر اوسکی جگہ رانا پرتاب سنگھ کا نام
سلطان پر ویز کے بدلہ خود کا نام لکھ دیا کیونکہ خود پر ویز بہت عرصہ کے بعد آیا تھا عبداللہ خان جس کا نام راج
کے مصنف نے لکھا خود پر ویز سے پہلے بادشاہی فوج کا افسر ہو کر پناہ میں آیا تھا اس صورت میں سلطان سرم
چغتہ پر ویز خود پر ویز کے ساتھ کوئی شخص ہو سکتا کہ امر سنگھ نے ملایا۔

اور بلان کی رعیت سے تاوان بھی لیا اور سکا بنڈیا کرن سنگھ تھا اوسنے سر فرخ وندیت و غیر مالوہ کے بہت سے ملکوں کو تاخت و تاراج کر کے خراب کر ڈالے تب جہانگیر کے حکم سے خورم نے رانا کے ساتھ صلح کی موضع گوگوندہ میں رانا سنگھ اپنے قیام گاہ سے آیا اور خورم او دے پور سے غرض دونوں سرداروں نے بڑے تپاک سے ملاقات کی بعد ازاں رانا امر سنگھ او دے پور میں جا بسا اور سکھ چین سے راج کیا انجی ششی میں ہولی نام اپنے گرد لکھنشی نامتہ بھٹ کو جا گیر کے طور پر دیا اور بہت دان کئے

سہارا کرنا کرن سنگھ

بعدہ کرن سنگھ سند نشین ہوا اس نے اوایل عمر میں گنگا جی کے سوروں لکھاٹ

بپتہ یہ حال اکثر نو ذک جہانگیری سے ملتا ہے مولن راج پرستی کی تحریر بہت ہی مختصر ہے ہر بات کا ایسا خلاصہ کر کے لکھا ہے کہ سراور پانوں معلوم نہیں ہوتے چنانچہ رانا امر سنگھ کا باوجود محدود ہونے کے باوجود غیرہ کو لوٹنا اور کرن سنگھ کا مالوہ میں بیٹ مار کر نا اور پھر رانا کا خورم سے ملاو دی پور میں جا بسنا یہ سب حالتیں ملے اس میں بہت باتیں ایسی ہیں جن کی مطابقت تو اس سے نہیں ہوتی او کی نسبت تو یہ سمجھ سکتے ہیں کہ مورخوں نے تاہیر و تونکو نہ لکھے ہوئے باقی رانا اور خورم کے ملاقات کی مطابقت بخوبی ہوتی ہے نیا ز مند نے اس تمام حال گجڑی شیعہ و بطور کے ساتھ اپنی کتاب تاریخ میواڑ میں لکھا ہے خلاصہ یہ ہے کہ جب مصالحہ کے شانہ زار خورم او دے پور وغیرہ رانا کے شہر اور قصبہ جو فتح کر لیے تھے اوسکو دیکر موہنور کرن سنگھ کے اجیر کو روانہ ہوا اجیر میں جہانگیر بادشاہ موجود تھا کرن سنگھ نے شانہ زارہ کے ذریعہ سے اوسکی ملازمت کی بادشاہ نے کرن سنگھ کے حال پر عنایت کر کے اوسکو ایسی ایسی چیزیں عنایت فرمائیں کہ جس سے وہ بدل و جان بادشاہ کا خزانہ ان ہو گیا اور بعد رخصت کے اپنے گھر آیا پھر کنور جگت سنگھ اوسکا بڑا بیٹا اجیر میں بادشاہ کے پاس گیا بادشاہ نے اوسکو بہت عزت اور سر فرازی بخشی غرض کہ جب تک رانا امر سنگھ زندہ رہا اوسکے بیٹے اور پوتے کی آمد رفت اسطرح کا ہی رہا بادشاہ کے پاس ہوتی رہی آخر ۱۶۲۸ء ہجری مطابق ۱۶۱۵ء میں رانا امر سنگھ نے چھپیس برس راج کر کے وفات پائی اور کرن سنگھ اوسکا بڑا بیٹا اوسکی جگہ سند ریاست پر چڑھا جہانگیر بادشاہ نے اوس کو ماتمی ٹھٹ بھیجا —

سنگھ
کا
کی
ن
رانا
رہ
لوٹ
دار
کھانا
دین
تو
جہانگیر
سے
مست
اجیر
اور
مست
کا
وہی
ہوگا
عز
راج
پر
نہ
تھارا
سنگھ
کا
نام
سستی
کا
نام
راج
سلطان

پر جا کر چاندی کی تلامی تھی اور وہاں کے برہمنوں کو دیکھ کر وہ نام گانوجاگیر میں دیا تھا اور سونچ
 کو لوٹی تھی پھر لکھے راج والی سردہے کو اپنا مطیع کیا اور جہانگیر بادشاہ سے اوسکا بیٹا
 نورم پنیامی ہو کر رانا کے یہاں پناہ گیر ہوا رانا نے اوسکو اپنا دوست کر کے رکھا
 اور جب جہانگیر بادشاہ جان بحق ہوا تو ارجن نامی اپنے بھائی کو ساتھ کر کے اوسے
 دہلی میں پہونچا دیا کہ وہ وہاں جا کر بادشاہ ہوا اور شاہ جہان نام رکھا۔

سہارا نا جگت سنگ

سہارا نا جگت سنگ متی بھاوون سہری وج سمت کو بیسوت سنگر اٹھوڑکی
 میچ سے جبکہ نام چاہوتی رانی تھا پیدا ہوا اور متی بیساکھ سو دی تیج سمت کو بعد

جین شاہ جہان کا اپنے باپ سے فتاوت کرنا فی الواقع درست ہو مگر رانا کے یہاں اوسکا پناہ گزین
 ہوتا نہیں بلکہ کس سال و سمت میں ہوا اگر مولف راج پرستی سمت لکھتا تو وہ تحقیق ہو جاتا مگر یہ
 ظاہر ہے کہ شاہ جہان ۱۶۲۶ء ہجری مطابق سمت موافق ۱۶۲۲ء سے اپنے باپ کی وفات تک چوتھہ ہجری
 مطابق سمت ۱۶۲۶ء موافق ۱۶۲۲ء میں واقع ہوئی سات آٹھ برس باغی رہا اور اس عرصہ میں کئی بار اوسکا ہندوستان
 دکن اور دکن سے ہندوستان کو آنا جانا ہوا عجیب نہیں کہ جواٹنا سے سفر میں وہ رانا کے گھر جو راستہ میں پڑتا
 تھا وہاں رہ جایا کرتا تھا علاوہ اس کے رانا کا بھائی راجہ جیم سنگر اکبر بیسودہ سردار اوسکے صحبت میں شریک
 اور جیسا انھوں نے بادشاہی لشکر کے مقابلوں میں شاہ جہان کا ساتھ دیا کسی نے نہ دیا۔

۴۰ تو دیکھ جہانگیر کے آفرین لکھا ہے کہ جب جہانگیر بادشاہ کا انتقال ہو گیا تو شاہ جہان
 دکن سے واسطے تخت نشینی کے ہندوستان کو روانہ ہوا جب رانا کی غلداری میں مقام کو گھونڈہ
 پہاڑ سے دیر سے ہوئے تو رانا کو راجہ سنگ نے اگر ملازمت کی چو کہ شاہ جہان اول ہی سے اوس سے
 بہت خوش تھا اور اوسے عہد شہزادگی میں اوس کے باپ اوسنگ سے اسی مقام پر ملکر صلح قائم کی
 تھی اور اوس کے بھائی جیتیون نے بھی ایام تکبیت اور مملکت میں اوس کا خوب ساتھ دیا
 اس لیے شاہ جہان اوس سے نہایت اخلاص اور اخلاق کے ساتھ پیشانی اور خلعت گران بہاؤ دیکر
 کیا اور آپ بھی ہندوستان کو کوچ کر گیا۔

وفات اپنے پر بزرگوار کے منہ لیا لت پڑ بیٹھا اور کاما صاحب اکھے راج فوج لے کر ونگر پور کے اوپر گیا اور پچا راول کو شکست دیکر بھجایا اور اسکی ضد ملی جہر وکے کو گر کر قیام سامان لے آیا اور ونگر پور کو بھی خوب لوٹا اسی طرح رام سنگھ راجپور مہارانا کے حکم سے دیولپہ کے طرف فوج لے کر گیا راوت جیسونت سنگھ اور اس کے بیٹے مان سنگھ کو مار کر بھجکا دیا اور دیولپہ کو لوٹ لیا۔

تہ ۱۶۷۰ میں کاتک بدی و منج کو مہارانا جگت سنگھ کے ہاں راج سنگھ پیدا ہوا اور
ایک برس بعد اسی پیدا ہوا انکی ہاں مرتبہ کے راٹھوڑا جاکی بیٹی تھی جس کا نام جنادی
موسہن داس حرم سے پیدا ہوا۔

پھر رانا نے اس کے راج سردہی کے راہب کو مغلوب کر کے تو نگا والی عہدہ لے لی اور اسکو منہدم کر کے اوسکے تہذیب اور مصالح سے اپنے یہاں میر و مندر نام محل بنایا اور چھپو لاتا اب کے کنارے پر ایک عمارت بنائی جسکا نام موہن مندر رکھا۔

راجہ حکمت سنگھ کا مصاحب بھاگ چند نامی فوج لے کر باسواڑہ کو گیا وہاں اس وقت راول سمرسی مالک تھا سو شہر چھوڑ کر مسیح نوکر چاکر دن کے پہاڑوں میں چلا گیا اور وہاں ہی صلح کا پیغام بھیجا آخر دو لاکھ روپیہ ہرمانہ کے اوسکے اوپر قرار پائی راول نے وہ پیو ادا کر کے آئندہ کے لیے دربار اودے پور کی زبردستی قبول کی۔

عبدالاسکے رانا نے اپنی دختر کی شادی راوتر سال والی بونہی کے بیٹے بہادر سنگھ سے کر دی
اور اس کے ساتھ ستائیس لڑکیاں اپنے خاندان کی بھی دین بھلا اور ایک لنگ مہادیو جی کے مندر کے
ادھر سونے کا کلس اور سونے کی دیہا چڑھائی۔

یقین آتا ہے کہ اگر ان گن سنگہ نے ارجن بھی اپنے بھائی کو اس موقع پر اس کے ساتھ کر دیا ہوگا۔

۱۰۰ تن لگا والی سردھی مین گوی عمارت ہوگی۔

مذکورہ شخص پہلے رانا لوگ اپنی دختر کی شادی سے پوری ہودہ پور کے راجہ کے ساتھ کیا کرتے تھے مگر جب سے انھوں نے بادشاہوں کو بیٹیاں دیں تو راناؤں نے اولتے قطع قلع کر دیا اور چاہی بیٹیاں سے ہوتی تھیں تو انکا بیاہ کسی اشراف اور خاندانی راجہ کے ساتھ کر دیتے تھے اور یہی معلوم ہوتا ہے

اور سب
کا پیشا
کے رکھا
اوسے

میں نے اس کو دیکھا

کاپنا گزیه

پانچویں

۱۰۳

سید

تہمین شری

۱۰۰

جهان

گرمسوزی

۱۰۸

ملحقات

ما تفتد ویا

سہا و دیگر



سنت میں رانی جانی جاتی دو در کا جی کے در شتون کو گنتی چننا چنچ دیوالی کے آسپ
میں اوس نے رنچو رچی کی پریش کی اور چاندی کی تلا کر کے برہمنوں کو دی
اور بہت قسم کے دان دے اور اسی رانی نے پرونا تھ گشائین کی دفتر مسماہ
بینی کو موضع آہر سے دہل کی زمین دیکر اوس کے خاوند مدہ سودن بھٹ کے
نام پٹ کر دیا۔

سہارا نا جکت سنگہ روز سنڈ شینی سے ہر سال چاندی کی تلا کرتا تھا گنت
میں اسارہ ہدی اوس کو سو رچ گرہن ہوا اوس دن اوسے امر کنٹک میں جا کر رہا
مانہ حاتا کے استہا میں کے چوتے چو تر کنٹک سہا دیو جی کی پوجا کی اور وہاں سو
کی تلامین بیٹھ کر تلامان کیا تب سے ہر برس سونے کی تلا کرتا تھا اور ہر سال
اپنی سال گرہ کے دن سہا دان کرتا تھا سمین یہہ ہیرین ہوتی تھیں سونے کا پ
بکھش سونے کی زمین سونے کی سالون سمند سونے کا سو بکر۔

بعد رانی جانی جاتی تیرتھوں کو گنتی کا تک کے سینے میں ستھ کی جاتر کی دیوالی
کو گل اور گوردھن ناتھ کی دیکھی اور ان کو ت بھی دین کیا پھر کانگ سودھی پور نامی
کو سورون گھاٹ پر گنگا جی کا اشنان کیا اور چاندی کی تلا کی بیکانیہ کے راجہ کن
کی بیٹی اور رام پورہ کے راجہ بیٹی سنگی رانی اتد کنور بائی نے بھی اپنی نانی جانی
کے ساتھ تلا کی رنچوڑ بھٹ کہتا ہے کہ اوس نے وہ تلامان اور آنا سہیشور کا دان
اپنے نانی کے روبرو بڑی خوشی سے چھک دیا تھا بعدہ رانی نے ہر باگ کاشی اور
اجودہیا کی زیارت کر کے وہاں بھی تلامان کئے اور وہاں سے لوٹ کر اپنے گھر آگئی۔
پھر رانا جکت سنگہ نے اپنی رانی کے ساتھ بیٹھ کر ایا سہیشور کا دان کیا اور
بولت کی مان بیٹی اور باپ مدہ سودن کو دیا اسی طرح رانا امر سنگ کی رانیون اور خود

کہ اور خاندان والوں کی بیٹیوں کی شادی بیاہ کا اختیار ہی رانا ہی کو تھا اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ اوسے
لپنے دفتر کا بیاہ پچاس پچاس خاندان کے لڑکیوں کی ایک شخص کے ساتھ کر دیا ہے اور کبھی اسی
کی تعداد پچاس سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔

رانا موصوف نے بھی بہت دان رکھے تھے۔

اسی برس میں بیاکھ سدی پونوں کو رانا جگت سنگھ نے ایک مندر بنا کر اومین جگنا تھہجی کی صورت
استھاپن کی اور بارہ ہزار مادہ گاؤ اور پانچ گاونہ جگنا تھہجی کو نذر رکھے اور مردان و سکیپت دان
برن شوٹا ناہمہنوں کو دے اور مدہ سودن بھبت کو گووان دیا اور کرشن بھبت کو کوہنہرا گانومح
مرتن دھونہا کے مرحمت کیا۔ فقط اس سنگ کے اخیر میں یہ لکھا ہے۔

اووے سنگ پرتاب سنگ امر سنگ کرن سنگ جگت سنگ راج سنگ
جے سنگ جھون نے راج سمندر تالاب کے نوچو کیا محل واقع برسر بل کے طاقون
میں یہ راج پرستی جو اس تالاب کی پرشمنہا میں رکھوڑاے بھبت نے نصیف
کی ہے سمت میں پھاگن سودی پورنماشی کو تھرون پر کھودوادی۔

نوکر رانا راج سنگ

چھٹا سنگ

سنہ ۱۸۰۱ میں راج سنگ نے چاندی کا تالان کیا اور پھاگن بدی ورج کو انہی بہن
کی شادی کرن سنگ بھوٹھ کے بیٹے انوپ سنگ کے ساتھ کر دی سکے ساتھ کھڑا کر لیا
اور اپنے خاندان کی دین۔

سنہ ۱۸۰۲ میں پوس بدی گیا رس کو اندر بھان پنواڑ کی بیٹی سدا کنوری سے
جو رانا راج سنگ کی رانی تھی کنور جے سنگ پیدا ہوا علاوہ اس کے راج سنگ
کے یہ اور بیٹے تھے بھیم سنگ گج سنگ سوہج سنگ اندر سنگ بہادر سنگ
بھہرن اسویئے سونے کا گھوڑا۔

چکرتن دھنویئے جڑاؤ لگے۔

یہ رانا شاہ شاہ جہان کا مہر تھا اور اس نے جہانگیر بادشاہ کو بھی نوٹ کیا تھا چنانچہ رانا کرن سنگ
کے عہد میں کئے بار دہلی کو گیا تھا اور اکشرہ اوقات بادشاہی مہات میں بے معروف رہا اس نے
سنہ ۱۸۰۳ میں وفات پائی۔

نے آپ
ون کو ہی
نہر سہا
سکے

سنا کرتا
ن جا کر آپ
وہاں سکو
ہر سال
ونے کھا

ن دیو پالی
ی پورنماشی
لے راج کرن
بنی نانی جانی
بورکا دان
کاشی اور
نے گھر لگی
ن گیا اور
دن اور خود

وہاں کہ اسے
لو کر لیا
ورکشی اور

نرایں واس خواص دال ۴۔

اس رانا نے تخت نشینی سے پہلے ایام رابی زاوگی میں واسطے سیر ہو سو سم کے
سر پرت بلاسن نامی ایک باغ لگایا تھا اور اوسکی باورسی کا نام کھیشہ پستنی رکھا تھا
اوسن جگہ وہ راجہ ہمیشہ عیش کرتا تھا۔

سمت اوس کے سینے میں یہ خبر پہنچی کہ شاہ جہان بادشاہ اجمیر میں آیا اور اوسکا
وزیر سعد اللہ خان چٹوڑی کی طرف روانہ ہوا ہے رانا راج سنگھ نے مدہ سودن بھٹ کو واسطے
سوال جواب کے اوس کے پاس بھیجا سعد اللہ خان نے اوسکو دیکھ کر کہا کہ رانا نے اس
غریب واس کو لکھیا ہے اوسے راجے سنگھ کی طرف ہونہ کر کے جواب دیا کہ ایک تو رانا
پر تاب سنگھ کا بھائی سنگھ غریب تھا اور ایک میگہ سنگھ نامی راجہ میواڑ غریب
تھا اور یہ بھی اون ہی غریبوں کا کام تھا کہ دہلی کے دو بادشاہ آئے اور کو پناہ دیکر اپنے
پاس رکھے اور پھر اپنے مالک بنائے خان نے کہا سچ ہے اور پوچھا کہ رانا کے
سوار کس قدر ہیں جواب دیا کہ بائیس ہزار ہیں خان نے کہا کہ باپ شاہ کے لاکھ سوار

۴۔ راجوں کا قاعدہ ہے کہ جو بیٹا خواص بننے دم سے ہوتا ہے اوسکا نام سنگھ کے اور نہیں رکھتے ہمیشہ
واس کا لفظ اوسکے نام کے ساتھ لگا رہتا ہے تاکہ اوسکی اصلیت کی تمیز رہے۔

۵۔ پینے دودھ کا دریا۔

۶۔ کہ مطابقت میں رانا راج سنگھ کو شاہ جہان نے منصب نایب خیر اسوار اور خطاب انا کا حرمت کیا
۷۔ اوسوس ہے کہ اس مقام پر کاتب نے تراظلم کیا ہے کئی اشوک ایسے ناموزون اور غلط لکھے
میں کہ انکا مطلب کسی طرح پر اچھی طرح حل نہیں ہوا یعنی مدہ سودن بھٹ کا پہلا جواب ایسا مشکوک
اور مہمل ہو گیا ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا مگر ظاہر اوسنے جہانگیر بادشاہ اور شاہ جہان بادشاہ کے اور
یہ طعن کی جو ایام نہادوں میں کچھ کچھ مدت رانا کے مگر مہمان رہے ہیں شاہ جہان کا مہمان رہنا
تو خود اسی کتاب سے ثابت ہے اور جہانگیر کی نسبت اگرچہ کچھ نہیں لکھا مگر عجیب نہیں کہ اوسنے
اپنے باپ سے باغی ہو کر رانا سے سازش کر لی ہوگی اور وہ اوس وقت رانا کی مہم کے
اور پستین بھی تھا۔

ہین پھر کیسے ہو گا مدہ سودن بھٹ نے کہا اسی خان سودہلی کے بادشاہ کے لاکھ
سوار اور رانا کے بائیس ہزار پیا کر نے والے نے برابر پیا کیسے ہین خان یہ سنگ
دولین خفا ہو اچھر بے سنگ اور خان نے کہا کہ رانا کو ہمارے ساتھ چل کر بادشاہ کی ملاز
کرنا لازم ہے جب رانا راج سنگ کو اس گفتگو سے اطلاع ہوئی تو اور سنے بادشاہ کو
خوش کرنا مصلحت سمجھ کر اپنی بیٹیوں کو بادشاہ کی ملازمت کے لئے بھیجا اور سلطان
سنگ رانا کا بڑا بیٹا شاہزادہ داراشکوہ کی معرفت شاہ جہان سے ملا۔

پھر رانا راج سنگ نے اپنی ماں جناوی رانی کو چاندی کی تلامین بیٹھائے اور
ہاتھی کی قیمت خیرات کروائی اوس وقت روپ سنگ راٹھوڑا منڈل گڈہ میں تھا رانا
نے اوس کے سر پر راٹھوڑا اس مہاجن کو سنہنوج کے بھیجا جب وہ قریب پہونچا تو روپ سنگ
وہاں سے بھاگ گیا۔

سیر المتاخرین مرات العالم میں لکھا ہے کہ ۶۲۲ھ ہجری مطابق ۱۶۲۵ء موافق ۱۱
میں شاہ جہان واسطے سیر اجمیر کے گیا وہاں سنا کہ چتور کی قلعہ کی مرمت ہو رہی ہے
جو کہ یہ بات خلافت قرار داتھی اور عہد جہانگیر بادشاہ میں جب کہ راج سنگ ولد رانا امر
نے ملازمت کی تھی تو یہ بات شہر گئی تھی کہ رانا امر سنگ اور بعد اوس کے جو گوتی اوسکا
جانشین ہو چتور کی مرمت اور درستی تکرے اس لئے حملہ الملک سعد اللہ خاں وزیر کو
تیس ہزار سوار کے ساتھ واسطے سہارا کر دینے قلعہ مذکور کے اوس طرف روانہ کیا
اوس نے چودہ پندرہ دن کے عرصہ میں قلعہ مذکور کو گرا دیا اور رانا نے خبردار ہو کر داراشکوہ
سے رجوعات کی بادشاہ نے داراشکوہ کے واسطے اوسکی تعظیم و عفو فرمائی ستمتہ ہین
راج پرستی نے قلعہ کا کچھ ذکر لکھا اور سب بات کچھ مطابق ہے۔

اوس زمانہ میں روپ سنگ راٹھوڑا کشن گڈہ کا راجہ تھا مگر منڈل گڈہ کے قلعہ
میں اوس کا موجود ہونا بجز اس کے اور کسی طرح پر سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ بادشاہ
کی طرف سے وہاں کا حاکم ہو گا اور منڈل گڈہ میں بادشاہ ہے عملہ اریہ سے
ہوگی۔

وسم کے
لکھا تھا

اواوسکا
بٹ کو واسطے
مانے اس
یک تورنا
اوشیغریب
پناہ دیکر اپنے
لہ رانا کے
لاکھ سوار
رکتے ہیں

اناکا مرمت کیا
اور غلط لکھے
ایس اشکو
شاہ کے اوت
جہان رہنا
نہیں کہ اوت
رانا کی مہم کے

۱۶۱۳ء میں کانگ سودی کو اکھنگ سدا یو جی کے مندر میں رانا راج سنگھ نے
 بیس لکھ سو سونے ہاتھی دان کیا اور برہمانڈ گا بھی دان دیا۔
 ۱۶۱۹ء میں پوس سودی گیا رس کو رانا نے اسمید جگ کرنے کی تیاری کی تھی مگر
 پنڈتوں نے کہا کہ لکھج میں اسمید جگ کرنا منع ہے اس لیے رانا نے وہ سفید سیاہ
 گوش گھوڑا جو جگ کے لیے آیا تھا مع زین پوش زین اور زیور بڑاٹو کے مد
 سودن جیٹ تیلنگ برہمن کو دان کر دیا اور چتور تھپتری چترو غیرہ جو کچھ سامان
 اوس گھوڑے کے تیار ہوئے تھے وہ سب دے ڈالے برہمن نے اوس
 گھوڑے پر سوار ہو کر رانا کو اچھی اچھی دعائیں دیں اور جب وہ اپنے گھر کو جانے
 لگا تو رانا گھوڑے کی لگام پکڑ کر سترہ قدم اوسکو پہونچانے گیا بعدہ مد سودن گاشی
 جی میں جا بسا اور راجہ کے حق میں دعائیں دتیاں وہ اس دان میں سب ملا کر ایک
 لاکھ ۲۴ ہزار روپیہ صرف ہوئے تھے۔

ساتوان سرگ

رانا راج سنگھ کی سواری رُفتوحات کے بیانیہ

اس سرگ کے شروع میں رنجپور جیٹ نے رانا کی سواری اور اوسکے لشکر کی
 آراستگی اور سواریا دون کی شان شوکت اور تقارہ نوبت کی زور شور اور توپ
 بندوق بان وغیرہ آلات حرب کی تعریفیں بڑی فصاحت بلاغت اور شاعرانہ نکلفات
 سے کی ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ رانا راج سنگھ لشکر جمع کر کے ۱۶۱۲ء میں بیس لکھ سودی
 دسین کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ اپنے ملک کے دورے کو اودے پور سے

مصنف نے اکثر واقعات کو آگے پیچھے لکھا ہے چنانچہ سرگ میں جو اسمید جگ کا ذکر بیان
 کیا تو وہ ان ۱۶۱۹ء لکھے اور ساتوان سرگ ۱۶۱۳ء سے شروع کیا

روانہ ہوا مانند گل گدھ والون کو ڈیر کر کے اونٹن غزانہ کے بائیس ہزار اور بھرہ والون سے
بیس ہزار اور شاہ پورہ والے سے بائیس ہزار روپیہ لیے بننے اور ٹوڈہ کے اوپر تین ہزار
فوج بھیجی اسے سنگھ دہان کے راجہ نے ساتھ ہزار روپیہ جرمانہ کے دے دیے اور
ایک سردار نے جا کر میر پور میں جو کوٹا گ میں جلا دیا پھر رانا کے لشکر نے مالپورہ پہنچ کر
دن تک ٹوٹا یہاں کی کوٹ میں غارتگری کے مال اسباب کے ہیرہ موتی وغیرہ
جو اہرات اہل فوج کے کثرت ہاتھ آئے اس شہر میں لشکر اس غارت سے بھری تھی کہ
جہاں تک میو پاریون سے ہو سکا فوج کے ڈر سے کنوٹوں اور تالا بون میں ڈال دی

بھوان تین علاقوں میں تو رانا کے ہی ہتھیار تھے مگر مانند گل گدھ والون کی نسبت شہر ہے۔
ٹوڈہ میں اگرچہ قدیم سے سونگھی راجوں کی چھٹی سے ریاست تھی مگر ان دنوں میں کچھ مدت پہلے سے راجہ
سیو دیو تھوٹا معلوم نہیں کہ یہاں کسویہ سے اس کی عداوتی ہو گئی تھی جو کہ اسے سنگھ دیو دیو راجہ سے ملے اور
اسے سنگھ کا بیٹا تھا اور راجہ سے شاہ جہاں کو ایام کیست میں ایسا ساتھ دیا کہ جان سے بھی دریغ نہ کی اس وقت
چاہتا ہے کہ شاہ جہاں شاہ جہاں کے راجہ کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو گا اور ٹوڈہ اور سویتہ ہندوستان کے
شہر زمین نہایت آباد پر رونق تھا مگر اس وقت شاہ جہاں کے اہل نے جو جہانگیر کے عہد میں یہاں آئے تھے
ٹوڈہ کا حال بڑی ترین کے ساتھ لکھا ہے۔

جب کہ رانا نے اس پر لشکر کشی کی تو اسے سنگھ کچھ دن پہلے زندہ کے کن سے راجہ جیو سنگھ راتھوٹ کے ساتھ
داراشکوہ کی طرف سے مالوہ کا صوبہ دار تھا اور نگاریب سے شکست کھا کر اپنے وطن میں آ گیا تھا یہاں فارسی تارکوں نے
معلوم ہوتی ہے سب ٹوڈہ میں ہمارا جہ پور کی عداوتی ہے اور پہلے کے استاد آبا نہیں۔

پھر مالپورہ اول چھوٹی سی بستی تھی اسکو مالپورہ پڑا رنے اپنے نام پر سبائی تھی چند پشت تک اسکی اولاد یہاں ملتی
کرتی رہی پھر مسلمانوں نے اونٹن چھین لی جو کہ یہ بستی بہت اچھی موقع پر تھی اس لئے فتح ہونے جنوروں کے اگرچہ
میں وہاں کی رعیت اور ساہوکار یہاں آئے اور ایک رت بعد رفتہ رفتہ آبادی کی کثرت سے مالپورہ بڑا شہر ہو گیا کہ ہر قسم کے
اشیا اور لوگوں سے آباد اور رسم باہمی تھا اور دہلی کے بادشاہوں کی طرف سے یہاں عمل رہتا تھا مگر یہاں سے راجہ سنگھ نے
اسکی رونق اور لطافت سب جاتی رہی اور گروتے گرتے ایسا خراب ہو گیا کہ اس کے ہزاروں کنڈ اور جڑے پڑے ہیں اور
جو رہنے لگا ہے وہاں کے آدمیوں نے سنا ہے اور اب یہاں بھی ہمارا جہ پور کی عداوتی ہے۔

نے

میگر

سیاہ

کے مد

امان

اوس

لو جانے

دکن کشی

مالا کر

سے اشکر کی

ور اور توپ

وانہ لکھات

لکھ سو دی

کے پور سے

بگ کا ذکر بیان

راجہ جیسی
اور جو باقی رہی اس کو رانا کے سپاہیوں نے خوب لوٹی اور ان کی حقکیش سے بہت
کچھ زمین پر بھی گرفتاری تھی وہ گھوڑوں کی ٹاپوں سے چاروں طرف اوڑھی اوڑھی
پھرتی تھی۔

اس لوٹ میں بہت سے مسلمانوں سے راجپوتوں کے ساتھ ہو کر خوب مال لوٹا
تھا مگر راجپوتوں نے مطلع ہو کر انھوں سے چھین لیا مسلمانوں نے رانا راج سنگھ
سے فریاد کی چنانچہ رانا نے اونکی لوٹ راجپوتوں سے اونکو واپس دلوا دی۔
پھر ٹونک بکر سانجھ لال مہوٹ پاٹو کی کڑی زہنور فتح پور بیانہ اجیر کو بھی رانا کی
فوج نے تاخت و تاراج کیا اور ان شہروں کے رہنے والوں سے خاطر خواہ اداوان
لیا نے الجملہ جن جن مقاموں پر رانا امر سنگھ نے دودھ پھر کر لوٹ مار کی تھی ان
علاقوں پر رانا راج سنگھ چار پھر پھر اور خوب دل کھول کر اونکو لوٹا اخیر چپائی ندی
تک جا کر واپس چلا آیا۔

پھر اب ٹونک علیہ ریاست ہے سانجھ میں ہے پور جوہ پور کا محل ہے لال مہوٹ چاشوڑ تیور میں جی کا
راج اور اجیر کی کڑی زہنور میں سرکارہ ولتھار کی علیہ ریاست ہے بیانہ بھرت پور کی ریاست میں شامل ہے گزیر
اونیارہ کارا اور اجیر جوہ پور والہ کا بھائی ہے ذیل ہے ان دونوں پر سب بادشاہی مکان تھے ان کو
لوٹ کر رانا نے اپنے دلکاہ غصہ نکالا ہو گا جو سب غارت ہوئے میواڑ کے شاہان دہلی کی موجودہ پشت
پر پشت اس کے ولین چلا آتا تھا۔

پھر اب اس امر میں بحث کی جاتی ہے کہ رانا راج سنگھ یہ دارا زہتی بادشاہی علاقوں میں کس وقت میں واقع
ہوئے اور اس وقت وہ ملی کے سلطنت کا کیا حال تھا جو حساب کی رو سے نکلا کہ جس میں رانا راج سنگھ نے پیرا
اور جہارت کی شہنشاہی کے مطابق تھے اس سال میں شاہ جہان میاں سخت بیمار ہو گیا تھا کہ تمام ہندوستان
اور سکے مرنے کے خبر متشرع ہو گئی تھی دارا شکوہ سلطنت کے امور کو انجام دیتا تھا اور مرنے کا شعلع اور
ہر بخش اور اورنگ زیبہ دارا شکوہ کے تیون بھائی دارا شکوہ سے سلطنت چھینی کے لئے اپنے اپنے مقامات
روانہ ہو چکے تھے اور ان کے فتنہ واشوب سے ہندوستان کا عام انتظام برباد اور سرشتہ اس زمانہ کم ہو گیا تھا
وقت میں رانا راج سنگھ نے فرصت کو غنیمت سمجھا اور جو کچھ کرنا تھا وہ کام کر لیا۔

آٹھواں سرگ

رانا راج سنگھ کی ممالک غیر سے واپسی و ڈو کو پور وغیرہ ملکوں میں سب سے

ماہ حبشیہ بمثل امین راج سنگھ کے ڈیرے چھانی نامی پر تھیں چونکہ وہاں یہ وہ شہر آئی کہ
اورنگ زیب دہلی میں تخت نشین ہوا راج سنگھ نے اس سنگھ کو قریب تنہا
دلی کو بھیجا اور سنہ وہاں پہونچ کر بادشاہ کو رانا کی پیشکش دی بادشاہ نے وہ کو روپیہ دیا بلکہ
احتیاز نامہ اور ہاتھی گھوڑے رانا کے واسطے اس کے حوالے کئے پھر اس سنگھ دلی سے فرست
ہو کر اپنے وطن میں آیا اور جولا یا تھا وہ رانا کے نذر کیا ۔

اسی سال میں اورنگ زیب اور اس کے حقیقی بھائی شجاع کے درمیان لڑائی واقع ہوئی رانا راج سنگ نے اورنگ زیب کی خوشنودی کے لیے اپنے پیشہ سردار سنگھ اورنگ زیب کے پاس بھیجی اس نے اورنگ زیب کے روبرو لڑکر شجاع کو مغلوب کیا اورنگ زیب نے خوش ہو کر اس جانفشانی کے صلہ میں سردار سنگھ کو خلعت و ہتھیار وغیرہ کے دیاجب سردار سنگھ رانا کے پاس آیا تو کچھ بادشاہ سے لایا تھا رانا کی خدمت میں پیش کیا رانا نے

پہنچے اور نگ زیب نے اگر آباد ہو چکے کہ اپنے بڑے بھائی داراشکوہ پہنچ پائی اور خلقت اس کی طرف جمع
 ہونے لگی تو کنور لال سنگھ راج سنگھ لانا کا بیٹا اپنے باپ کی طرف مبارکباد کے لئے اور نگ زیب کے پاس حاضر ہوا اور
 خلعتِ فاخرہ مع ایک عقدہ و اس کے کنور لعل سنگھ کو دیا اور لانا کے لیے سر پہ مرصع بھیجا اور کچھ دوزخ و سر پہ اور
 طرہ کنور لعل سنگھ کو بھی عطا کیا اور نگ زیب نے داراشکوہ کے تقاب میں پنجاب کی طرف گیا کنور لعل سنگھ ہی ساتھ تھا ناہنگی
 سنگھ ایندلی نری کے کنارہ پر رانا راج سنگھ کا منصب پیش ہزار شی شہر سوار کا جو گیا حسین ایک ہزار سوار و اس پر
 اور سہ اس پر تھے اور دو کور و دام کا ملک عطا ہوا سر پہ شجاع کی لڑائی و پیش ہوئی کنور سنگھ اس میں بھی موجود تھا
 اور نگ زیب نے شجاع پر فتح پا کر کنور لعل سنگھ کو موہن پور کی صوبہ گدی کے دی و درخت کیا مرآتِ عالم سے
 دو کور و دام پانچ لاکھ روپے پڑے ہیں معلوم نہیں کہ یہ ملک دو کور و اور یا سو اور کا تھا یا علاوہ اسکے

وہ سب چیزیں یا دسی کو دی دین۔

سمت میں رانا راج سنگھ نے راول گردہروالی توڑ کر پوکھلو اکرم اور ٹھاکروں کے اپنا
مطیع کر لیا راول نے بھی براہ اطاعت اور فرمانبرداری کے رانا کی خوب خدمت کی اور جو
عہدہ اسکے پاس تھی وہ راکو تدرین دی۔

ماہ ساون سمت میں رانا راج سنگھ اپنی فوج لے کر سبائیچکی سیر کو گیا سلطان سنگھ چون
ہیں سنگھ راولت سنگھ تھ سنگھ راولت محکم سنگھ چنداوت اور عم سنگھ سکھتاوت یہ سب ایک
نئے ہی سنگھ راولت دیولپہ والا آکر راجہ کے پانوں میں پڑا اور پچاس ہزار روپیہ اور ایک
نیمیر فیصلہ فیصلہ مادہ کے نذر کئے۔

سمت میں بیچہ میسا کھ سو دی نو میں نگل کے دن مہارانا کے حکم سے بانسواڑہ کے
رکھنے کو فتح چند متری مع پانچ ہزار سوار اور کئی سرداروں کے گیا اور راول کی فوج کو شکست
دی اتنے راول سمری نے ایک لاکھ روپیہ نقد اور ایک فیصلہ مادہ فیصلہ کے دیکر
سلج گئی اور دس گانو اسکے خالصہ ہو گئے رانا نے وہ دس گانو اور اسکا ملک ویش
ہزار روپیہ واپس کر دیے۔

پھر یہی فتح چند رانا کے حکم سے فوج لیکر دیولپہ کو گیا وہاں کے ٹھاکروں سے لڑ کر فتح پائی
اور ہری سنگھ فرار ہو گیا مگر ہری سنگھ کی مان اپنے پوتہ پرتاب سنگھ کو لے کر رانا کے پاس
آ گئی رانا نے پرتاب سنگھ کو بیچہ اپنے مصاحبوں میں داخل کیا اور فتح چند نے مہربان
ہو کر اسے بیس ہزار روپیہ و ایک مادہ فیصلہ کے جرمانہ میں لیا ۱۸۰۰ عہدہ خدمتوں کے بجائے
سے رانا کے ولین فتح چند کی بہت کچھ جگہ ہوئی۔

بعد ازاں اگلے راج سردہی کا راجہ رانا راج سنگھ کی مہربانیوں اور حسن اخلاق سے
خود بخود اسکا مطیع و محکوم ہو گیا۔

بہنہ سارہ شاید کہ بانسواڑہ سے مراد ہے بڑا بہان سمیت آگے پیچے ہو گئے ہیں۔

بیچہ اغلب ہے کہ پرتاب گڑھ اسی پرتاب گڑھ کا بیاباں ہے جو اب دیولپہ کی راست کا صدر مقام ہے۔

8 معلوم ہوتا ہے کہ یہ جرمانہ فتح سنگھ نے راولت ہری سنگھ سے لیا۔

ماہ چچا گن سہٹا میں رانا راج سنگھ نے دیہواڑی کا گھاٹ مضبوط پتھرون اور لوہے کی لکیوں
بند ہوا یا اور وہاں دروازہ بنا کر گواڑ چڑھا دئی۔

سہٹا میں رانا راج سنگھ فوج لے کر کشن گڈہ پر چڑھ گیا اور روپ سنگھ راتھوڑ نے جو
اپنی بیٹی بادشاہ کو دینے کے لئے رکھی تھی اوسے اپنی شادی کر لی۔

سہٹا میں رانا نے میول دیس میں بڑا لشکر کشی کر کے وہاں کے مینوں کو مغلوں
کیا اس لڑائی میں بہت مینی مارے گئے اور رانا وہ ملک مع مال غنیمت کے اپنے
بہادر سپاہیوں کو دے آیا۔

سہٹا میں رانا و رام سنگھ رانا راج سنگھ کا سردار سردہی کو گیا لکھے راج کا
بیٹا او دے سہان اوسکے ساتھ تھا اوسنے لکھے راج کو سردہی کی مسند سے اتارا او
آپ اوسکی جگہ منڈنشین ہوا جس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ رانا اپنے مخلصوں کا مدد معاون
اور دشمنوں کو نیست نابود کرنے والا ہے نہ بنے۔

سہٹا میں رانا راج نے انوپ سنگھ راجہ گبیلہ کے بھائی کنور بہادر سنگھ کو سسے
جے کنوری بائی اپنے بیٹے دے او اٹھانوسے لڑ کیا ان اپنے خاندان کی اور اوسکو
دین اوس شادی میں جب رانا راج سنگھ اپنے بھائی مینوں سمیت واسطے تناول
طعام کے گھیلوں کے ساتھ تھے تو بہت سے گھیلہ اول میں ایسے تھے کہ کسی کے
ساتھ کھانا نہیں کھاتے تھے مگر اس مقام پر انھوں نے متفق ہو کر رانا سے کہا
کہ آپ کے یہاں کا کھانا ایسا ہے کہ جیسا جگنا آڑے کا پرش دہوتا ہے ہم اوسے
تناول کر کے پاک ہو گئے راجہ نے اس تقریر سے خوش ہو کر انکو ہاتھی لکھوڑے
اور زیور بخشے۔

سہٹا میں لکھہ بدی ہاوس کو سورج کا گن ہوا رانا نے سونے کی گاسے

بڑا میول دیس شاید گرس اور میر واڑے کے پہاڑ سے علاقہ سے مراد ہے جہاں ہیرن اور چوہوں کی
قوم آتا اور او دے پور کی ریاضت سے ملتی ہے۔

بڑا اس غیر متبدل کی وجہ مولف راج پر سنی نے کچھ بھی نہ لکھی۔

ج کے اپنا
اور چوہ
سنگ چوہ
سجہ اول
اور ایک

وہ کے
شکست
ج کو
کے دیگر
سا ویش

لڑکچ پائی
نا کے پان
نے مہربان
کے بجالائے

لاق سے

بتا کر صبح و دوپہر اور بہت سامان اور اپنے وزن کے موافق گج سوتیوں کی قیمت خیرات کی اور مہتمی دان میں دیا۔

سمت^{۲۵} بین مالکھ سودی دہلی کو بھی گمانو کے تالاب کی پرستش میں چاندی کی تالا کی اور اس تالاب کا نام جناسا گر رکھا اور غریب داس پر وہت کو گن ہنڈا اور یو پورہ دو گانو دہلی اوس کی تیاری میں چھ لاکھ اٹھاسی ہزار روپیہ صرف ہوئے تھے راجہ نے اپنی والدہ کے نام پر جو امتعال کر گئی تھی یہ تالاب بنایا اور اس چشمہ فیض اور اوس خیرات کا ثواب اپنی مان کی روح کو بخشا۔

اوسی دن اودے پور میں رانا کے حکم سے کنور جی سنگھ نے رنگ سرود تالاب کی پرستش کی اور ایسے ایسے دان سکئے کہ جیسے سخی اور فیاض کر سنے ہیں اور اوسکی طبیعت کو سخاوت اور فیاضی سے کمال فرحت حاصل ہوتی ہے۔

پچاس گن سودی پور ناماشی سمت^{۲۶} کو یہ کتاب جبین راج سمت تالاب کے پرستش کا حال لکھا ہے اور نام اوسکا راج پرستی ہے تمام ہوئی اس سرگ کے اخیر میں رانا اودی سنگھ سے لے کر رانا راج سنگھ تک کرسی نامہ اور میواؤ کی زبان میں اتنا اور لکھا ہے سمت^{۲۷} میں مالکھ بدی ستین کو بدہ کے دن رانا راج سنگھ نے راج سمندر کی تعمیر شروع کی اور سمت^{۲۸} میں مالکھ سودی پور ناماشی کو جمہرات کے دن راج سمندر کی پرستش کی اور چٹھہ دن بین اوسکا دورہ پچھ کر سونے کا تالا دان دیا اور سب برہمنوں اور بھٹا چارٹون کو انعام دئے۔

اور یہ نام بھی لکھے ہیں رنجوڑ بھٹا اور اوسکا میٹا لچھی ناتھ گجدر کلیان رگدر ہر ہون سنگھ کی شوجی سندر جی لالہ جی سوم پورہ واس اودے پور۔

یہ مذہب ہندو میں میں ایک رسم اس واسطے مقرر ہے کہ عمارت کے بنانے میں جو بہت سے جانور تلک چھچھین اوسکے عذاب و درد و جانی کی غرض سے و فیض متورہ بجا لاتے ہیں اور بی شباتی عالم اوردی وانی عمر پتھر لے کر اوس عمارت کو خدا کے تذکرہ کرتے ہیں اور جو عمارت کہ مثل سراہی اور بلخ اور تالاب وغیرہ کے مفید عام ہو تو اوسکو خلاق اللہ کے فیض سانی کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔

نوان سگر

راجہ سمندر تالاب کے شروعات کے بیان میں

۱۶۹۹ء میں مہاراجا تالاب سنگھ کے حین حیات کنور راج سنگھ جلیمر کو واسطے شادی کے جانا تھا اس وقت اس کی عمر بارہ برس کی تھی راستہ میں ایک مقام پر چھیل و کپہہ کرارادہ کیا کہ جو اپنے گاون کی سرحد میں ایک بڑا تالاب بنوایا جاوے تو خالی از مفید عام منہو گار گو کہ پند اسنو ارشوالی بہگادو داسو چھنا چپ سونہ کھیری چھاپہ کھیری تاسول مید اور بہا گانڈو لوہان یا سولی کھیلے گا کمر دلی مدہ۔ بعدہ جب یہہ رانا مسند نشین ہوا تو ماگھ ۱۱۰۱ء میں روپ پیتر بھوج جی کے ورشن کو گیا اتفاق سے اوسی سر زمین میں گذر ہوا اور وہ ہی بات یاد آئی جو اولی تجوین کی تھی تو اپنے پروہت سے اوسکا اظہار کیا اور کہا کہ یہ ایسی ایک بہت بڑی مہم ہے کہ اس میں لاکھوں روپیہ خرچ کو چاہئے اور مہمت بلند کی رات دن اسی کام میں برابر مصروف رہی تو یہ انجام کو پہونچے مگر وہ پل کے بادشاہ سے ہمیشہ مقابلہ رہتا ہے اوسکی فوجوں کی مدافعت اور محافظت سے اس قدر فرصت کہ ان جو اس طرف متوجہ ہووین پروہت نے رانا کو ایسی ترغیب دی اور اوسکی مہمت بڑی کہ وہ اس کار خیر کے پورے کرنے کو پڑی سرگرمی سے مستعد ہو گیا اور پہلے پہل گو متی ندی کے پل باندھنے کا ارادہ کیا جو دو بڑے پہاڑوں کے درمیان میں ہو کر آتی تھی۔

پس متی ماگھ سووی ستین روز چھار شنبہ کو کہ یہ مسورت عمارت کے لیے بہت مفید تھا اس کام کی بنا ڈالی او ستادوں اور محارون نے وہاں بنیا دکھودنے اور پل باندھنے پر عہد باندھا مزدوروں کی کچھ تعداد نہ تھی جیسے راجہ سگر کے ساتھ ہزار بیٹوں نے زمین کھود کر پھر باندھ لی تھی ویسی ہی یہاں ایک مخلوق زمین کھودنے پر اولت پڑی تھی اور رانا کی اس کام کو بہت بڑا سمجھ کر آپ اوسکا اہتمام کرتا تھا اور اپنے ہوشیار و مہتمد آدمیوں پر اونکی لیاقت کے لائق اس کام کو تقسیم کر دیا تھا جب نیوگھد کر تیار ہو گئی تو رانا نے اپنے سوہرول بندہ ہونا شروع کیا۔

ت خیرات

کی تھلاکی

یو پورہ

راجہ نے

خیرات کا

تالاب کی

جیت کو

کا سال لکھا

دی سنگھ

مت ۱۱۰۱

سین ۱۱۰۱

دون میں

نوں کو

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

یہاں سکے

پل باندھنے سے پہلے نیو اوسکی ایسی گہری کھودی گئی تھی کہ اوس میں پانی نکل آیا تھا اور پانی
نکالنے کے لیے جا بجا ٹھیلے گھڑی کی گئیں تھیں اوس کے ذریعہ سے پانی نکالا جاتا تھا اور
کئی جگہ سیکھ پال پنے گھڑوں کے بہت نصب تھے جنکو بلیوں سے حرکت دیکر پانی کھینچا جاتا
تھا غرض کہ سارے ہندوستان کے علم و ہنر اس پل کے بنیاد سے پانی نکالنے میں مستعمل
ہوئے تھے اور اس کام کے اودیوں بہت کچھ قدر تھے جو دور دور سے آکر ترکیبیں بتائے
تھے اور جا بجا پختہ نہرین بنا دیں کہ وہ پانی جو نیو سے نکالا جاتا تھا اونہیں جاری تھا اور
زمین دار لوگ مفت اوس پانی سے اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے تھے۔

غرض کہ بعد تیار ہو جانے نیو کے سمٹا میں بیسیا کھ سو دی تیرس کو سو سووار کے دن
پل باندھنے کا مسورت تھا تب وہ ساعت کہ بہت مبایا رک اختیار کی گئی تھی آئی تو غریب
داس پر دست کے بٹے بیٹے رنجوڈرا سے اپنے ہاتھ سے پانچ بڑی سل وہاں ٹھیک
اور اون پر کئے قسم کے جواہرات رکھے گئے اور ہماروں نے بنیاد کی تعمیر شروع کی پھر
پل میں ہاتھیوں کے ذریعہ سے پتھر بھرے گئے جب سات دن کے عرصہ میں یہ نیو
پتھروں سے بھر کر اوپر تک آگئی تو پتھر پل کے اور دیواروں کو اوٹھانے لگے اور قبل ازیں
پل کے ندی کا مونہہ بند کر دیا تھا۔

رام چند راجی نے تو اپنے قوت بازو سے سمندر میں پل باندھا تھا اور رائے بہت سے
آدیوں کی حکمت سے زمین میں پل بنایا۔

جب کہ وہ نیو اس قدر گہری کھودی گئی تھی کہ زمین سے پانی نکلنے لگا
تھا تو ایک طرف کی نیو میں جو مغرب روئے تھے پانی کے ساتھ تین قسم کی
مچھلیاں سنہ سفید اور زرد نکل آئیں تھیں سلپ شاستر کے چوہا تے والوں نے
یہ حکم دیا تھا کہ اس شگوں سے ایسا جانا جاتا ہے کہ اس تالاب میں پانی ہمیشہ بہا
رہے گا اور اوس کے بنانے سے مہاراج کی تریف اور نیکی پائی جا بجا مشہور ہوگی اور ہر گز
اوس مقام پر بسبب جاری ہونے اوس کا رخانہ کے شہر سے زیادہ آبادی اور رونق تھی
بہم سلپ شاستر میں مہارت بنانی کی ترکیبیں اور ان کی سعادت و خوشی کے احکام ہیں۔

دشوان سنگ

راناراج سنگ کے اور تعمیرات کا ذکر

وہاں سے قریب سبیل ایک پہاڑ ہے اوپر بھی راناراج سنگ کی ایک عمارت بطور قلعہ کے راج مندر نامی بنائی تھی سو سمٹ میں باہر منگس کی ماڈو دھمی کو راج مندر میں داخل ہونے کا مہورت تھا اوس دن راج سنگ رانا محل مذکور میں رونق افروز ہوا اور سمٹ میں کار تک بدی مچ کو اوسی محل میں سوگم بھر سونے کے پانچ کلپ برکش اور سوگم بھر سونے کا ایک مہا بھوت گھٹنچا اور ایک ہزار روپیہ بھر سونے کا ہر نیا سو پچھوڑ بھنوں کو دان میں دیا ان سب میں گیارہ ہزار چھ سو تتر روپیہ میں ہوئے تھے سمٹ میں بیساکھ سودی ۳ کو راج سمندر تالاب کے اندر کی سیڑھیاں اور باہر کے پتے کی تعمیر شروع ہوئی اور چھٹھ کے اخیر اور اساتھ کے شروع میں ست کا پانی اوس تالاب میں آیا اور پانچ چھ مہینے دن میں پل کا موندہ پھرون سے بھر آیا اور پل کے اوپر بڑے بڑے استادون نے سنگ مرمر کی چوکیاں تیار کر کے ایک عمدہ ترکیب سے جڑ دیں وہ مکان نوچوکیا کھلاتا ہے کیونکہ اوپر نوچوکیاں سنگ مرمر کی جڑی گئی ہیں اور وہ مٹی جو پل کی بنیا دسے نکلی تھی اور جا بجا ڈھیر پڑی تھی وہ سب اسی میں لگ گئی۔

سمٹ میں راناراج سنگ نے اپنی سالگرہ کے دن ایک ہزار بیس تولہ زر خالص کا ہم ہستی رتھ دان کیا ۱۷۷۷

سمٹ میں اساتھ بدی چوتھہ کو رانا کے ناو میں بیٹھے کا مہورت مقرر کیا تھا اور ناو بھی تیار ہو گئی تھی لیکن تیج کے دن تالاب میں پانی کم تھا اس لئے لوگوں نے مترود بہہ لینے ایک گروہ۔

بڑے لینے پیل کا درخت ملائی۔

بڑے لینے سونے کا رتھ مہا بھنوں کے۔

مہوکر کہا کہ چوتہ توکل آگئی اور پانی تالاب میں ناو کے لائق آجتک نہیں ہوا اگر مہیہ مہورت
 خالی جاسے گا تو آئندہ عمدہ مہورت نہیں کیونکہ بعد چوتہ کے سنگد کا برہسپت آجا لیگا
 غرض یہ بڑی تشویش اور نکتہ حق خصوص راناوت رام سنگد کو جو اس تعمیر کا سردار تھا بڑی
 فکر ہوئی اور سنے رانا راج سنگد سے جا کر عرض کی کہ مہاراج پانی تالاب میں ناو کے لائق
 نہیں اور ناؤ ڈالنے کا مہورت کل کا ہے اگر کل یون ہی چلی جائیگی تو پھر بسبب حائل
 ہونے برہسپت سنگد کے تیرہ مہینے تک اور مہورت اس کام کا نہ نکلے گا آپ برہمن
 لوگوں سے اس امر کی چارہ جوئی کیجئے ورنہ ہم سب کی محنت اور خوشی یون ہی ضائع
 جاسی گی راجہ نے غریب واس پنڈت سے اس معاملہ میں صلاح پوچھی اور سنے کہا کہ
 مہاراج براہ سکستین کا جب کرواویں گی مہاراج فضل کرے گا رانا نے فوراً برہمنوں کو
 جپ کرنے کا حکم دیا برہمنوں نے جب شرمع کی جو کہ رانا کے سارے کام مطابق فرضیت
 آگئی کے تھے اس لیے اوسی دن دوپہر کے بعد بارگھر آیا اور خوب بارش ہوئی یہاں تک
 کہ وہ تالاب بھر گیا چوتہ کے دن رانا نے ناو میں بیٹھ کر تالاب کی سیر کی لوگوں نے اپنے
 راجہ کو فائز المرام دیکھ کر بہت خوشی منائی۔

ماہ جیٹھ سنہ ۱۶۲۱ میں راجہ کے حکم سے تالاب کی موریان بند کر دی گئیں اور پانی کا نال
 بھی بند کر دیا۔

سنہ ۱۶۲۱ میں ماہ سودی پورنماشی کو چند رمان کا گمن ہوا اوس وقت رانا راج سنگد
 نے افٹا کی سوٹکہ بھر سونے کا کلیپ اتنا دان اور ایک سواستی تو کہ سونے کے پانچ پل
 اور بہا ولی نام گانو برہمنوں کو دیا ایک ہزار اٹھائیس تو کہ سونا ان دانوں میں
 صرف ہوا تھا۔

سنہ ۱۶۲۱ میں چاگن بدی گیارس کو مہوانی گزنام پہاڑ کے پاس رانا کے
 حکم سے ایک اور بند باندھنے کا کارخانہ قائم ہوا سو ایک بڑا مضبوط اور خوبصورت
 بند باندھا گیا۔

سنہ ۱۶۷۹ میں جیٹھ سدی ستین کو رانا راج سنگد نے اکلنگ مہادیو جی کے اندر

۵۵
نام تالاب کے گھاٹ کی مرمت کی اور چوپلیا تیار کر لیا اور وہاں کے چوکوشکی مرمت
اور درستی ہوئی اسمین اٹھارہ ہزار روپیہ اٹھائے تھے راج پرستی کا مصنف
لکھتا ہے کہ میں نے اسکی تاریخ بھی رانا کے حکم سے لکھی تھی رانا نے اسکو سنگروہان چھوڑ
پر کھودوانے کا حکم دیا۔

گیا رہوان سرگ

اسی میں راج سمندر تالاب ورکاگرولی کے پل اور سب عمارتوں کی لبنائی چوڑائی
اور بلندی کی مفصل مقدار اور اصطلاحوں اور قاعدوں کے ساتھ لکھی ہے جو سلیپ شٹر
سے علاقہ رکھتے ہیں سو وہ بغیر دیکھنے موقع اور نہ ہونے ترجمہ واقف سلیپ شٹر کے سمجھ میں آتی
اس لیے مجبوری قلم انداز کی گئی۔

بارہوان سرگ

اسمین بھی وہ ہی گفتگو ہے مگر اخیر کی عبارت سے اس قدر سمجھا گیا کہ وہ پل چھ ہزار
چار سو تیرہ درجہ لبنا سنگ مرکا ہے اور اس کے بارہ حصہ ہیں اور انکیں عمدہ
مکان اور سپر بنے ہیں اور چھوٹے مکان اور شوالے وغیرہ کی تعداد اوقالیہ میں ہے اسمین
سنگین اور چوبلی اور پارچہ کے بنے ہوئے سب آگے اس مقام پر رانا اودی سنگ نے بھی بند
باندھنے کا ارادہ کیا تھا مگر اسنے اس پر سے کام کو اپنے حیطہ امکان سے باہر دیکھ کر اودھ
ساگر نام تالاب و دے پور میں بنایا اب سو برس کے بعد رانا راج سنگ نے یہاں پل و عمارت
بنا کر اپنے اور اپنے دادا کا نام روشن اور ارادہ پورا کیا۔

بہ ان سمتوں میں اسوجہ سے کچھ غلطی معلوم ہوتی ہے کہ اول تو ماہ سدی پور غاشی سمت ۱۲۱ لکھو اور
بعد پھاگن ہدی ۱۱ سمت ۱۱ اور بعدہ صیثہ سو دی ستیں۔ اور سال ہندی چیت سے پلٹ
جاتا ہے اس صورت میں پچھلے سمت ۱۲۱ ہو سکتے ہیں یا مصنف نے آگے بچھ کر دی یا شاید میدا میں لگانے سے
نیا سال جاری ہوتا ہو۔

بہ صورت
آجا لگا
خا بڑی
کے لائق
بہ حامل
بہ بہین
ضائع
کے کیا کہ
بہ ہون کو
ق فریض
بیانتک
نے اپنے

نی کا مال

ج سنگ

پانچ پل

ن میں

اناکے

بہورت

لے اندر

سنت ۳۱ میں رانا راج سنگھ نے تال نامی ندی کا بند بندھا کر اسکو بھی راج سمندر میں ڈال
دی اور اسی سال میں ادھی رات کے وقت گو متی ندی بھی اگر اس تالاب میں داخل ہوئی
چنانچہ ایک رات میں آٹھ ہاتھ پانی اوپر آیا تھا۔

اسی سال میں ماہ سو دی پور ناشی کو پانسو لکھ بھر سو سنہ کی زمین بنا کر مادیان کیا جس میں
اٹھائیس ہزار روپیہ صرف ہوئے۔

سنت ۳۲ میں ساون سدی پنجین کو رانا نے راج سمندر میں جہاڑ ڈالا اس جہاڑ میں
رانا کے مجلس اور جلوس کے لیے اچھے اچھے مکان بنائے تھے لاہور سورت اور کجرات
کے اوستادوں نے ملکر یہ جہاز تیار کیا تھا اسی سال میں سالگرہ کے دن رانا نے پانسو
لکھ بھر سو سنہ کا سو چکر بنا کر مادیان کیا۔

تیرہواں سرگ

راج سمندر کی پریشیا کے بیان میں

جو کہ اب راج سمندر پریشیا کے لائق ہو گیا تھا اس لیے رانا راج سنگھ کو بہت
خوشی ہوئی اور ایک بڑے جشن کا سامان مہیا کر کے اپنے دوست راجون کو بلوایا۔
وے آنے لگے تو ہر ایک کی پیشوائی بقدر عیشیت غل میں آئی اور انکی پیشوائی کے لیے
تجوینزنا سب کر کے اپنے سرواروں اور عزیزوں کو بھیجا اور جسکا حدیسا مرتبہ تھا اسکو
رہتہ پالکی ہاتھی گھوڑے وغیرہ سواری کے لیے بھیجکر بلوایا اور جب وے آئے تو انکو
طرح طرح کے ریشمی اور مخملی ویرہ خیموں میں فروکش کیا یہ راجے بڑے بڑے قلعوں کے مالک یا
رانا کے خاندان والے سردار تھے۔

بازار کی دکانیں ایسی عمدہ سجائی گئیں تھیں کہ اونکے شامیالہ ہر قسم کی آرائش اور
پیرائش سے آراستہ و پیراستہ تھے اور انہیں سب طرح کے اجناس اور سامان موجود تھے
عمدہ عمدہ خوشبو مثل عطران مشک اگر عود صندل اور کافور وغیرہ کے ہر جگہ مہک رہی
تھی اور پھولوں کے تروتازہ گلہ سہ جابجا رکھے تھے لوگوں نے چیزوں کی کثرت جیتی

وہاں دیکھی تھی اور کہیں کبھی نہیں دیکھی تھی اس رانا کے گھر میں دولت ایسی بھیلے ہوئی تھی کہ گویا کبیر کا خزانہ کھلا ہوا ہے کئی تل شد و دھبی کی بادلیاں اجنگا دس پل کے اوپر موجود ہیں جن میں وہ چیزیں بھری ہوئی تھیں۔

عمدہ اور نقیس شیرینی اور ہر رنگ اور ہر ذائقہ کے کھانے رانا راج سنگھ کے ہاں اس کثرت سے تیار ہوتے تھے کہ دیکھنے والے حیرت اور تعجب کرتے تھے اور ان طعام اور سامانوں سے ہر شخص کو اس کے مانگنے کے بموجب دیتے تھے راہوں اور سرداروں کو واسطے تناول طعام اور خاصہ کے پیشوائی بھیکو بڑی تواضع اور احترام سے بلاتے تھے غرض ہر روز یہی سامان موجود اور یہی طریقہ مرعی تھا خیرات اور راہوں کی رخصت کے لیے ہاتھی گھوڑے پارچہ اسلحہ جواہرات و مر و ارید وغیرہ خلعت کے سامان بری فراط مہیا کیے گئے تھے۔

ایک راجہ نے جس کا نام ہلارک لکھا ہے بیس مست ہاتھی رانا کے تدر کے رانا اونین سے سترہ ہاتھی نیکر گے سکھ لیے اور باقی تین زنجیر واپس کر دے دوسرے راجہ نے دو ہاتھی دے۔

جن جن راجاؤں کو رانا نے بلوایا تھا وہ مہ گھر بار اور لاؤشکر کے آگے تھے علاوہ ان کے بیشمار آدمی مثل برہمن پنڈت سوداگر تماشین کدیش چارن اہل منہر اور فقیر جمیع لوگ اطراف ہندوستان سے آکر وہاں جمع ہوئے تھے رانا راج سنگھ ہر فرد بشر کی خاطر داری بخوبی کرتا تھا قصبہ راج نگر میں اسیوں کے ازوہام اور رتھ گھوڑے ہاتھیوں کی کثرت سے کوئی جگہ خالی نہیں ملتی تھی۔

سمت ۱۳۰ میں مالکھ سودی وچ کو رانا راج سنگھ کی رالی سری رام رس دیہی نے جو کہ پرمرا کی خاندان سے پر تھی ایک باوڑی کی پرشٹھا کی جو اوس نے وہیاڑی کے گھاٹ میں بنوائی تھی اوس کی تعمیر میں چوبیس ہزار روپیہ رانا کے صرف ہوئے پھر رانا نے اوس تالاب کے جل آتش پرشٹھا کی طرف توجہ فرمائی کارگیروں نے اوس کے حکم سے نو کڑ اور ایک بیہی چار ہاتھ لینی اور چار ہاتھ چوڑی تیلہ کی اور

مدینہ ال
اصل ہوئی

ن کیا ہیں

جہا میں
اور کرات
ناتہ پشو

م کو بہت

بلوایا جب

کے لیے

بہ تھا او

تو او کو

مالک یا

ن اور

جو ہو تھے

ک ہی

شرت سی

مندھپ یعنی سائیکان واسطے حفاظت ہوم کے سولہ ستون اور چار دروازوں پر قائم
کیا اور دو مندھپ واسطے تلاء دان اور سپت ساگردان کے اور بنائے اور اوتھرگ
یعنی پوجن میں بیٹھنے کا مہورت پچھاگن ہی دسویں سمت کو سینچر کے دن قرار پایا تھا
اور ہوم کرنے والوں کی تقرری اور یقیناتی بموجب حکم مندرجہ متس پران کے اسطور پر
ہوئی تھی۔ ہوم کرنے والے برہمنوں کے افسر دو برہمن۔ گیلایک یعنی اوسکے حکم کو
یاد دلانے والے دو۔ دواریال جو چاروں دروازوں پر بیٹھے ہوئے حفاظت کے
منتر پڑھتے تھے چار۔ اور چاروں مید کے حافظ چار۔ یعنی ایک ایک مید کے
پرستے ہوئے۔ ہوم کرنے والے چوبیس برہمن اور چارے برہما کے سب کا منو کا
دیکھنے والا اور اچھے برے کا بندوبست کرنے والا ایک برہمن اور ایک اچا سچ جب کا حکم
سب پر جاری ہوتا ہے اور وہ حکم غلات شاستر نہیں ہوتا۔

چودھوان سنگ پرستہا کا بقیہ ذکر

رانا راج سنگھ کی پت رانی رام دس دی اور دوسری رانی اگیا کنوری نے جو
اندر بھان پنوار کی بیٹی تھی اس سنگ کی تقریب سے چاندی کا تلاء دان کیا اور پچھہ
عزیم داس پر وہیت نے دو مندھپ بنوا کر مع اپنے بیٹے کے دو تلاء کی ایک چاندی
کی دوسری سوئے کی رانا امر سنگھ کے بیٹے بھیم سنگھ کی رانی اور لٹوہ کے راجہ راجی سنگھ
کی مان نے بھی چاندی کے تلاء دان کرنے لگا اور وہ کیا رانا راج سنگھ نے اوسکے
واسطے پردہ دار مندھپ بنوا دی جن میں وہ رانی واسطے تلاء دان کے شب بیل
بھوئی اور اوس شب میں رانا نے تلاء دان کا سب سامان مرتب کر دیا اس طرح
عب ہیرا کے رئیس بلورے اور اوسکے بیٹے رام چندر نے تلاء دان کی تیاری
کی تو رات کسیری سنگھ نے اپنے بھائی سبل سنگھ سے کہا کہ تجھ کو رانا جی نے سلو
کا دوسرا دیا کیا ہے سو تو بھے تلاء کر پس وہ دو تو بھائی بھی مندھپ بنا کر

تلا کے لیے بیٹھ گئے جب

ماہ سودی ستین سمٹ ۲۲ کو راج سنگ کی رانی روپ سنگہ راٹھور کی بیٹی نے جبکہ
لقب بودہ پوری تھا تیش ہزار روپیہ صرف کر کے راج نگریں باولی بنوائی تھی اوس
کی پریشٹھا کی۔

ماہ سودی نوین کے دن منڈیوں کے اوپر طرح طرح کے رنگین نشان اور کلس
چڑھائے گئے جسے وہ عجیب و غریب معلوم ہوتے تھے اور ہر قسم کے رنگ سے وہاں
زمین کے اوپر سات منڈل بنائے گئے ان منڈیوں میں بارن منڈل کا ہونا ضرور
تھا سو وہ بھی ہوا کیونکہ جل آسہ پریشٹھا میں بارن منڈل غرور ہوتا ہے پھر لانا راج سنگہ
سح اپنے پروہت کے پوجن میں بیٹھا اوس وقت اوس کے بھائی بیٹے جاگیر دار
عمدہ دار قلعہ دار سب موجود تھے اور اس دن رانا ڈیرت اور دیہی سدھی برہمچت کیا
دوسرے دن اپنے بچاگن بدھی دھین کو سرتی اور سمرتوں کے احکام کے بموجب ہوم
کا کام شروع کیا اول گندیش پوجن کل دیہی کا پوجن کر کے پھر اور پوجنوں کی توجہ کی جیسے
سریرام چندرجی نے اپنے پروہت سبست جی سمیت اسید مگ میں بیٹھ کر پوجن
کئے تھے ویسے ہی اس راجہ نے غریب واس پروہت کے ساتھ بیٹھ کر پوجن کئے اور
سب برہمنوں کو جو اس تقریب سے حاضر ہوئے تھے طرح طرح کے دان دے سب
بڑا دان وہ تھا جو غریب واس پروہت اور اوس کے رشتہ داروں کو دیا اور جسمیں بڑا کو
زیور اور قیمتی پوشاک اور سونے چاندی کے باسن اور ہر قسم کے جواہرات تھے
علاوہ اوس کے اور برہمنوں کو بھی سونے کے جینو اور پہونچی اور گوشوارے اور کھانے
پینے کے لیے طلائی طردن بخشے۔

پوجن اشلہ کو نہیں کہیں اور سلور کے رشیوں کی تلاوان کا سال لکھا جو وہ ایسے مشکوک ہیں کہ مطلب انکا
اچھی طرح سمجھ میں نہیں آیا۔

برہرت تو روزہ کو کہتے ہیں اور دیہی سدھی برہمچت ہوتا ہے کہ برہمن صاف و پاک کرنے اپنے جسم کے گناہوں
وہ کفارہ دیا جاوے جو از سوی فرایض فریسی کے واجب ہو۔

ن پر قائم
اور اونٹن
ارپا یا تھا
کے اسطور
اوسکے جانوروں
نفاظت کے
بید کے
سب کا نمونہ
ج جبکہ حکم

ی نے جو
ورچہ
بچاندی
برای سنگہ
نے اوسکے
نب بات
اس طرح
تیار
نے سلور
سب کمر

پندرہواں سنگ

راج سمندر کے پرستہما کا بقیہ ذکر

رانا راج سنگ نے مصارف ہوم کے لیے پانی لاسے کو سواری کی بہ اوس
 سواری کی جلو کا بیان یہ ہے کہ سب سے آگے باجے بجانے والے اور اوسے بعد
 پیادہ اور سواروں کے پر سے اور اوس کے بعد برہمن لوگ ہاتھیوں پر سوار تھے
 اون کے بعد سب فوج کے بیچ میں رانا راج سنگ مع مہمان راجا ہون اور اپنے
 تمام بھائی بیٹوں جاگیرداروں اور عمدہ داروں کے عتقاران کی سواری کی پیچھے تمام
 رانیوں کی سواریاں تھیں رنچوڑ بھٹ لکھتا ہے کہ جیسے راجہ جدرہ شہر کے راجہ
 میں رونق اور شوکت تھی ویسے ہی یہاں تھی نے الجملہ اس تنگ و احتشام کے ساتھ
 پانی کی جگہ پر پہونچکر اول برن دیوتہ کے تذرونیاز جو مقرر ہے وہی اور پانی
 کو گھڑوں میں بھرا اور وہ گھڑے عورتوں کے سر پر رکھ کر میدی کی جگہ پر لائے اور گھڑوں
 کے سر پر طرح طرح کے کپڑے بندھے ہوئے اور اوس کے اوپر پھول پھل رکھے
 ہوئے تھے پھر دیوتوں کی پوجا میں اوس دستور سے شروع کی گئی جو جگون میں مروج ہے
 اوس رات کو رانا راج سنگ نے جاگیرن فیضے بیداری میں بسر کی اور صبح کو اشناں اور
 سندھ کر کے مع رانیوں اور بھائی بیٹوں اور اونکی عورتوں اور بیٹا بیٹوں کے
 اور پروہت اور اوسکی آل اولاد اور عورات کے پوجا میں بیٹھا اور گودان کر کے
 تالاب میں جو اہرات منشی بھج کر ڈالے اوس وقت گایوں کے مہکار شبد رینگنے آواز
 رانا نے سنی اور اوسکا پھل اپنے پروہت سے پوچھا پروہت نے کہا کہ اس موقع پر
 گائے کا مہکار سب بدتیں بید کے آسنک کے برابر پھل رکھتا ہے راجہ نے خوش ہو کر اور گودان
 کیا بعد اوس کے رانا نے پروہت سے کہا اس تالاب کا کو نام نکالو پروہت نے کہا کہ اس سنگ کی
 تیرہوی ایک اسم مقررہ ہے مگر اوس تالاب یا چتر سے پون کے لیے پانی لاتے ہیں کہ جسکی پرستھا ہوئی اور
 جسکی پرستھا ہوئی ہو اوسکا پانی دنیاوی ہی منج جو مذک ہوم و پوج کے لیے آوے +
 معلوم ہوتا ہے کہ اس سنگ بڑا قابل اور طبع تھا

رانا نے فرمایا کہ آپ ہی تجویز کریں پروہت نے کہا کہ اس کے دو نام ہو سکتے ہیں ایک راج
ساگر دوسرا راج سمندر جو ہوم کے مشروعات سے پانچویں دن میں نے نکالے ہیں
اوسوقت کچھ کچھ پانی برستا تھا لوگوں نے جانا کہ راجہ اندر بھی بیٹہ تاشا دیکھنے آیا پھر
بعد اس کام کے راج سمندر کے پرکوشنا کی ریتاری کی رانا نے حکم دیا کہ راستہ صاف کیڑ
سوراستہ سے لکڑی بچھ دوڑ گئے اور ہر جگہ صفائی ہو گئی اور حبیب ڈال کر تالاب
کا دور ناپا گیا۔

سولھوان سرگ راج سمندر کی پروکشنا کا ذکر

جب رانا نے تالاب کے گرد و ورہ پھرنے کے واسطے چلنے کا ارادہ کیا تو راول سبھو
نے کہا کہ سنا میں رانا اوڑے سنگھ نے پالکی میں سوار ہو کر اوڑے ساگر تالاب
کی پروکشنا کی تھی سو آپ خواہ پالکی میں سوار ہو وین خواہ گھوڑے کے اوپر
سواری کریں اور بعد فراغت کے اوسکو خیرات کر دیں پیادہ پا چلنے کے برابر ثواب
ہو جائیگا راجہ نے یہ دو باتیں سنیں تو چپ ہو رہا اور آخر کو پیادہ چلنا ہی منظور کیا۔
بعدہ مولف راج پرستی اوسوقت کی کیفیت یوں لکھتا ہے کہ سام بید کے
پڑھنے والے اور رت تچ برہمن اور چوبدار آکے کھڑے تھے اور طرح طرح کے باجے
بج رہے تھے اور کوتل گھوڑے اور پالکیان جلو میں موجود تھیں اور عورتیں سر کے
اوپر کلس لیے ہوئے کھڑی ہیں اور اون کلسوں پر پھول اور سنہرے چڑھا ہوئے اور رام
کا گھٹہ جوڑہ رامیوں کے ساتھ ہو گیا ہے اور اوس کے ہاتھ میں سوت کا ڈورہ ہے لوگوں
نے راہ میں راجا کے لیے پانڈاز کے طور پر نرم نرم روی اور ریشم کی گدیاں ڈال کھی
ہیں مگر راجہ اوپر پانڈو نہیں رکھتا ہے بلکہ جو اوس کے پانڈوین کپڑے کے مونہ تھے وہ بھی
اوتار دیے ہیں اور جو ب علم بید کے سنگے پاؤں چلا جاتا ہے اور راستی میں جو لوگ
ہر یہی ایک رسم مندر سوم مغرہ پر تشنہ کی ہے کہ عمارت نو تعمیر کو ڈورے سے نایتے ہیں۔

بڑا اوس

اوسے بعد

ارستے

راپنے

اتھیں تمام

راجہ

کے ساتھ

ریانی

دن گھڑوں

ل رکھے

روح ہے

ان اور

یوں کے

کر کے

آواز

وقع پر

راو گھڑوں

کے

گئی اور

رج پرستی
جہان جہان سوال کرنے والے ملتے ہیں اونکو خیرات تقسیم ہوتی جاتی ہے اس سے بین
گستاخوں کہ اس راجہ کو اسمید جگ کا بھی شہرہ حاصل ہوگا کسوا سٹے کہ اس طرح پر خیرات
اسمید جگ میں تقسیم ہوتی ہے اور وہ دورہ دورہ جو راجہ کے ہاتھ میں ہے لوتار کا ہے گاؤں
لوگ بڑی خوشی سے ڈھول بجاتے ہوئے راجہ کے دیکھنے کو آتے ہیں اور اونکے
آنے سے بوجھوم ہوتا ہے اور چوہدار لوگ او سکور کو تھی ہیں تو راجہ چوہداروں کو منع
کرتا ہے کہ کسی کو مت ہٹاؤ اور وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے سری من نارین کو یاد کرتا ہوا
تالاب کے گرد دورہ پھیرتا چلا جاتا ہے۔

کنوار سنگد جو نازک اندام جوان تھا بسبب پیادہ روی کے تھک گیا رانا نے
اوسکے چہرہ سے ماندگی کے آثار دیکھے کہ او سکوپالکی میں بیٹھنے کا حکم دیا اسی طرح چاٹ
رائی پر مرانیں والی کو بھی پالکی میں سوار ہونے کی اجازت بخشی باقی آپ درانیوں کے
ساتھ آہستہ آہستہ تالاب کے گرد وان تھا اور اوسکے گرد دورہ لپٹتا ہوا جاتا تھا راجہ
کے ماتد سب بھائی بیٹے اور رشتہ داروں کے گتہ جوڑے اونکی عورتوں سے بندھے
ہوئے تھے اور جو کیفیت دشت نظر آتی تھی بیان میں نہیں آتی۔

واسطے شب باشی کے پانچ ڈیرے ہر اہتھے کہ جہان رات سو جاتی تھی تو او میں
رہ کر سہ کرتے تھے غریب غلام جو کو کھانا پانی اور پوشاک وغیرہ ہر جگہ پردی جاتی
تھی اور آپ رانا پہل آہار کرتا تھا یعنی اناج نہیں کھاتا تھا پھل اور میوہ کی قسم سے کسی قدر
تناول کر لیتا تھا چھ دن کے عرصہ میں یہ کرپشنا پوری ہوئی اون روزوں میں سبب بارش
کے چوڑا کوس تک تالاب بھر گیا تھا رانا نے پانی کی اڑا دیکھ کر کنول برج کے اوپر
ایک منزل مکان اور بنائے کا حکم دیا چھ دن چودس کے روز رانا نے اپنے مقام پر آکر
طلد ان اور سکت ساگروان کیا اور جو پوجن باقی رہی تھی اونکو تمام کرنے عرض
سے پھر شروع کئے۔

تمام ہوا

بیٹھ گئے اور کسی مہتموم راجہ نے اون مخصوص تہیوں کی دستگیری نہ کی مگر رانا راج سنگھ
جی جان سے اونکا شریک ہوا اور جزیہ کے دینے سے انکار کیا تب ماہ جنوری ۱۶۷۹ء مطابق
سمت ۱۱ میں اورنگ زیب جمیر میں آیا اور فوج کے مختلف ٹکڑے میواڑ کی لوٹ کھسوٹ
پر بھیجے اور رانا راج سنگھ کو اطاعت کی درخواست کرنے پر مجبور کیا چنانچہ جب اوس
میں مصلحت سمجھ کر صلح کی درخواست گذرائی تو عمدہ عمدہ شرطیں اوسکو عنایت ہوئیں اور جزیہ
کے عیوض میں تھوڑا کٹا اوسکے ملک کا قبول کیا اور کوئی کام اوس کے کام کے سوا اوسکے
نہ نہ ڈالا کہ جو وہ پورو لون کی آمد اور اعانت نکرے۔

بعد اس معاملہ کے بادشاہ دلی کو چلا گیا اور رانا راج سنگھ نے پھر جو وہ پورو والے کو
خفیہ مدد پہونچائی اون روزوں میں جو وہ پورو والے کا حال ایسا ابتر تھا کہ اگر اوسکو رانا
کی دستگیری کی توقع نہ ہوتی تو مایوس ہو کر اپنا وطن چھوڑ دیتا یہ بات بادشاہ کے اوپر
کھل گئی تب اوسنے ماہ جولائی ۱۶۷۹ء مطابق ماہ رجب ۱۰۷۹ھ ہجری موافق سمت ۱۱ میں جمیر کا
قصد کیا اور اس دفعہ ساری قوت و طاقت اپنے راجپوتوں کے پس پا کرنے میں مصروف
کی شاہزادہ معظم کو دکن سے اور شاہزادہ اعظم کو بنگالہ سے واسطے زور دہی راجپوتوں کے
طلب کیا اور ایک بڑی فوج شاہزادہ اکبر کی زیر حکومت سید ہی او میپور کو روانہ کی اوہر سے
شاہزادہ معظم نے جو دکن سے آتا تھا رانا کے ملک حزاب کرنے کو ایک طرف سے بھیجی
اور گجرات کے نائب السلطنت نے گجرات کی طرف سے رانا پر حملہ کیا اسی طرح رامنوڑوں پر
بھی چڑھائیں ہوئیں رانا راج سنگھ چاروں طرف سے دشمنوں کا غلبہ دیکھ کر اربلی پہاڑوں
میں چلا گیا اور اوہ سے پورو وغیرہ شہروں کو بادشاہی فوج نے تباہ کر ڈالے اس عرصہ میں
ماڑواڑ کے رامنوڑوں نے اپنے ملک میں جمع ہو کر بادشاہی افواج کا مقابلہ کیا تب شاہزادہ
اکبر کو مارواڑ میں جسنے کا حکم ہوا اوس موقع پر رانا راج سنگھ نے اوکی ملک اور امداد کی غرض
ماڑواڑ میں بادشاہی آدمیوں کو بڑی بڑی سختیاں پیش آئیں اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ رامنوڑوں
کی ترغیب سے شاہزادہ محمد اکبر اوسنے شامل ہو گیا اور بادشاہی کے لالچ سے اوسنے اپنے
باپ کے اوپر ہتھیار چھوڑ دیے اورنگ زیب ایسے نازک وقت میں اپنے

دوسرا آتمہ رانا راج سنگہ کے جانشینوں کے بیان میں

رانا جی سنگہ

بعد اس معاملہ کے جس کا بیان اول آتمہ میں ہوا بادشاہی فوج رانا کے علاقوں سے اٹھ گئی اور رانا راج سنگہ اودے پور میں پہونچ کر بہت جلد مر گیا جی سنگہ جو اس کا فرزند رشید تھا ریاست آبائی پر بیٹھا اور بھیج سنگہ اودھکا بھائی کسی وجہ سے سیواڑ چھوڑ کر اجیر میں بادشاہ کے پاس چلا گیا بادشاہ نے اوسکو راجہ کا خطاب دیا اور محمد نسیم نامی ایک امیر کو واسطیہ تفریت رانا راج سنگہ کے رانا جی سنگہ کے پاس بھیجا اوس نے وہاں پہونچ کر رانا کو ماتمی کا خلعت پہنایا رانا نے بعد چند روز کے اوسکو رخصت کیا اور چار ہزار روپیہ نقد اور اونیس تھان پارچہ کے اور چار شتر عنایت فرمائے۔

بعدہ اورنگ زیب اجیر سے دکن کی طرف چلا گیا جہاں مرہٹوں کے تسلط اور فسادوں کے باعث اوسکی بڑی ضرورت تھی اور تھوڑی مدت گزرنے پر اودے پور کے دربار سے پھر لڑائی شروع ہوئی یہاں تک کہ ساری راجستان کی ریاستیں باشتناشے بے پورا اور مشرقی جانب کے چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے علاوہ اورنگ زیب کے اخیر سلطنت تک بدخواہ رہیں اگرچہ ان ملکوں میں سخلوں کی خو جین دوڑتی رہیں مگر باوصف اس کے راجپوتوں نے اول کو نہایت تنگ کیا اور بحرات یہ احوال جو اوپر لکھا گیا اکثر الفشن صاحب کی تاریخ ہندوستان کے اردو ترجمہ سے لیا گیا ہے۔

ماثر عالمگیری میں بھی سب حالات تفصیل مندرج ہیں مگر وہ کتا بہ تصبا اور رعایت سے خالی نہیں اس تاریخ الفشن جو بہت سے مترکت ہوں کا خلاصہ ہے اور ایک بڑے نسخہ کی تصنیف ہے اوسکی نسبت زیادہ قابل اعتماد ہے چنانچہ رانا راج سنگہ اور اورنگ زیب کے جو فیصلے ہوا سوین شاہزادہ محمد ظلم کی وصالت سے ہوا بعد ملاقات شاہزادہ اور رانا کے جو راج سندھ تالاب پر ہوئے عہد نامہ لکھا گیا اس اثر عالمگیری۔

مترجمہ ماطر عالمگیری۔

ملا تون سے
اوسکا زرد
وارچو توں
اور محمد
اس بھیجا
ز کے
برچار شتر

کے تسلط
رہنے پر
ستان کی
بن کے
مخلون کی
ورجرات
یا گیا
مالی نہیں
انت زیادہ
ت ہی ہارید

مالوہ وغیرہ صوبوں کو بہت سا لوٹا کھوٹا ہو —
پہلوانی شہ اسم مطابق سمت الٹ تھن ۲۰ برس کچھ نہ کچھ قائم رہی اودسے پور اور
جو وہ پور کے راجپوتوں نے بادشاہی افواج کا خوب خوب مقابلہ کیا غلبہ ہو گئے
تو گجرات اور مالوہ تک جا مارا اور جب مغلوب ہوئے تو پہاڑوں کی گھاٹیوں میں
گھس کر اپنے پر پرزہ درست کئے اودھر دکن میں مرہٹوں نے مخلون کے لشکر پر آفت
ڈال رکھی تھی —

رانا امر سنگھ

شہ اسم مطابق سمت میں رانا جی سنگھ نے وفات پائی اور امر سنگھ اوسکا بیٹا
مسند نشین ہو کر اپنے بزرگوں کے طور پر لڑائی بہادری میں مشغول ہوا اسکے مشن
سات برس بعد اورنگ زیب راجپوتوں اور مرہٹوں کی سرکوبی کی فکر کرتا کرتا
شہ اسم مطابق سمت میں مر گیا اور اوسکے جانشینوں میں قضیہ قضاہ ہونے لگا راجپوتوں
نے دو برس تک مخلون کے مقابلہ سے کچھ فرصت پائی اور اپنے استعلا کی تدبیر
پر بہت صرف کی جب شہ اسم مطابق سمت ہندی میں بہادر شاہ دکن کو جانے لگا
تو راستہ میں راجپوتوں کو بہت سابق کے زیادہ مسدود آسودہ حال پا کر نظر
مصلحت وقت اونسے تصفیہ کرنا چاہا اول رانا امر سنگھ سے عہد نامہ کیا جسکے ذریعہ سے
وہ ملک جو عالمگیر نے اکبر کی اعانت کے جرمانہ میں رکھا تھا واپس دیا گیا اور وہاں کے
ساری مذہبی رسوم کو ویسا ہی جاری کیا کہ جیسے اکبر کے عہد میں جاری تھیں اودھو فوج
رانا سے بطور ملک کے بادشاہی لڑائیوں میں لیجاتی تھی اوسکا لینا آئندہ کو متوقف
ہوا عرض کہ رانا کو ساری باتوں سے خود مختاری حاصل ہو گئی صرف نام کی اطاعت باقی
رہی بیٹے سو آئندہ کو رفتہ رفتہ وہ بھی جاتی رہی اسی طرح جو وہ پور کے راجہ اجیت سنگھ
سے جسکے لیے یہ سب کشت و خون ہو رہا تھا صلح قرار پائی اور بادشاہ راجہ اجیت سنگھ

۴۰۰ تا ۱۱۰۰ اور کربل ٹاؤ صاحب کی تاریخ راجستان جلد ۲ صفحہ ۲۹ —
تاریخ افغنشن صفحہ ۱۱۴۰ اور ٹاؤ راجستان جلد ایک صفحہ ۳۵ —

اور راجہ سوای جی سنگھ کو ہمراہ لیکر دکن کو روانہ ہوا جب باوشاہی لشکر مذکورہ سے اترتا تو یہ دونوں راجہ بادشاہ سے ناراض ہو کر بے حکم وہاں سے چل دیئے تھے میواڑ میں آئے جو غیاثیہ راجگان جے پور اور راناؤن کے مدت سے دشمنی چلی آتی تھی اس لئے رانا امر سنگھ نے اونسے لڑائی کا ارادہ کیا مگر اپنی ماں کی فرمائش سے اس ارادہ کو چھوڑا اور انکو مہمان جھکڑ لینے لگا گیا اور دشمنی کو دوستی کے ساتھ بدل ڈالی بروقت تناول طعام کے جب رانا اونسے ہم پیالہ اور ہم نوالہ بنوا تو انھوں نے اس معاملہ میں امر سنگھ کو رانا سے کہا کہ جو تم آئندہ کو بادشاہوں سے رشتہ داری نہ کرو اور اس بات کی قسم کھاؤ تو خدا آقا نہیں ہم تمہارے ویسے ہی بھائی بند ہیں جیسے پہلے تھے انھوں نے اس بات کو منظور کی اور عہد و پیمان پختہ کر لیا مگر اس کے ساتھ یہ بات بھی بیان کی کہ اب غیاثیہ سیاہ شادی کی رسم بھی جاری ہو جاوے تاکہ بالکل بغاوت جاتی رہے رانا نے کہا کہ اگر اس بات کا عہد نامہ لکھ دو کہ یہاں کی بیٹی سے جو اولاد ہووے وہ دوسری رانیوں کی اولاد سے ترجیح پا کر مسند نشین ہو کرے تو ہمیں منظور ہے راجہ نے اس بات کا بھی عہد نامہ لکھ دیا اور رانا سے رخصت ہو کر اپنے اپنے ملک کو روانہ ہوئے۔

بعد چندے مہاراجہ جیسنگ سوای کی شادی اس رانا کی دختر سے ہوئی جس سے سوای ماہو سنگھ پیدا ہوا مگر مہاراجہ مذکور نے برخلاف قرار داد کے اسکی کچھ عزت اور توقیر نہ کی بلکہ سوای ایسری سنگھ کی بنسبت جو دوسری رانی سے تھا ماہو سنگھ کو بہتر نہ سمجھا رانا کو یہ خبر سنکر بہت رنج ہوا اور حکمت عملی سے ماہو کو اسکی بدن سمیت اپنے پاس بلوا لیا اور یہ ارادہ کیا کہ بعد وفات سوای جیسنگ کو شمشیر کے زور سے اسکو جے پور میں مسند نشین کریں گے۔

رانا سنگھ ام سنگھ

سمت مطابق ۱۶۷۷ء میں رانا سنگھ ام سنگھ مہاراجی اودے پور ہوا

سندھ میں گھسٹون کا غلبہ مالوہ میں ہوا اور انکی فوج نے گجرات میں بھی لوٹ مار مچا دی
تب رانا کو باجی راؤ پیشوا سے موافقت کرنے کی ضرورت پڑی اور اس کے ذریعہ
سے ساہو راجہ کے ساتھ عہدہ پیمان ہوئے لکھنؤ موافق سہ ماہ میں رانا سنگھ رام
نے وفات پائی اور۔

رانا جگت سنگھ

اوسکی جگہ سندھ میں شہنشاہ مطابق شہنشاہ میں راجہ سوای ہی سنگھ کا انتقال
ہوا اور سوای ایسری سنگھ مسند پر بیٹھا جو کہ از روی عہدہ پیمان شہنشاہ مطابق شہنشاہ
کے جے پور کے مندر نشین کا حق سوای مادہ ہو سنگھ کو پہنچتا تھا اس واسطہ رانا
جگت سنگھ کو اس کے باب میں کوشش کرنی پڑی چنانچہ مادہ ہو سنگھ کو ایک ہزار فوج
کے ساتھ جے پور کو بھیجا جب سوای ایسری سنگھ سے مقابلہ ہوا تو سلو مہر کاراؤ
جو میواڑ کے سپاہ کا سردار تھا اور ایسری سنگھ کا خیمہ اپنی صف سے جدا ہو کر
ایسری سنگھ سے جامللا اور اس کے ساتھ ہو کر مادہ ہو سنگھ سے لڑنے لگا یہ حال
دیکھ کر میواڑ کی فوج بھاگ نکلی اور مادہ ہو سنگھ شکست کھا کر رانا
کے پاس آیا رانا کو بہت سوچا ہوا اور اوس وقت ملہا راؤ بلکر کو خط لکھا کہ جو تم ہمارے
بھانجہ مادہ ہو سنگھ کو جے پور میں سندھ نشین کرادو تو تم کو کئی لاکھ روپیہ نقد اور کچھ
علاقہ راج جے پور سے دلایا جائے گا مادہ ملہا راؤ یہ پیغام سنگھ کو دے پور میں
آیا اور رانا سے دستار بدل کر مادہ ہو سنگھ کے ساتھ جے پور پر حملہ آور ہوا اور
بعد واقعات چند در چند کے مادہ ہو سنگھ کو جے پور میں سندھ نشین کیا مگر مادہ ہو
سنگھ نے وہ شرطیں ادا کیں تب ملہا راؤ وہاں سے کوچ کر کے اودے پور میں آیا اور
اون مہاراجہ کا مطالبہ رانا سے کیا رانا نے اس وقت تو اس کو چرب و شیرین
باتوں اور وعدہ وعید سے خوش کر کے رخصت کیا لیکن ملہا راؤ اپنا دعوا بدستور
خود تاراج مالک امیر نامہ۔

سے اودے
اے جو
لے رانا
ہ کو چھوڑ
بر وقت
معائن
اسات
تھے انھوں
یان کی
باقی رہے
وے
رہے
اپنے

یہی جس
کی کچھ
سے تھا
سے مادہ ہو
سنگھ کو

رہوا

اکو تاراج میں سے میواڑ کو طرح طرح کے نقصان پہونچے۔

رانا پر تاب سنگہ اور رانا راج سنگہ

شہنشاہ مطابق ۱۵۲۷ء میں رانا ملکیت سنگہ کا انتقال ہوا اور پر تاب سنگہ اور اس سے تین برس بعد ۱۵۳۰ء مطابق ۱۵۲۸ء میں راج سنگہ ثانی گدی پر بیٹھا ان دونوں راناؤں کے وقت میں ملہارا راؤ ملہار نے جاوہیچ مندرام پورہ بھان پورہ وغیرہ پرگنات متعلقہ میواڑ پر تصرف کر لیا۔

رانا ارسی

۱۵۶۲ء مطابق ۱۵۶۱ء میں رانا راج سنگہ کے وفات کے بعد رانا ارسی سندھ نشین ہوا جو کہ یہاں اگلے راناؤں کے بہ نسبت کچھ الوالعزم اور صاحب حوصلہ تھا اس واسطے اس نے بدعو اسے استر واد پرگنات مذکور کے اہلیا بای پر جو ملہارا راؤ کی جانشین تھی چڑھائی کی مگر اہلیا بای کے لشکر سے شکست کھائی۔

۱۵۶۲ء مطابق ۱۵۶۱ء میں رانا ارسی بھیت سنگہ باڈہ والی بوندی کی ہاتھ سے مارا گیا مختصر بیان اسکا یہ ہے کہ راؤ واجیت سنگہ نے واسطے مندر و بست قوم مینہ کے موضع بٹلیا کے قریب جو میواڑ کے علاقہ میں تھا ایک قلعہ بنایا تھا رانا ارسی اس مداخلت سے ناراض ہو کر کچھ عرصہ بعد اس طرف شکار کھیلنے کو گیا اور راؤ واجیت سنگہ کو بھی واسطے شمول شکار کے بلوایا چند روز یہ دو نو سردار یکجا مل کر اتحاد و شکاری میں مشغول رہے مگر جب رانا کے سردار واسطے مساری قلعہ مذکور کے راؤ واجیت سنگہ سے گفتگو کرتے تھے تو وہ بہت بڑا ماتا تھا لیکن اس معاملہ میں ایسی تکرار ہوئی واجیت سنگہ بہت برہم ہوا اور جب رانا ارسی نے اسکو پان دیکر رخصت کیا تو وہ کچھ دور جا کر ٹوٹا اور رانا ارسی کو برچھا مار کر ہلاک کیا اور کمال سرعت اپنے گھر جا پہونچا ارسی کے سرداروں سے کسی نے معاوضہ نہ کیا

ارادہ کیا اور اسکو موقع وار دات پر جلا کر اودے پور کو چلے آئے ایک کسبی رانا کے
ساتھ سنی ہوئی اوس نے جلتے وقت یہ کہہ کر اسے عالم الغیب اگر راجا واجیت سنگھ نے
رانا کو میو جہ مارا ہے تو وہ بھی اسی یرس میں مر جاوے اوسکی دعا مستجاب ہوئی اور
اجیت سنگھ چھ مہینے بعد چچک سے مر گیا۔

رانا ہیم سنگھ

ارسی کے بعد رانا ہیم سنگھ ایالت پر بیٹھا اور ستائیس برس راج کر کے ۱۸۹۶ء میں
سمت ۴۹ میں سرگیاشی ہوا اور۔

رانا ہیم سنگھ

نے ریاست پائی ان اتان کے وقت میں میواڑ کی ریاست بہت ضعیف ہو گئی
تھی اور دونکر پور بالسنواڑ دیویہ پر تاب گدھ کے راجہ جو پہلے انکے محکوم تھے
خود سر ہو گئے تخاص میواڑ کی سر دارجی بہت کم اطاعت کرتے تھے اور دھکیون
کانور شور مرنڈیر آن تھا رانا کی یہ حالت تھی کہ چوپانچزار روپیہ مانا نہ بخوش بہن
چند پر گنہ راجا رانا ظالم سنگھ جبالاکوٹ کا کامدار اور اسکو دیتا تھا کہ اوسمیں اوسکی
گذر اوقات ہوتی تھی وہ اس عرصہ میں جے پور اور بودہ پور کے راجاؤں میں
کدشن کنور بای و ختر رانا سوصوف کی نسبت پر ہوا اول راجہ ہیم سنگھ والی بودہ پور
سے ہوئی تھی اور بعد انتقال راجہ ہیم سنگھ کے راجہ جگت سنگھ والی جے پور سے
قتلار پائی اور مان سنگھ برادر ہیم سنگھ متوفی نے یہ دعویٰ کیا کہ کدشن کنور
بای سے میں شادی کروں گا دشمنی واقع ہوئی اور راجہ جگت سنگھ نے ماڑواڑ پر چڑھا
کر کے مان سنگھ کو شکست فاحش دی اور بعدہ بیب حقیلش نواب امیر خان نے
جو اول راجہ جگت سنگھ کے ساتھ تھا اور بعدہ مان سنگھ سے مل گیا راجہ جگت سنگھ
اودے پور نہ جاسکا اور اپنی ریاست کو لوٹ آیا اور نواب امیر خان نے رانا ہیم سنگھ
کو کتاب عذرا نجات راجپوتانہ۔

سنگھ اور

بیٹھا ان دونوں

ن پورہ وغیرہ

مارسی سند

۴ حوصلہ تھا

سار راولی

کی ہاتھ سے

۴ دوست

بنایا تھا

۴ پیلے کو گیا

۴ و نو سردا

۴ مساری

۴ اتھا ایک دن

۴ بیچے اوسکو

۴ لاک کیا

۴ ماؤدہ شکر

کے پاس کر ان پوچھ کے انچ کے بدلہ میں پانچ سو روپے کا پرکنہ لے لیا اور کرشن کنواری کو سہرا
 دیا اور جس سے بچ پورا اور جو وہ پور کے راجوں میں صلح ہو گئی ابدال اس معرکہ کے صاحبان
 انگریز بہادر اور رانا بھیم سنگھ سے شہسوار مطابق شہسوار میں خمد نامہ ہوا جس کی رو سے
 وہ یوں کا شہسوار سے اٹھایا گیا اور رانا بھیم سنگھ کو طرح طرح کی افات سے بچو را کر
 اوسکی ریاست میں امن و امان قائم کیا۔

رانا جوان سنگھ

۱۸۲۵ء مطابق شہسوار میں اس رانا کا انتقال ہوا اور رانا جوان سنگھ گدی پر
 بیٹھا اسنے اپنی شادی ریوان علاقہ کھیل کھنڈ میں جا کر بڑی دھوم دھام سے کی
 اور اپنی لڑکی کو راجہ محکم سنگھ والی کشنگڑہ کے ساتھ بیاہ دی۔
 ۱۸۳۱ء بھیمی مطابق ۱۸۳۱ء موافق شہسوار میں بروقت دربار گورنری کے
 رانے نے سرکار کے اہلکار سے اجیر ہو چکر لارڈ ولیم بینک بہادر گورنر جنرل ہند کی
 ملاقات کی اس دربار میں رانا موصوف کی بہت عزت اور توقیر ہوئی جو کہ رانا جوان سنگھ
 کے کوئی اولاد نہ تھی اس لیے اسنے سردار سنگھ باگھور کے راوجی کے بیٹے کو جو
 مہاراج ناتھ جی رانا سنگھ ام سنگھ کے چوتے بھائی کا پوتا تھا متبنی کیا پٹنا نچہ
 سردار سنگھ۔

رانا سردار سنگھ اور سروپ سنگھ

بعد انتقال رانا جوان سنگھ کے رانا ہوا مگر یہ بھی لا ولد تھا اس لیے اسنے
 سروپ سنگھ اپنے برادر کو متبنی کیا جو بعد وفات اوسکے شہسوار میں گدی پر بیٹھا رانا
 سروپ سنگھ مرد فیاض اور کمال سخی تھا اوسنے لاکھوں روپیہ خیرات کیے اور
 ریاست کا خوب انتظام کیا اور غیر ملک کے آدمیوں سے جو اسکی قدروانی کا شہر
 سنگھ دور دور سے اودے پور میں آتے تھے اچھا سلوک برتا اور کسی کو بے نیل م

ہو رہا کی کوئی
کے صاحبان
سبکی رو سے
سے چھوڑا کر

نگہ گدی پر
ہام سے کی

ری کے
نیل ہندی کی
کہ رانا جواں
بیٹے کو جو
پہنا نچھ

سنے
بیٹیا رانا
کیے اور
نی کا شہر
بے نیل م

نہ جانے دیا چنانچہ ایک سیکرٹری اومی اوسکے احسان کے ممنون اور مشکور ہیں۔
عذر ۱۸۷۸ء میں اپنے ریاست کا ایسا انتظام کیا کہ کسی قسم کا فتنہ اور فساد نہ ہو
پایا صاحبان انگریز بہادر اوس سے بہت خوش ہوئے مگر اوس ہنگامہ میں اوس نے
کپتان شہر صاحب جنٹ کے مشورت سے علاقہ نیپا ہریہ متعلقہ ریاست ٹونک
کو دالیا تھا سو دو تین برس بعد ۱۸۷۹ء کے دربار میں لارڈ کیننگ صاحب بہا
نے نواب ٹونک کو واپس دلا دیا یہ انتقال رانا سروپ سنگھ کے سہ ۱۹۱۱ء میں۔

مہارانا سمبھو سنگھ

جورانا سروپ سنگھ کے بھتیجے اور فرزند تہنی ہیں میواڑ کی ریاست ملی جو کہ برہوت
منڈی کے رانا سمبھو سنگھ بہادر نور و سال تھے اس لیے تابع ہونے والے میواڑ
میں اجنبی کا ہند و لبست رہا اور صاحب اجنٹ بہادر نے جو کرنل ایڈن صاحب
تھے رانا صاحب کی تربیت کی چنانچہ رانا صاحب ہندی فارسی انگریزی سنسکرت
میں خوب ماہر ہو گئے ۱۸۷۹ء مطابق سہ ۱۹۲۲ء میں کہ جب راجپوت الہی سے جہلوت
کو سپہ نچے تو اوند کو ریاست کے سب اختیار دے گئے اب رانا صاحب کمال لڑ
ضبط اور عدل انصاف کے ساتھ نگرانی کرتے ہیں خداوند کو سلامت رکھے
سال گذشتہ یعنی ۱۸۷۸ء میں باہ نور مہر جب اجمیر میں دربار ہوا تھا تو مہارانا صاحب
واسطے ملاقات لارڈ میو بہادر کے تشریف لائے تھے اور داد و بخش سے اجمیر
خوب نام کر گئے کرنل جاننگسن صاحب بہادر بالفعل اس ریاست کے اجنبیان

فقط

تیسرا

کی شکل ہے

اس میں قطع میماٹ کے سرواڑوں کی جو مدارائے کے خاندان سے ہیں بقید سال سمیت گنت سرت ہے جس کی یہ بات معلوم ہوتی ہے کھانا سورا فلان				
کثیف	تھا	کھانا	کھانا	
مداول ہر ملک کے دہیے سے بڑا کہ ملک جو ملکوں میں گنت میں ہوا اسی طرح کے ہر نشین کے لیے جو دنیا میں ہے کہ بڑا جانی تو اب کی جگہ بیتا اور جو بڑے کو دوسرا نشے علی کہ ہر ملک دنیا میں ہے کہ بڑا جانی تھا بیکار بیکار دنیا میں تھا بیکار بیکار	تھا	کھانا	کھانا	
مداول ہر ملک کے دہیے سے بڑا کہ ملک جو ملکوں میں گنت میں ہوا اسی طرح کے ہر نشین کے لیے جو دنیا میں ہے کہ بڑا جانی تو اب کی جگہ بیتا اور جو بڑے کو دوسرا نشے علی کہ ہر ملک دنیا میں ہے کہ بڑا جانی تھا بیکار بیکار دنیا میں تھا بیکار بیکار	تھا	کھانا	کھانا	
مداول ہر ملک کے دہیے سے بڑا کہ ملک جو ملکوں میں گنت میں ہوا اسی طرح کے ہر نشین کے لیے جو دنیا میں ہے کہ بڑا جانی تو اب کی جگہ بیتا اور جو بڑے کو دوسرا نشے علی کہ ہر ملک دنیا میں ہے کہ بڑا جانی تھا بیکار بیکار دنیا میں تھا بیکار بیکار	تھا	کھانا	کھانا	

نویں نمبر —

نمبر	نام سٹاپاٹھنا	نام سٹاپاٹھنا	نام سٹاپاٹھنا	نام سٹاپاٹھنا	نام سٹاپاٹھنا	نام سٹاپاٹھنا
۶	لاڈو	اجابی	سارانا لکھنا	سمت ۱۲	اجابی کی اولاد کا نوٹ میں ہے۔	کیفیت
۷	دیو پیا	کھیر کرن	راناموگی	سمت ۱۳	دیولید والوں نے اپنے جاگیر کو جوست کیا گیا نہ اس پر مستقر لدی ورنہ مقام ہکا پر گئے ہو۔	
۸	دیو د	مسعل	راناپرتا	سمت ۱۴	ابنک مسعل کی اولاد کے قبضہ میں ہے۔	
۹	کھنڈو کا د	پھرا ہی	اینا	اینا	اس ٹکنا نے ست گروپ وغیرہ ٹکنا دار ہو گئے۔	
۱۰	شاہ پورہ	سورج	راناموگی	سمت ۱۵	شاہ پورہ اب جہاں گانہ پراست انجی ہڈی کے تعلق ہے۔	
۱۱	کالو کر تہ	غریب	راناموگی	سمت ۱۶	ابنک بہتور ہے۔	

ایک دستور ہے۔

۱۲ صفحہ

۱۳ کتابت سنگ

۱۴ اس کی

۱۵ لکھنؤ

۱۱

ایک دستور ہے۔

۱۶ م

۱۷ کتابت سنگ

۱۸ اس کی

۱۹ لکھنؤ

۱۳

یہ شکا ذاب خالص میں ہے۔

۱۰

۱۱ کتابت سنگ

۱۲ راجہ پت سنگ

۱۳ نمبر ۵

۱۳

ایک موجود ہے۔

۱۰

۱۱ کتابت سنگ

۱۲ کتابت سنگ

۱۳ بھوناس

۱۳

ایضاً

۱۴

۱۵ کتابت سنگ

۱۶ آئینہ سنگ

۱۷ کاروبی

۱۵

ایضاً

۱۴

۱۵ کتابت سنگ

۱۶ کتابت سنگ

۱۷ بادشاہی

۱۶

حیات

لاکھ لاکھ شکر ہے اوس خداوند حقیقی کا کہ جسکی فضل و کرم راج پرستی کا نتیجہ
مہ تمون اور جواشی کے اختتام کو پہونچا اسکی تکمیل اور ترتیب جس طرح اس
ہیچمدان کے پیش ہمارا خاطر تھی اوسی طرح ظہور میں آئی۔

اب صاحبان علم ہنر و خاندان منض و کرم سے امید ہے کہ اس میں جہان
کسین غلطی و کمبین قلم اصلاح سے درست فرما دیں اور حق تو یوں ہے کہ اس ہیچمدان
نے کتاب ہذا کی صحت اور اوسکے مطالب کی تحقیقات اور تاریخچی کتابوں سے
مطابقت کرنے میں کمال محنت کی ہے اور ہندی فارسی انگریزی سنوں کے
ملائے اور اوسکے اختلافات کو دور کرنے میں نہایت خون جگر کھایا ہے جو
لوگ کہ تصنیف تالیف اور تحقیقات علمی کے مشکلات اور نشیب و فراز
کو جانتے ہیں وہ ہی اس ہیچمدان کے محنت اور مشقت کو سمجھیں گے یا صاحبان
انگریز بہادر و امرا و قباہم جو اہل علم کے قدردان اور نکتہ نواز ہیں اس کا دوست
کی داد دیں گے فقط مرقوم ۱۶۔ ماہ اگست ۱۸۷۸ء بندہ دیوبند پرست و

اس کتاب کی تصنیف و تالیف کا سبب یہ ہے جو مال و مال کی زندگی کے سون میں واقع ہوا ہے۔

فہرست مطالب راج پستی

نمبر	دیاچہ	صفحہ
۱	پہلا سرگ	۱
۲	خاندان اوچپور کا نسب نامہ سے راج تک	۲
۳	تیسرا سرگ	۵
۴	چوتھا سرگ	۱۲
۵	پانچواں سرگ	۲۶
۶	چھٹا سرگ	۴۱
۷	ساتواں سرگ	۴۲
۸	آٹھواں سرگ	۴۴
۹	نواں سرگ	۵۱
۱۰	دسواں سرگ	۵۳
۱۱	گیارہواں سرگ	۵۵
۱۲	بارہواں سرگ	۵۶
۱۳	تیرہواں سرگ	۵۸
۱۴	چودھواں سرگ	۶۰
۱۵	پندرہواں سرگ	۶۱
۱۶	سولہواں سرگ	۶۳
۱۷	عاشقیت اور چاندنیوں کے	۶۴
۱۸	پہلا تہہ رانا راج سنگھ کا بقیہ بیان	۶۴
۱۹	دوسرا تہہ رانا راج سنگھ کے جانشینوں کا بیان حال کے مہارانا صاحب تک	۶۴
۲۰	تیسرا تہہ مہارانا کے خاندان کی فہرست	۶۴
۲۱	خاتمہ مشورہ مودت کے	۶۹

نمبر	صفحہ
۱	۱
۲	۲
۳	۵
۴	۱۲
۵	۲۶
۶	۴۱
۷	۴۲
۸	۴۴
۹	۵۱
۱۰	۵۳
۱۱	۵۵
۱۲	۵۶
۱۳	۵۸
۱۴	۶۰
۱۵	۶۱
۱۶	۶۳
۱۷	۶۴
۱۸	۶۴
۱۹	۶۴

حاشیہ کے مطالب کی فہرست

صفحہ	مطالب	نمبر
۳	بحث ایک قسم برہمنوں کی ہے	۱
۴	راج سمندر کی تعمیر کا سمیت اور اگلے رکھیشرون کی شرح	۲
۵	بابو پران میں لکھے ہوئے ناموں کی شرح	۳
۶	بابت صحت فہرست کے	۴
۱۰	بابت اختتام کار راجہ برہمہل کے	۵
۱۱ و ۱۲	بابت اختتام سورج خنس کے راجہ سووتر کے بعد	۶
۱۳ و ۱۴	بیسے راج کے راجہ ہانی اور اوسکی نئی ریاست قائم کرنا کی تحقیقات میں سائن	۷
۱۵ و ۱۶	گوہ کے حالات اور نوشیروان کی چڑھائی کی تحقیقات میں	۸
۱۷	بابا راول کی سرگذشت کا خلاصہ بہوجب تو اسخ کے	۹
۱۸ و ۱۹	بابا راول کا بیج رکھیش سے فیض پانا	۱۰
۲۰	بابا راول کے سنون کی تحقیقات میں	۱۱
۲۱	بابا راول کا چتور میں جانا اور محمد قاسم سے لڑکر فتح پانا اور چتور میں قیدی کرنا	۱۲
۲۲ و ۲۳	راج پرستی اور بہارت برشی کی فہرست کا مختلف ہونا	۱۳
۲۴ و ۲۵	بہارت برشی کی فہرست اور کمان راول کا ذکر	۱۴
۲۶	راول سمر سنگہ کے جلوں میں از روی تواریخ کے ایک تین سو پینس کا تفاوت	۱۵
۲۷	دونگر پور	۱۶
۲۸	بہارت برشی کی بقیہ فہرست	۱۷
۲۹	اسی اور اراجی سنگہ رانا لکشم سنگہ کے جانشینوں کے اختلاف میں	۱۸
۳۰ و ۳۱	علاء الدین کی چتور پر چڑھائی رانی پداوت کے واسطے اور عمر وغیرہ کا حال	۱۹

صفحہ	بابا راول کے
۱	برکھوئی شہنشاہ
۳
۵
۱۲
۱۲
۲۶
۲۱
۲۴
۲۴
۵۱
۵۳
۵۵
۵۵
۵۸
۶۰
۶۱
۶۳
۶۴
۶۴
۶۴
۶۹

صفحہ	مطالب	نمبر
۲۵۳۲	کوہنہ رانا کا اور اس کے جانشینوں کا بیان۔	۲۰
۲۵۳۴	سافکارانا کی لڑائیاں۔	۲۱
۲۵۳۸	رانارتھ سی بکرماجیت بن ہیراودی سنگھ کے حالات میں اور اکبر کی چٹائی۔	۲۲
۲۵۴۰	راجہ مان سنگھ کی میواڑ پر چڑھائی اور رانا پرتاب سنگھ سے مقابلہ ہونا۔	۲۳
۲۵۴۱	بابت تحقیقات آسنے اکبر کے اور امر سنگھ کا پکڑ لیا جانا قبیل خاٹھانان کو اور	۲۴
۲۵۴۲	شاہزادہ سلیم کا تعجب ہونا۔	۲۵
۲۵۴۳	شہباز خان کی میواڑ پر یورش کرنا اور رانا پرتاب سنگھ کا بھاڑوں میں چھپنا	۲۶
۲۵۴۴	رانا پرتاب سنگھ کی وفات بموجب اکبر نامہ کے اور امر سنگھ کا سند نشین ہونا	۲۷
۲۵۴۵	راجہ مان سنگھ اور شاہزادہ سلیم کی چٹائی۔	۲۸
۲۵۴۶	اکبر کا انتقال جہانگیر کا بادشاہ ہونا اور اس کی فوجوں کی میواڑ پر یورش	۲۹
۲۵۴۷	اور آخر میں خود جہانگیر کا اجیر میں آنا اور شاہزادہ فرم کو رانا کی مہم پر	۳۰
۲۵۴۸	بھیجنا اور اس کی فتوحات اور رانا امر سنگھ کی مصالحت کا بیان۔	۳۱
۲۵۴۹	پرتاب سنگھ کی وفات راج پرستی کی رو سے جہانگیر کے عہد میں ہونا	۳۲
۲۵۵۰	اور اس کے صحیح و غلط ہونے پر مولف کی تحقیقات اور سند جہری و سبت کا	۳۳
۲۵۵۱	تفاوت نکال کر اکبر نامہ کے تحریر کو صحیح رکھنا اور بہت سے واقعات کو	۳۴
۲۵۵۲	سندوں کی مطابقت۔	۳۵
۲۵۵۳	مولف کی رائے بابت جنگ سیرم چٹ کے۔	۳۶
۲۵۵۴	رانا امر سنگھ کا شاہزادہ فرم سے ملاقات کرنا اور کنوڑ کے سنگھ کا اجیر میں جہانگیر کو پکڑ	۳۷
۲۵۵۵	لے لینا اور شاہزادہ فرم کے رانا کے برہان جب کہ وہ باپ سے باغی تھا۔	۳۸
۲۵۵۶	شاہزادہ فرم اور رانا کنوڑ سنگھ کی ملاقات۔	۳۹
۲۵۵۷	بابت شاہی و فخران خاندان رانا کے۔	۴۰
۲۵۵۸	مولف کو رانا جنگ سنگھ کا۔	۴۱

شماره	مبلغ	توضیحات
۱	۳۵	اول
۲	۳۴	دوم
۳	۳۹	سوم
۴	۳۸	چهارم
۵	۳۹	پنجم
۶	۴۰	ششم
۷	۴۱	هفتم
۸	۴۲	هشتم
۹	۴۳	نهم
۱۰	۴۴	دهم
۱۱	۴۵	یازدهم
۱۲	۴۶	پنجم
۱۳	۴۷	ششم
۱۴	۴۸	هفتم
۱۵	۴۹	هشتم
۱۶	۵۰	نهم
۱۷	۵۱	دهم
۱۸	۵۲	یازدهم
۱۹	۵۳	پنجم
۲۰	۵۴	ششم
۲۱	۵۵	هفتم
۲۲	۵۶	هشتم
۲۳	۵۷	نهم
۲۴	۵۸	دهم
۲۵	۵۹	یازدهم
۲۶	۶۰	پنجم
۲۷	۶۱	ششم
۲۸	۶۲	هفتم
۲۹	۶۳	هشتم
۳۰	۶۴	نهم
۳۱	۶۵	دهم
۳۲	۶۶	یازدهم
۳۳	۶۷	پنجم
۳۴	۶۸	ششم
۳۵	۶۹	هفتم
۳۶	۷۰	هشتم
۳۷	۷۱	نهم
۳۸	۷۲	دهم
۳۹	۷۳	یازدهم
۴۰	۷۴	پنجم
۴۱	۷۵	ششم
۴۲	۷۶	هفتم
۴۳	۷۷	هشتم
۴۴	۷۸	نهم
۴۵	۷۹	دهم
۴۶	۸۰	یازدهم
۴۷	۸۱	پنجم
۴۸	۸۲	ششم
۴۹	۸۳	هفتم
۵۰	۸۴	هشتم
۵۱	۸۵	نهم
۵۲	۸۶	دهم
۵۳	۸۷	یازدهم
۵۴	۸۸	پنجم
۵۵	۸۹	ششم
۵۶	۹۰	هفتم
۵۷	۹۱	هشتم
۵۸	۹۲	نهم
۵۹	۹۳	دهم
۶۰	۹۴	یازدهم
۶۱	۹۵	پنجم
۶۲	۹۶	ششم
۶۳	۹۷	هفتم
۶۴	۹۸	هشتم
۶۵	۹۹	نهم
۶۶	۱۰۰	دهم
۶۷	۱۰۱	یازدهم
۶۸	۱۰۲	پنجم
۶۹	۱۰۳	ششم
۷۰	۱۰۴	هفتم
۷۱	۱۰۵	هشتم
۷۲	۱۰۶	نهم
۷۳	۱۰۷	دهم
۷۴	۱۰۸	یازدهم
۷۵	۱۰۹	پنجم
۷۶	۱۱۰	ششم
۷۷	۱۱۱	هفتم
۷۸	۱۱۲	هشتم
۷۹	۱۱۳	نهم
۸۰	۱۱۴	دهم
۸۱	۱۱۵	یازدهم
۸۲	۱۱۶	پنجم
۸۳	۱۱۷	ششم
۸۴	۱۱۸	هفتم
۸۵	۱۱۹	هشتم
۸۶	۱۲۰	نهم
۸۷	۱۲۱	دهم
۸۸	۱۲۲	یازدهم
۸۹	۱۲۳	پنجم
۹۰	۱۲۴	ششم
۹۱	۱۲۵	هفتم
۹۲	۱۲۶	هشتم
۹۳	۱۲۷	نهم
۹۴	۱۲۸	دهم
۹۵	۱۲۹	یازدهم
۹۶	۱۳۰	پنجم
۹۷	۱۳۱	ششم
۹۸	۱۳۲	هفتم
۹۹	۱۳۳	هشتم
۱۰۰	۱۳۴	نهم
۱۰۱	۱۳۵	دهم
۱۰۲	۱۳۶	یازدهم
۱۰۳	۱۳۷	پنجم
۱۰۴	۱۳۸	ششم
۱۰۵	۱۳۹	هفتم
۱۰۶	۱۴۰	هشتم
۱۰۷	۱۴۱	نهم
۱۰۸	۱۴۲	دهم
۱۰۹	۱۴۳	یازدهم
۱۱۰	۱۴۴	پنجم
۱۱۱	۱۴۵	ششم
۱۱۲	۱۴۶	هفتم
۱۱۳	۱۴۷	هشتم
۱۱۴	۱۴۸	نهم
۱۱۵	۱۴۹	دهم
۱۱۶	۱۵۰	یازدهم
۱۱۷	۱۵۱	پنجم
۱۱۸	۱۵۲	ششم
۱۱۹	۱۵۳	هفتم
۱۲۰	۱۵۴	هشتم
۱۲۱	۱۵۵	نهم
۱۲۲	۱۵۶	دهم
۱۲۳	۱۵۷	یازدهم
۱۲۴	۱۵۸	پنجم
۱۲۵	۱۵۹	ششم
۱۲۶	۱۶۰	هفتم
۱۲۷	۱۶۱	هشتم
۱۲۸	۱۶۲	نهم
۱۲۹	۱۶۳	دهم
۱۳۰	۱۶۴	یازدهم
۱۳۱	۱۶۵	پنجم
۱۳۲	۱۶۶	ششم
۱۳۳	۱۶۷	هفتم
۱۳۴	۱۶۸	هشتم
۱۳۵	۱۶۹	نهم
۱۳۶	۱۷۰	دهم
۱۳۷	۱۷۱	یازدهم
۱۳۸	۱۷۲	پنجم
۱۳۹	۱۷۳	ششم
۱۴۰	۱۷۴	هفتم
۱۴۱	۱۷۵	هشتم
۱۴۲	۱۷۶	نهم
۱۴۳	۱۷۷	دهم
۱۴۴	۱۷۸	یازدهم
۱۴۵	۱۷۹	پنجم
۱۴۶	۱۸۰	ششم
۱۴۷	۱۸۱	هفتم
۱۴۸	۱۸۲	هشتم
۱۴۹	۱۸۳	نهم
۱۵۰	۱۸۴	دهم
۱۵۱	۱۸۵	یازدهم
۱۵۲	۱۸۶	پنجم
۱۵۳	۱۸۷	ششم
۱۵۴	۱۸۸	هفتم
۱۵۵	۱۸۹	هشتم
۱۵۶	۱۹۰	نهم
۱۵۷	۱۹۱	دهم
۱۵۸	۱۹۲	یازدهم
۱۵۹	۱۹۳	پنجم
۱۶۰	۱۹۴	ششم
۱۶۱	۱۹۵	هفتم
۱۶۲	۱۹۶	هشتم
۱۶۳	۱۹۷	نهم
۱۶۴	۱۹۸	دهم
۱۶۵	۱۹۹	یازدهم
۱۶۶	۲۰۰	پنجم
۱۶۷	۲۰۱	ششم
۱۶۸	۲۰۲	هفتم
۱۶۹	۲۰۳	هشتم
۱۷۰	۲۰۴	نهم
۱۷۱	۲۰۵	دهم
۱۷۲	۲۰۶	یازدهم
۱۷۳	۲۰۷	پنجم
۱۷۴	۲۰۸	ششم
۱۷۵	۲۰۹	هفتم
۱۷۶	۲۱۰	هشتم
۱۷۷	۲۱۱	نهم
۱۷۸	۲۱۲	دهم
۱۷۹	۲۱۳	یازدهم
۱۸۰	۲۱۴	پنجم
۱۸۱	۲۱۵	ششم
۱۸۲	۲۱۶	هفتم
۱۸۳	۲۱۷	هشتم
۱۸۴	۲۱۸	نهم
۱۸۵	۲۱۹	دهم
۱۸۶	۲۲۰	یازدهم
۱۸۷	۲۲۱	پنجم
۱۸۸	۲۲۲	ششم
۱۸۹	۲۲۳	هفتم
۱۹۰	۲۲۴	هشتم
۱۹۱	۲۲۵	نهم
۱۹۲	۲۲۶	دهم
۱۹۳	۲۲۷	یازدهم
۱۹۴	۲۲۸	پنجم
۱۹۵	۲۲۹	ششم
۱۹۶	۲۳۰	هفتم
۱۹۷	۲۳۱	هشتم
۱۹۸	۲۳۲	نهم
۱۹۹	۲۳۳	دهم
۲۰۰	۲۳۴	یازدهم
۲۰۱	۲۳۵	پنجم
۲۰۲	۲۳۶	ششم
۲۰۳	۲۳۷	هفتم
۲۰۴	۲۳۸	هشتم
۲۰۵	۲۳۹	نهم
۲۰۶	۲۴۰	دهم
۲۰۷	۲۴۱	یازدهم
۲۰۸	۲۴۲	پنجم
۲۰۹	۲۴۳	ششم
۲۱۰	۲۴۴	هفتم
۲۱۱	۲۴۵	هشتم
۲۱۲	۲۴۶	نهم
۲۱۳	۲۴۷	دهم
۲۱۴	۲۴۸	یازدهم
۲۱۵	۲۴۹	پنجم
۲۱۶	۲۵۰	ششم
۲۱۷	۲۵۱	هفتم
۲۱۸	۲۵۲	هشتم
۲۱۹	۲۵۳	نهم
۲۲۰	۲۵۴	دهم
۲۲۱	۲۵۵	یازدهم
۲۲۲	۲۵۶	پنجم
۲۲۳	۲۵۷	ششم
۲۲۴	۲۵۸	هفتم
۲۲۵	۲۵۹	هشتم
۲۲۶	۲۶۰	نهم
۲۲۷	۲۶۱	دهم
۲۲۸	۲۶۲	یازدهم
۲۲۹	۲۶۳	پنجم
۲۳۰	۲۶۴	ششم
۲۳۱	۲۶۵	هفتم
۲۳۲	۲۶۶	هشتم
۲۳۳	۲۶۷	نهم
۲۳۴	۲۶۸	دهم
۲۳۵	۲۶۹	یازدهم
۲۳۶	۲۷۰	پنجم
۲۳۷	۲۷۱	ششم
۲۳۸	۲۷۲	هفتم
۲۳۹	۲۷۳	هشتم
۲۴۰	۲۷۴	نهم
۲۴۱	۲۷۵	دهم
۲۴۲	۲۷۶	یازدهم
۲۴۳	۲۷۷	پنجم
۲۴۴	۲۷۸	ششم
۲۴۵	۲۷۹	هفتم
۲۴۶	۲۸۰	هشتم
۲۴۷	۲۸۱	نهم
۲۴۸	۲۸۲	دهم
۲۴۹	۲۸۳	یازدهم
۲۵۰	۲۸۴	پنجم
۲۵۱	۲۸۵	ششم
۲۵۲	۲۸۶	هفتم
۲۵۳	۲۸۷	هشتم
۲۵۴	۲۸۸	نهم
۲۵۵	۲۸۹	دهم
۲۵۶	۲۹۰	یازدهم
۲۵۷	۲۹۱	پنجم
۲۵۸	۲۹۲	ششم
۲۵۹	۲۹۳	هفتم
۲۶۰	۲۹۴	هشتم
۲۶۱	۲۹۵	نهم
۲۶۲	۲۹۶	دهم
۲۶۳	۲۹۷	یازدهم
۲۶۴	۲۹۸	پنجم
۲۶۵	۲۹۹	ششم
۲۶۶	۳۰۰	هفتم
۲۶۷	۳۰۱	هشتم
۲۶۸	۳۰۲	نهم
۲۶۹	۳۰۳	دهم
۲۷۰	۳۰۴	یازدهم
۲۷۱	۳۰۵	پنجم
۲۷۲	۳۰۶	ششم
۲۷۳	۳۰۷	هفتم
۲۷۴	۳۰۸	هشتم
۲۷۵	۳۰۹	نهم
۲۷۶	۳۱۰	دهم
۲۷۷	۳۱۱	یازدهم
۲۷۸	۳۱۲	پنجم
۲۷۹	۳۱۳	ششم
۲۸۰	۳۱۴	هفتم
۲۸۱	۳۱۵	هشتم
۲۸۲	۳۱۶	نهم
۲۸۳	۳۱۷	دهم
۲۸۴	۳۱۸	یازدهم
۲۸۵	۳۱۹	پنجم
۲۸۶	۳۲۰	ششم
۲۸۷	۳۲۱	هفتم
۲۸۸	۳۲۲	هشتم
۲۸۹	۳۲۳	نهم
۲۹۰	۳۲۴	دهم
۲۹۱	۳۲۵	یازدهم
۲۹۲	۳۲۶	پنجم
۲۹۳	۳۲۷	ششم
۲۹۴	۳۲۸	هفتم
۲۹۵	۳۲۹	هشتم
۲۹۶	۳۳۰	نهم
۲۹۷	۳۳۱	دهم
۲۹۸	۳۳۲	یازدهم
۲۹۹	۳۳۳	پنجم
۳۰۰	۳۳۴	ششم
۳۰۱	۳۳۵	هفتم
۳۰۲	۳۳۶	هشتم
۳۰۳	۳۳۷	نهم
۳۰۴	۳۳۸	دهم
۳۰۵	۳۳۹	یازدهم
۳۰۶	۳۴۰	پنجم
۳۰۷	۳۴۱	ششم
۳۰۸	۳۴۲	هفتم
۳۰۹	۳۴۳	هشتم
۳۱۰	۳۴۴	نهم
۳۱۱	۳۴۵	دهم
۳۱۲	۳۴۶	یازدهم
۳۱۳	۳۴۷	پنجم
۳۱۴	۳۴۸	ششم
۳۱۵	۳۴۹	هفتم
۳۱۶	۳۵۰	هشتم
۳۱۷	۳۵۱	نهم
۳۱۸	۳۵۲	دهم
۳۱۹	۳۵۳	یازدهم
۳۲۰	۳۵۴	پنجم
۳۲۱	۳۵۵	ششم
۳۲۲	۳۵۶	هفتم
۳۲۳	۳۵۷	هشتم
۳۲۴	۳۵۸	نهم
۳۲۵	۳۵۹	دهم
۳۲۶	۳۶۰	یازدهم
۳۲۷	۳۶۱	پنجم
۳۲۸	۳۶۲	ششم
۳۲۹	۳۶۳	هفتم
۳۳۰	۳۶۴	هشتم
۳۳۱	۳۶۵	نهم
۳۳۲	۳۶۶	دهم
۳۳۳	۳۶۷	یازدهم
۳۳۴	۳۶۸	پنجم
۳۳۵	۳۶۹	ششم
۳۳۶	۳۷۰	هفتم
۳۳۷	۳۷۱	هشتم
۳۳۸	۳۷۲	نهم
۳۳۹	۳۷۳	دهم
۳۴۰	۳۷۴	یازدهم
۳۴۱	۳۷۵	پنجم
۳۴۲	۳۷۶	ششم
۳۴۳	۳۷۷	هفتم
۳۴۴	۳۷۸	هشتم
۳۴۵	۳۷۹	نهم
۳۴۶	۳۸۰	دهم
۳۴۷	۳۸۱	یازدهم
۳۴۸	۳۸۲	پنجم
۳۴۹	۳۸۳	ششم
۳۵۰	۳۸۴	هفتم
۳۵۱	۳۸۵	هشتم
۳۵۲	۳۸۶	نهم
۳۵۳	۳۸۷	دهم
۳۵۴	۳۸۸	یازدهم
۳۵۵	۳۸۹	پنجم
۳۵۶	۳۹۰	ششم
۳۵۷	۳۹۱	هفتم
۳۵۸	۳۹۲	هشتم
۳۵۹	۳۹۳	نهم
۳۶۰	۳۹۴	دهم
۳۶۱	۳۹۵	یازدهم
۳۶۲	۳۹۶	پنجم
۳۶۳	۳۹۷	ششم
۳۶۴	۳۹۸	هفتم
۳۶۵	۳۹۹	دهم
۳۶۶	۴۰۰	یازدهم
۳۶۷	۴۰۱	پنجم
۳۶۸	۴۰۲	ششم
۳۶۹	۴۰۳	هفتم
۳۷۰	۴۰۴	هشتم
۳۷۱	۴۰۵	نهم
۳۷۲	۴۰۶	دهم
۳۷۳	۴۰۷	یازدهم
۳۷۴	۴۰۸	پنجم
۳۷۵	۴۰۹	ششم
۳۷۶	۴۱۰	هفتم
۳۷۷	۴۱۱	

صفحہ	مطالب	نمبر
۴۲	راج پرستی کے کاتب کی سہو پر افسووس۔	۳۵
۴۳	شاہ جہان کا واسطہ اندام قلعہ چتور کے سودا خان کو پہنچنا۔	۳۶
۴۴	راج پرستی میں اکثر واقعات آگے پیچھے لکھ رہیں۔	۳۹
۴۵	راناراج سنگھ نے جن جن مقاموں پر تاخت و تاراج کی اونکی شرح۔	۳۸
۴۶	اول مقاموں میں جس جس راج کی غلطی رہی ہے اونکے نام۔	۳۹
۴۷	اس امر کی بحث کہ راناراج سنگھ نے مہاراجا ہشی لکھون میں دستبرد کی۔	۴۰
۴۸	اوسوقت سلطنت دہلی کی کیا حالت تھی۔	۴۱
۴۹	کنور لعل سنگھ کا اورنگ زیب کے پاس جانا۔	۴۲
۵۰	پر تشہہا کے منہ۔	۴۳
۵۱	سپ شاستر۔	۴۴
۵۲	سمجھو نکا تفاوت۔	۴۵
۵۳	برت وہی سند ہے پر اچیت اور پروکشتا کی شرح۔	۴۶

خاتمہ الطبع

اول ستایش پرستی اور نیایش پرستی ہے بعد خدمت عالی و حجت شایقین انگلیں
 میں یہ التماس کرتی ہوں کہ اندرون سندھ یادگار پرستی تاریخ راج پرستی کا نامہ رانایان
 راجپوتانہ تصنیف کیجئے اور یہ کتب خانہ کے کتب خانہ میں راج پرستی کے نامہ رانایان
 کنہ کرایا اور جادو اور اسے بہرین عالم فن کی کوشش کے سبب خواہش بھراں برس صاحب
 بہادر پولیسٹیکل ایجنٹ سابق ہاڈوٹی اور کپتان جرنل بلیر صاحب اسٹنٹ گورنر جنرل
 راجپوتانہ کے سنسکرت زبان سے انگریزی زبان میں در آیا اور جامع ہر گونہ استعداد منشی
 دی پر شاد صاحب نے انگریزی سے اردو میں خط انیس کا پیرایہ دیا ہر طرح سے حقیقت میں یہ کتاب
 کیا طبع نامی و گرامی جناب فیض آباد منشی نوال کشو صاحب نے فتح کا پور میں اہتمام

صفحہ	مطالب	نمبر
۴۵ و ۴۶		
۴۶ و ۴۷		
۴۹ و ۵۰	دلی۔	
۵۰	پونا۔	
۵۱	واور۔	
۵۲	پہلیا۔	
۵۳	میں۔	
۵۴	دیرین۔	
۵۵	ایضا۔	
۵۶	پہلیا۔	
۵۷	پہلیا۔	
۵۸	پہلیا۔	
۵۹	پہلیا۔	
۶۰	پہلیا۔	
۶۱	پہلیا۔	
۶۲	پہلیا۔	
۶۳	پہلیا۔	
۶۴	پہلیا۔	
۶۵	پہلیا۔	
۶۶	پہلیا۔	
۶۷	پہلیا۔	
۶۸	پہلیا۔	
۶۹	پہلیا۔	
۷۰	پہلیا۔	
۷۱	پہلیا۔	
۷۲	پہلیا۔	
۷۳	پہلیا۔	
۷۴	پہلیا۔	
۷۵	پہلیا۔	
۷۶	پہلیا۔	
۷۷	پہلیا۔	
۷۸	پہلیا۔	
۷۹	پہلیا۔	
۸۰	پہلیا۔	
۸۱	پہلیا۔	
۸۲	پہلیا۔	
۸۳	پہلیا۔	
۸۴	پہلیا۔	
۸۵	پہلیا۔	
۸۶	پہلیا۔	
۸۷	پہلیا۔	
۸۸	پہلیا۔	
۸۹	پہلیا۔	
۹۰	پہلیا۔	
۹۱	پہلیا۔	
۹۲	پہلیا۔	
۹۳	پہلیا۔	
۹۴	پہلیا۔	
۹۵	پہلیا۔	
۹۶	پہلیا۔	
۹۷	پہلیا۔	
۹۸	پہلیا۔	
۹۹	پہلیا۔	
۱۰۰	پہلیا۔	

منضم با کمال لاله و شیش و یال سے بجاہ نو بہر شمع کے
مطبوع طبائع خاص و عام ہوا + +
پسندیدہ نام ہوا

تاریخ طبع نتیجہ طبع با وقار نشی من موہر لال صاحب شرا

برائے
راجپوتانہ سوانح زمین یہ خانہ ندون
مکتب الفاطمیہ تصحیح مطلب سے چھپکا



سید عیسیٰ حسینی
سستی کاغذ خواجہ انسب
راجہ

کتابخانہ
۱۵۰
۱۵۰